ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بافضال گوناگون خداوند جہان در بیان حلت و حرمت الوان رسالہ

تحقیق الالوان فی تحفۃ الاخوان

باہتمام راجی غفران یزدان منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور ترتیب یافتہ برادر اعظم محمد مصطفیٰ خان صاحب مرحوم

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد رنگارنگ اور ثنای گوناگون اوس خالق بیچون و بیچگون کو سزاوار ہی جس نے ایک مشت خاک کثیف سے
رنگ برنگ صورتین لطیف کوئی سرخ کوئی زرد کوئی سیاہ کوئی سفید کوئی خیر انکی بنائین اور تحفہ درود نامحدود اوس صاحب
مقام محمود کو لائق ہی کہ مبعوث کیے گئے طرف اسود و احمر اور جن و بشر کے ہین صلی اللہ علیہ و علی آلہ وصحبہ وسلم اما بعد
کہتا ہی یہ پرگناہ نامہ سیاہ امیدوار مغفرت پروردگار کہ اللہ تعالی وسکو زرد روئی دنیا اور سیہ روئی آخرت کی سے
بچاوے اور سرخرو و سرسبز دارین مین فرماوے کہ ایک سالہ حضرت قدوۃ المحدثین و المفسرین زبدۃ المحققین و المدققین
مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا جو رنگون کے جواز و عدم جواز مین عجیب و غریب ہی ہاتھ آیا
بعض بعض صاحبون کو پڑھکر سنایا اونھون نے موافق سمجھ اپنی کے کہین کہین مولانا صاحب کی تحقیقات پر انگشت
اعتراض کی رکھی یہ بات اس خادم العلما کو ناگوار ہوئی اس لیے اوس رسالہ نافعہ کو حسب استعداد احادیث سرور مختار
اور آثار اصحاب اخیار اور اقوال ائمہ ابرار سے مدلل کردیا اور نام اسکا تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
رکھا تا اعتراض معترضین کا اوٹھ جاوے اور یہ خاکسار عند اللہ اجر اسکا پاوے و باللہ التوفیق و علیہ التکلان مستن

~~رنگ عصفر بر دو قسم است یکی ... دوم ... رنگ ...~~

درہند گویند و آن منصوص التحریم ست ترجمہ یعنی رنگ کسم کا دو قسم پر ہے ایک نرا کسم کا اور دوسرا اور رنگ کے

مقدمہ رنگ ... معرب
دو مرکب
افسام مفرد

ساتھہ ملا ہوا جوز الکسم کا ہی اوسکو ارجوانی عربی مین اور گلناری فارسی مین اور سوہا ہندی مین کہتے ہین اور وہ حرام
منصوص ہی انتہی شرح وہ نص جس سے حرمت اسکی معلوم ہوتی ہی یہ ہی نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ رَوَاهُ الشَّيْخَانِ ترجمہ منع کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے سے کسم رنگے ہوئے کپڑے
کے روایت کیا اسکو بخاری و مسلم نے اور سوا ان کے اوروں نے بھی روایت کیا ہی تحقیق ارجوانی اور گلناری کی
ارجوانی عربی مین گہرے سرخ رنگ کو کہتے ہین تیسیر الوصول مین ہی الْاُرْجُوَانُ صِبْغٌ اَحْمَرُ شَدِيْدُ
الْحُمْرَةِ ارجوان رنگ سرخ ہی گہری سرخی الا انتہی اور نہایہ مین ہی وَفِيْ حَدِيْثِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّهُ غَطّٰى وَجْهَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِقَطِيْفَةٍ حَمْرَاءَ اُرْجُوَانٍ اَيْ شَدِيْدِ الْحُمْرَةِ وَهُوَ مُعَرَّبٌ مِنْ
اَرْغُوَانَ وَهُوَ شَجَرٌ لَهُ نَوْرٌ اَحْمَرُ وَكُلُّ لَوْنٍ يُشْبِهُهُ فَهُوَ اُرْجُوَانٌ وَقِيْلَ هُوَ الصِّبْغُ الْاَحْمَرُ الَّذِيْ
يُقَالُ لَهُ النَّشَاسْتَجُ وَقِيْلَ اِنَّ الْكَلِمَةَ عَرَبِيَّةٌ وَالْاَلِفُ وَالنُّوْنُ زَائِدَتَانِ انتہی ترجمہ اور مروی ہی
حضرت عثمان رض سے کہ البتہ چھپایا اونہون نے منہ اپنا حالت احرام مین چادر سرخ ارجوانی سے اور ارجوان گہری سرخی
کو کہتے ہین معرب ہی ارغوان کا کہ فارسی مین نام ہی ایک درخت سرخ شگوفہ دار کا پس جو رنگ مشابہ اوسکے
شگوفے کے ہی وہ ارجوان ہی یعنی اصل مین نام درخت شگوفہ دار کا ہی بسبب مناسبت رنگ شگوفے کے ہر سرخی
گہری پر اطلاق کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی ارغوان رنگ سرخ ہی کہ اوسکو نشاستج کہتے ہین اور بعضے صاحبون نے
کہا ہی ارجوان کلمہ عربی ہی الف و نون اس مین زائد ہین انتہی اور قاموس مین ہی الْاُرْجُوَانُ بِالضَّمِّ الْاَحْمَرُ
وَثِيَابٌ حُمْرٌ وَصِبْغٌ اَحْمَرُ وَالْحُمْرَةُ وَالنَّشَاسْتَجُ وَاَحْمَرُ اُرْجُوَانِيٌّ قَانٍ انتہی اور صراح مین ہی
ارجوانی رنگیست سخت سرخ و درختی ست کہ شگوفہ آن سرخ میباشد معرب ارغوان ارجوانی منسوب بوی انتہی و صحیح
ہو کہ یہ نسبت اوسوقت ہی جب ارجوان کو معرب ارغوان کا ٹھہراوین جیسا کہ بعضون نے کہا ہی اور اوس حال مین کہ لفظ ارجوان
اصلاً عربی قرار دیا جاوے یا اسمیت بحث اوسمین ٹھہرائی جاوے جیسا کہ گئے ہین طرف اوسکے بعضے بلکہ خود ماتن
رحمہ اللہ تعالی تو اوسوقت ارجوانی مین حرف یا کا نسبتی ہوگا جیسے سرخی سبزی زردی وغیرہ مین ہی کہ منسوب ہی
اون مین سے ہر یک طرف سرخ و سبز و زرد کے نہین ہی یہ لفظ اوسی حال مین منسوب ہی طرف ارجوان کے کہ ساتھہ معنی
شدید الحمرۃ کے ہی اور اسی کو فارسی مین گلناری کہتے ہین کہ تشبیہ ساتھہ گلنار کے دی گئی ہی کہ وہ بہت سرخ ہوتا ہی

مانند ارجوان کے منتخب مصطلحات بہار عجم میں ہے گلنار در فارسی گلیست بغایت سرخ رنگ و خوش رنگ و گل صدبرگ ولالہ صد برگ نیز گویند اور غیاث اللغات میں ہے گلنار فارسی گلیست از انار کہ گل آن صدبرگ و بغایت سرخی وگلانی باشد اور برہان قاطع میں ہے گلنار بضم اول و با نون بروزن ہشیار شگوفہ گلنار را گویند و بعضی گویند کہ آن گل درخت انار بری ست و بغیر از گل ثمری ندارد و ثمر وی ہمان ست و بہترین آن مصری باشد و نیز گل سرخ بزرگ صدبرگ را گفتہ اند و معرب آن جلنار باشد انتہی اور ہندی میں اوسی کو سوہا کہتے ہیں نفائس اللغات میں ہے سوہا بضم اول و سکون و او معروف و ہا بالف جامہ سرخ رنگ کہ از گل گازیرہ رزند و بعربی معصفر گویند انتہی اور کسم کے رنگ کے کئی درجہ ہیں ایک مُفَدَّم ساتھ پیش میم اور فتح فا اور تشدید دال مشددہ مفتوحہ کے وہ مردون کو حرام ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَأَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَّاَلْبَسَ الْمُعَصْفَرَ الْمُفَدَّمَ ترجمہ یعنی منع کیا مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پڑھوں میں قرآن حالت رکوع میں اور پہنوں میں کسم کا گہرا رنگا ہوا کپڑا انتہی نہایہ میں ہے اَلْمُفَدَّمُ هُوَ الثَّوْبُ الْمُشْبَعُ حُمْرَةً كَاَنَّهُ الَّذِيْ لَا يُقْدَرُ عَلَى الزِّيَادَةِ عَلَيْهِ لِتَنَاهِيْ حُمْرَتِهٖ فَهُوَ كَالْمُمْتَنِعِ مِنْ قَبُوْلِ الصِّبْغِ یعنی مفدم وہ کپڑا ہے کہ اوسکو خوب رنگ کسم کا پلایا ہو گویا وہ اوس حد کو پہنچا کہ اب اوسپر زیادہ رنگ چڑھ سکیگا بسبب کمال سرخی اوسکی کے گویا ممتنع ہے زیادہ رنگ قبول کرنے سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عمر رض سے مروی ہے کہ کہا اونھون نے نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُفَدَّمِ قَالَ يَزِيْدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُفَدَّمُ قَالَ الْمُشْبَعُ بِالْعُصْفُرِ ترجمہ یعنی منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مفدم سے کہا یزید نے کہ وہ راویون سے اس حدیث کے ہے کہ کہا مین نے حسن کو کیا ہے مفدم کہا اونھون نے وہ رنگ ہے گہرا رنگ کیا ہوا کسم سے انتہی اور مُقَدَّم بھی لغت اس میں آیا ہے ساتھ قاف کے اور ایک رنگ مضرج ہے ساتھ ضاد منقوطہ اور جیم ابجد کے بروزن مقرب وہ بھی مردون کو حرام ہے اور اوسکا درجہ مورّد اور مفدم کے درمیان میں ہے یعنی مورد سے گہرا اور مفدم سے پھیکا چنانچہ نہایہ میں ہے اَلْمُضَرَّجُ دُوْنَ الْمُفَدَّمِ وَبَعْدَهُ الْمُوَرَّدُ یعنی مضرج ہلکا رنگ ہے مفدم سے اور مضرج سے پھیکا مورد ہے یعنی گلابی اور صراح میں ہے تضریج رنگ سرخ کردن جامہ را وَهُوَ دُوْنَ الْمُشْبَعِ وَفَوْقَ الْمُوَرَّدِ انتہی یعنی صراح میں ہے تضریج

سرخ رنگ کرنا کپڑیکا اور وہ رنگ ہلکا ہی شبع سے اور گہرا ہی مورد سے اور سنن ابوداود مین ہی عن عمرو بن
شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ہبطنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثنیۃ
فالتفت الی وعلی ریطۃ مضرجۃ بالعصفر فقال ما ہذہ الریطۃ علیک فعرفت
ما کرہ فاتیت اہلی وہم یسجرون تنورا لہم فقذفتہا فیہ ثم اتیتہ من الغد فقال
یا عبد اللہ ما فعلت الریطۃ فاخبرتہ فقال الا کسوتہا بعض اہلک فانہ لا باس بہ
یعنی روایت کیا اس حدیث کو عمرو بن شعیب نے اپنے باپ شعیب سے اونھون نے عمرو کے دادا سے یعنی اپنے باپ سے
کہا اونھون نے اوترے ہم لوگ ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہاڑ کی گھاٹی سے سو پلٹ کر دیکھا طرف میرے
یعنی حضرت نے اور مجھپر ایک چادر گہرے رنگ کسم کی تھی پھر فرمایا مجھ سے کیسی ہی یہ چادر سو پہچانی مین نے وہ چیز کہ مکروہ جانا
اوسکو آنحضرت نے پھر آیا مین اپنے گھر کے لوگون مین اور وہ اپنا تنور جلا رہے تھے پھر ڈالدی مینے وہ چادر اوسمین پھر
آیا مین اگلے روز آنحضرت کے پاس سو پوچھا آپنے ای عبد اللہ کیا ہوئی تیری چادر پھر اطلاع کی مینے آپ کو یعنی اوسکے
جلانے سے فرمایا آپنے کیون نہین اوڑھا دی تونے وہ چادر کسی اپنے گھر کی عورت کو کہ نہین ڈر ہی اوسکے اوڑھنے کا عورتون
کو انتہی اور کہا بعض نے کہ مرجع ضمیر عن جدہ کا دادا شعیب کا ہی یعنی روایت کرتا ہی عمرو اپنے باپ شعیب سے اور شعیب روایت
کرتا ہی اپنے دادا سے جو عمرو بن ابی العاص صحابی معروف ہین پس اس صورت مین مرجع ضمیر اقرب ہوتا ہی اور مرتبہ نسبی
ابعد اور صورت اول مین عکس اوسکا ہوتا ہی یعنی مرجع ضمیر ابعد اور مرتبہ نسبی اقرب مگر اوسکو نقل کرکے بیان کیا ہی
محدثین نے اور خلاف کو اوسکے مختار ہکذا استفدت من بقیۃ المحدثین المولوی الشیخ محمد التہانوی اور واضح ہو
کہ فعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کے پڑھو تو بھی درست ہی اوس حال مین ریطہ مفعول ہوگا اور اگر چاہو ساتھ
صیغہ تانیث کے پڑھو اوس حال مین ریطہ فاعل اوسکا ہوگا مگر شق اخیر مرجح ہی ہکذا استفدت من بقیۃ المحدثین المولوی
الشیخ محمد التہانوی اور ایک رنگ مورد ہی او پر وزن محمد کے جسکو گلابی کہتے ہین لمعات مین ہی المورد ما صبغ
علی لون الورد یعنی مورد وہ کپڑا ہی کہ رنگا جاوے اوپر رنگ گلاب کے وہ بھی مردون کو حرام ہی چنانچہ مشکوۃ مین عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی ثوب مصبوغ
بعصفر مورّدا فقال ما ہذا قال فعرفت ما کرہ فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعْتَ بِثَوْبِكَ قُلْتُ أَحْرَقْتُهُ قَالَ فَلَا كَسَوْتَهُ بَعْضَ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ
لَا بَأْسَ بِهِ لِلنِّسَاءِ ترجمہ یعنی دیکھا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مجھپر کپڑا تھا رنگا ہوا کسم
کا سیر گلابی پھر فرمایا آپنے کیا ہی یہ سو معلوم کیا مینے کہ مکروہ جانا آپنے اوسکو پھر چلا گیا مین اور جلا دیا اوسکو
پھر جب گیا مین آپکے پاس فرمایا کیا کیا تونے اپنے کپڑے کو عرض کی مینے کہ جلا دیا مینے اوسکو آپنے فرمایا
کیون نہیں اوڑھا دیا تونے اوسکو کسی گھر والی عورت اپنی کو کہ نہین مضایقہ ہی اوسمین عورتون کو انتہی اور
آگے متن مین معصفر اور مورد کی تحقیق آویگی انشاء اللہ تعالی اور جو نہایہ مین عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی
ہی اِنَّهُ كَرِهَ الْمُفْدَمَ لِلْمُحْرِمِ وَلَمْ يَرَ بِالْمُضَرَّجِ بَأْسًا یعنی البتہ عروہ رضی اللہ عنہ نے مکروہ جانا پہننا کپڑے
مفدم کا واسطے مُحرِم کے یعنی حالت احرام مین اور نہین دیکھا کچھ باک پہننے مضرج مین انتہی سو وہ محمول
ہی مستورات کے حق مین کہ اونکو کسم رنگا ہوا پہننا حالت احرام مین بھی درست ہی سب کے نزدیک خلاف امام ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کے بلکہ مشبع بھی درست ہی مؤطا مین اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے عروہ رض روایت کرتے ہین
اِنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَاتِ الْمُشْبَعَاتِ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ لَيْسَ فِيهَا زَعْفَرَانٌ یعنی بیشک
وہ پہنتی تھین کسم کے گہرے رنگے ہوئے کپڑے اور حال یہ کہ وہ احرام باندھے ہوئے ہوتی تھین اور نہوتا تھا
اوسمین زعفران و اضح ہو کہ کلام فقہای کرام مین جہان کہین لفظ مکروہ کا بلا قید کے وارد ہوا ہی مثلاً کہین
کہ یہ کام مکروہ ہی تو مراد اوس سے حرام ہوتا ہی مگر یہ کہ تنصیص کردین تنزیہ ہونے پر جیسے کہین یہ مکروہ تنزیہی ہی تو
وہان پر وہی مراد ہوگا ردّ المحتار المعروف بشامی مین ہی اِعْلَمْ اَنَّ الْكَرَاهَةَ اِذَا اُطْلِقَ فِي كَلَامِهِمْ
فَالْمُرَادُ مِنْهُ التَّحْرِيمُ اِلَّا اَنْ يُنَصَّ عَلَى كَرَاهَةِ التَّنْزِيهِ فَقَدْ قَالَ الْمُصَنِّفُ فِي الْمُصَفّٰى لَفْظُ
الْكَرَاهَةِ عِنْدَ الْاِطْلَاقِ يُرَادُ بِهِ التَّحْرِيمُ قَالَ اَبُو يُوسُفَ قُلْتُ لِاَبِي حَنِيفَةَ رح اِذَا
قُلْتَ فِي شَيْءٍ اَكْرَهُهُ فَمَا رَأْيُكَ فِيهِ قَالَ التَّحْرِيمُ انتہی ترجمہ یعنی جان تو البتہ لفظ کراہت کا
جسوقت بلا قید وارد ہو بیچ کلام فقہا کے پس مراد اوس سے حرمت ہوتی ہی مگر یہ کہ تصریح کیجاوے اوپر کراہت تنزیہ
کے کہا ہی مصنف نے بیچ مصفّٰی کے لفظ کراہت سے وقت اطلاق کے یعنی بلا ذکر قید کے مراد لیجاتی ہی حرمت کہا ابو یوسف نے
کہا مینے امام ابو حنیفہ رح سے جب کہ فرماتے ہو تم کسی چیز کو مکروہ سو کیا مراد ہی تمہاری اوس سے فرمایا امام صاحب نے حرمت

ف تاویل کسوہ اہن ہی

ف مکروہ بلا قید مراد تحریمی ہوتا ہی

مراد ہی انتہی اور بعض علما طرف حلال ہونے اوسکے کے گئے ہین یعنی کسم کے رنگ کے اور جواب دیتے ہین وہ
حدیث علی کرم اللہ وجہہ سے جو اوپر مذکور ہوچکی ہی اور کہتے ہین وہ کہ نہین لازم ہوتی ہی نہی کرنے حضرت کے
سے خاص علی رضی اللہ عنہ کو نہی تمام امت کی کیونکہ ظاہر قول ونہی نَهَانِي سے یہی مفہوم ہی کہ نہی مخصوص تھی ساتھ
اونہین کے اور اسی لیے بعض روایت مین اوس سے لفظ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ کا بھی ثابت ہوا ہی یعنی اور
نہین کہتا ہون منع کیا تم کو ساتھ ضمیر جمع کے اور یون ہی حدیث ابن عمر کی ہی کہا اونھون نے کہ دیکھے حضرت نے مجھپر
دو کپڑے کسم کے رنگے ہوئے پھر فرمایا کہ بیشک یہ کفار کے کپڑون سے ہین فَلَا تَلْبَسْهُمَا یعنی سو تومت پہن
اوسکو ساتھ صیغہ خطاب کے سو نہین لازم ہوتی ہی خاص نہی کرنے اونکے سے نہی تمام امت کی سو مبنی ہی یہ مسئلہ
اوپر ایک مسئلہ مختلف فیہ اصول کے وہ یہ ہی کہ اختلاف ہی اہل اصول مین درمیان اسکے کہ حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا اوپر ایک کے امت سے کیا وہ حکم سب امت پر ہوتا ہی یا نہین وَالْحَقُّ الْاَوَّلُ یعنی اور پہلا ہی حکم حق ہی یعنی ایک کو
جو حضرت نے حکم کیا وہی سب کے لیے ہی فَيَكُوْنُ نَهْيُهُ لِعَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ نَهْيًا لِجَمِيْعِ الْاُمَّةِ ترجمہ یعنی پس
ہوا منع کرنا حضرت کا علی اور عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو منع واسطے سب امت کے کذا فی نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار
اور کہا بعض محققین نے کہ فرمانا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ محمول ہی حالت تعلل پر لوگون کے اور کی
بجا آوری مین یعنی دقت تنگ آنے اور رنج ہونیکے لوگون سے حضرت نے یہ فرمایا کہ مقصود اسمین کمال توعیظ و تذکیر ہی
نہ عدم نہی مثل جملہ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ کے کہ مبین کمال تنگی سے ہی نہ مشعر خوبی کفر پر کذا سمعت من بقیۃ
المحدثین المولوی الشیخ محمد التھانوی اور نہین معارض ہوتا ہی اس حرمت کو کپڑے رنگنا حضرت کا زردی سے وقت
مان لینے اس بات کے کہ وہ زردی کسم کی ہوتی تھی کیونکہ اصول مین یہ ٹھہر چکا ہی کہ اِنَّ فِعْلَهُ الْخَالِيَ عَنْ دَلِيْلِ
التَّأَسِّيْ الْخَاصِّ لَا يُعَارِضُ قَوْلَهُ الْخَاصَّ بِالْاُمَّةِ ترجمہ یعنی فعل حضرت کا کہ خالی ہو دلیل پیروی سے
کہ خاص ہی یعنی ساتھ حضرت کے نہین معارض ہوتا ہی قول اونکے کو کہ خاص ہی ساتھ امت اونکی کے انتہی فَالْاَرْجَحُ
تَحْرِيْمُ الثِّيَابِ الْمُعَصْفَرَةِ ترجمہ سو راجح ہوگی حرمت کپڑون کسمبی کی انتہی اور یون ہی نہین معارض ہوتا ہی
درمیان رنگنے حضرت کے کپڑون کو سرخ اور حلہ حمرا سے کے کہ اول ہی وہ ساتھ مخطط کے اسلیے کہ نہی ان احادیث مین متوجہ ہی
طرف ایک نوع خاص کے حمرت سے وَهِيَ الْحُمْرَةُ الْخَالِصَةُ عَنْ صِبَاغِ الْعُصْفُرِ كَذَا فِيْ نَيْلِ الْاَوْطَارِ ترجمہ

ف اور بعض علما کا مذہب حلت رنگ کسم ہی

ف اختلاف اس مسئلہ کا مبنی ہی اوپر اختلاف مسئلہ اصول کے

ف حق یہ ہی کہ جو حکم حضرت نے ایک پر کیا وہ سب امت پر ہوتا ہی

ف راجح ہونا تحریم ثیاب معصفر کا

اور وہ سرخی خالص ہی کسم کے رنگ سے یعنی اون حدیثون مین صرف خالص رنگت کسم کی ممنوع ہی بخلاف اور سرخیون کے
اور باقی اور رنگ سے ملے ہوے مقید ساتھ کسی ترکیب کے کہ پھیکے ہین مفدم اور مضرج اور مورد سے درست ہین چنانچہ آگے
متن مین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور یہ تینون رنگ مذکور حرام ہین مگر امام مالکؒ کے نزدیک کہ ان رنگون کے
لحاف وغیرہ گھر مین اوڑھنے جائز ہین جیسے کہا قسطلانی شارح بخاری نے وَقِيْلَ يُكْرَهُ بِقَصْدِ الزِّيْنَةِ وَالشُّهْرَةِ
وَيَجُوْزُ فِي الْمِهْنَةِ وَالْبُيُوْتِ وَنُقِلَ عَنْ مَالِكٍ ترجمہ یعنی اور کہا گیا ہی کہ مکروہ ہی پہننا اوسکا ساتھ قصد
زینت اور شہرت کے اور جائز ہی پہننا اوسکا کاروبار کرنے مین اور گھر مین اور نقل کیا گیا ہی امام مالکؒ سے مصفی مین قَالَ
مَالِكٌ فِي الْمَلَاحِفِ الْمُعَصْفَرَةِ لِلرِّجَالِ فِي الْبُيُوْتِ لَا أَعْلَمُ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ حَرَامًا وَغَيْرُ ذٰلِكَ
مِنَ اللِّبَاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ ترجمہ یعنی کہا امام مالکؒ نے ملاحف معصفرہ کے باب مین واسطے مردون کے گھرون مین اپنے
نہین جانتا ہون مین کوئی شی اوس سے حرام اور سوا اوسکے پوشاک سے بہتر ہی نزدیک میرے حاصل کلام کا قول
ساتھ معصفر کے ہی بغیر تحریم کے انتہی مترجم لکھتا ہی یعنی صاحب مصفی کہ تعاقب اوسکا کیا گیا ہی اس قول کا ساتھ حدیث
عبداللہ بن عمر کے کہ حضرت نے دیکھی اوپر ایک چادر رنگی ہوئی کسم کی پھر بطور انکار کے فرمایا مَا هٰذِهِ الرَّيْطَةُ عَلَيْكَ
ترجمہ یعنی کیسی ہی یہ چادر تجھپر سو معلوم کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ناپسند رکھنا اوسکا حضرت سے کہا عبداللہ رض نے
کہ آیا مین اپنے گھر اور گھر والے تنور جلاتے تھے پھر ڈالدی مینے وہ چادر تنور مین پھر گیا مین حضرت کے پاس اور آگاہ کیا مینے
حضرت کو اوس ماجرے سے سو فرمایا آپ نے کہ کیون نہ اوڑھادی تونے وہ اپنی کسی گھر والی عورت کو اسلیے کہ کچھ ڈر نہین اوسکے
اوڑھنے مین عورتون کو چنانچہ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہی انتہی اور امام شافعی رحمہ اللہ ساتھ سند اپنی کے انس بن مالک رض
سے روایت کرتے ہین اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يَّتَزَعْفَرَ رَجُلٌ ترجمہ بیشک نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ زعفران کا رنگا ہوا پہنے مرد انتہی اسی واسطے اکثر اہل علم نے حکم ساتھ تحریم مزعفر اور معصفر کے
مردون کے حق مین کیا ہی اور جائز رکھا عورتون کے لیے اور مکروہ نہین لباس رنگا ہوا گیروا اور مانند اوسکے کا نہ مردون کو
نہ عورتون کو انتہی **متن** وآن دیگر کہ مرکب ست بجز از سہ رنگ کہ سپید و زرد و نیل ست اختلاطی پذیرد ترجمہ
یعنی اور وہ دوسرا رنگ کہ مرکب ہی سوا تین رنگ سے کہ سپید اور زرد اور نیل ہی اوسکے قبول کرتا ہی انتہی **شرح**
یعنی مرکب ہوتا ہی وہ ساتھ ترکیب اختلاطی کے تین رنگ کے ساتھ سپید یا زرد یا نیل کے اور سوا ان تین رنگون کے اور رنگون کے

مذہب امام مالکؒ کا جواز لحاف وغیرہ کا صحیح نہین

ساتھہ ترکیب اختلاطی نہین دیا جاتا ہی موافق عرف و عادت کے اور اختلاط کے معنی ملنے کے ہین اور یہ سب اقسام ترکیب کے ہین
اور اوسکے کئی درجے ہین چنانچہ آگے خود ماتن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرینگے جاننا چاہیے کہ جتنے رنگ سرخ و زرد و سبز و سیاہ و

ف بیان عرض ہونے رنگون کا

سفید وغیرہ ہین سب اعراض ہین عرض اوسکو کہتے ہین جو بذاتہ قائم نہو بلکہ کسی اور چیز کو عارض ہو اور اوسکے ساتھہ قائم ہو جیسے
سپیدی کہ ساتھہ کپڑے اور کاغذ کے قائم ہوتی ہی اور یون ہی سیاہی وغیرہ کہ اگر الگ کرو اوسکے معروض سے تو الگ ہوکر
قائم ساتھہ ذات اپنی کے نہو سکے اور اکٹھا ہونے اونکے سے ایک شی پر اونمین ترکیب حاصل ہو جاتی ہی جیسے عکس کسی چیز کا آئینہ
رنگین مین نمود ہو تو رنگ اوس عکس کا مرکب ہوگا رنگ اوس آئینے اور اوس چیز سے اور ایسے ہی حال رنگ قوس قزح کا ہی

ف تفصیل رنگ معصفر مرکب سپیدی سے

متن تفصیل آنکہ اگر مختلط با سفیدی شود اولین درجہ سپیدی کم و سرخی غالب و آنرا زعفرانی گویند یعنی برنگ گل زعفران و
دومی کہ سپیدی بہ نسبت اول فی الجملہ زیادہ دارد و آنرا مورد گویند یعنی سیر گلابی و سومی کہ دروی سپیدی مساوی سرخی باشد
و آنرا گلابی نیم سیر گویند این ہر سہ درجہ حرام ست ترجمہ یعنی تفصیل اسکی یہ ہی کہ جو ملا ہو ساتھہ سپیدی کے ہو تو اوسکے کئی درجے

ف بیان حرمت تین درجے رنگ معصفر مرکب کے

ہین اول درجہ وہ کہ سپیدی کم اور سرخی غالب ہو اوسکو زعفرانی کہتے ہین یعنی زعفران کے پھول کا سا رنگ اور دوسرا درجہ وہ کہ سپیدی
بہ نسبت اول کے زیادہ ہو اوسکو مورد کہتے ہین یعنی گلابی سیر تیسرا درجہ وہ کہ سپیدی برابر سرخی کے ہو اوسکو گلابی نیم سیر کہتے ہین
اور یہ تینون درجے حرام ہین انتہی شرح جاننا چاہیے کہ مراد قول ماتن رحمۃ اللہ علیہ مین ساتھہ لفظ زعفرانی کے سرخی زعفران
کی سی ہی کہ نسبت کیا سرخی اوسکی کو ساتھہ سرخی زعفران کے یعنی حرام ہی سرخی کسم کی وہ سرخی کہ زعفران کے پھول کے مانند ہو اور یہ
سرخی تیز اور شوخ ہوتی ہی اور گلابی کی سرخی سے بڑھکر ہوتی ہی عربی مین مضرج اوسی کو کہتے ہین اسلیے کہ یہ فوق ہی مورد سے اور
کم ہی مشبع سے اور جو ایسا ہووے مضرج ہی ابو داود مین ہشام سے ہی اَلْمُضَرَّجَۃُ الَّتِیْ لَیْسَتْ بِمُشْبَعَۃٍ وَّلَا مُوَرَّدَۃٍ

ف تحقیق لفظ معصفر اور زعفرانی

ترجمہ یعنی مضرج وہ رنگ ہی کہ نہ مشبع ہو یعنی گہرا اور نہ مورد یعنی گلابی اور اسی سبب سے اوسکو معصفر نکہا کیونکہ معصفر وہ ہی جو خود زعفران
سے رنگا جاتا ہی بخلاف اسکے کہ مشابہ ہو ساتھہ زعفران کے اس زعفرانی مین یائی تشبیہی ہی بخلاف معصفر کے کہ اوسکو جو زعفرانی کہتے ہین
اوسمین یائی نسبتی ہی اور یہ تینون رنگ حرام اسلیے ہین کہ ان تینون مین جو گلابی کو مورد شامل ہی اور داخل ہین یہ دونون مورد مین اور
مورد وہ رنگ ہی کہ مشابہ ہو ساتھہ رنگ ورد یعنی پھول گلاب کے اور گلاب کے پھول کے سیر اور نیم سیر دونون رنگ ہوتے ہین سیر گلاب
اور نیم سیر موسمی گلاب اور اوسکے اوپر کا درجہ داخل ہی مضرج مین کہ وہ مقدم ہے اوپر اور مورد سے چڑھا ہی تحقیق انکی اوپر ہوچکی ہی

ف گلابی پھیکا جائز ہی

متن و چہارمی آنکہ سپیدی غالب و سرخی عصفر مغلوب و آنرا کم سیر گلابی گویند و در ہندی پھیکا گلابی گویند حلال ست و علی ہذا القیاس

درجہاکہ بعدازان پیدا شوند مانند پیازی وخوانی ترجمہ یعنی چوتھا درجہ یہ ہی کہ سپیدی اوسمین غالب اور سرخی کسم کی مغلوب ہو کہ
اوسکو کم سیر گلابی کہتے ہین اور ہندی مین پھیکا گلابی کہتے ہین یہ حلال ہی اور اسی قیاس پر وہ درجے ہین جو اسکے بعد پیدا ہوتے ہین
مانند پیازی وغیرہ کے انتہی شرح یہ اقسام اسلیے حلال ہین کہ اون تینون قسمون محرمہ مذکورہ مین داخل نہین ہین اور حدیث شریف
مین لفظ مطلق مورد کا وارد ہی اور مطلق محمول ہوتا ہی فرد کامل پر اور وہ وہی رنگ ہی جس مین گلاب کے پھول کا سا رنگ ہو کرو
سیر اور نیم سیر ہی فقط اور اسلیے اوسکو پھیکا گلابی کہتے ہین کہ اوسمین گلاب کے پھول کی سی سرخی مگر کم اوس سے ہوتی ہی سو یہ داخل ہوگا اوسمین
جیسے نہین داخل ہوتا ہی پانی مقید پانی مطلق مین تشریح اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی عینی اور فتح الباری شرح بخاری مین ہی
وَقِيلَ يُكْرَهُ لُبْسُ الثَّوْبِ الْمُشَبَّعِ بِالْحُمْرَةِ دُوْنَ مَا كَانَ صِبْغُهُ خَفِيفًا ترجمہ یعنی اور کہا گیا ہی کہ
مکروہ ہی پہننا اوس کپڑے کا جو گہرا رنگا ہو ساتھ سرخی کے سوائے اوسکے کہ ہو رنگ اوسکا ہلکا کہ وہ ہلکا درست ہی انتہی متن و دوم

اختلاط زردی با عصفر درجہ اول زردی کم و سرخی غالب آن را نارنجی گویند دوم زردی زیادہ از اول و آن را سنہرا گویند سوم آنچہ
قریب و بیست مانند چنپئی این ہمہ اقسام حرام است ترجمہ اور جو رنگ کسم کا ملا ہو ساتھ زردی کے اوسکے بھی کئی درجے ہین اول درجہ
وہ ہی کہ اوسمین زردی کم اور سرخی زیادہ ہو اوسکو نارنجی کہتے ہین اور دوسرا درجہ وہ ہی کہ زردی اوسمین نسبت پہلے کے زیادہ ہو مگر
سرخی سے مغلوب ہو اوسکو سنہرا کہتے ہین یعنی مشابہ ساتھ زر سرخ خالص کے کہ ذاتی رنگ سونے کا ایسا ہی ہوتا ہی اور تیسرا درجہ وہ ہی
جو اوس سے قریب ہی مانند چنپئی کے یہ سب قسم حرام ہین انتہی شرح یہ سب حرام بسبب غلبہ کسم کے ہین اور اعتبار ہی قسم واسطے اغلب
کے تحقیق اوسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی متن و چہارم آنچہ در وی زردی بیشتر سرخی عصفر مغلوب مانند طلائی و کیسری و مانند
رنگ زردچوب ہارسنگار و ورس این ہمہ اقسام جائز ست ترجمہ اور چوتھا درجہ یہ ہی کہ اوسمین زردی گہری اور سرخی کسم کی کم ہو
جیسے طلائی اور کیسری اور مانند ہلدی اور ہارسنگار اور ورس کے یہ سب اقسام جائز ہین شرح ماتن رحمۃ اللہ علیہ نے اوپر کی عبارت
مین رنگ سنہرا اور زعفرانی حرام لکھا اور یہان طلائی اور کیسری جائز فرمایا اور باعتبار لغت کے معنون مین سنہرا اور طلائی ایک ہی اور
یون ہی زعفرانی اور کیسری ایک ہی کیونکہ طلا سونے کو کہتے ہین اور زعفران کیسر کو کہتے ہین لیکن عرف مین اہل ہند کے
اسمین فرق ہی وہ سنہرا اوسکو کہتے ہین جس مین سرخی غالب ہی اور زردی مغلوب اور رنگ طلائی عکس اوسکے کو اور علاوہ عرف کے
لغوی معنی طلائی کے ملمع بھی آئے ہین اور سونے کا ملمع جو ہلکا ہوتا ہی اوسمین سرخی کم اور زردی زیادہ ہوتی ہی اور یون ہی زعفرانی
اور کیسری ہی اور یہ اقسام مذکورہ جائز اسلیے فرمائے کہ انکی حرمت مین کوئی نص نہین وارد ہوئی اور نہ بسبب داخل ہونے انکے کے

یعنی قسم چہارم کا متن مذکور ہی

تفصیل رنگ عصفر مع زردی

اقسام حرام اوسکے

اقسام جائز اوسکے

دفع تناقض کا جو کلام ماتن میں ہی

وجہ جواز اقسام مذکورہ کی

تحت مین مطلق کے اور اعتبار غلبے کا نصف مین اور نصف سے زیادہ مین ہوتا ہی چنانچہ اسکا ذکر آگے آویگا انشاء اللہ تعالی اور
زردی کے غلبے کا اعتبار نہین کیونکہ پہننا صرف زرد کپڑیکا حضرت سے ثابت ہی جیسے سنن ابوداؤد مین ہی کہ لم یکن شیء
احبّ الیه من الصُّفرۃ ترجمہ یعنی کوئی رنگ بہت پیارا نتھا حضرت کو زرد رنگ سے وکان یصبغ ثیابه
کلّها حتی عمامته ترجمہ اور رنگتے تھے آنحضرت زردی سے اپنے سب کپڑے عمامے تک کذا فی نظم الدرر اور مشکوۃ
مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہی انّه کان یصفّر لحیته بالصُّفرۃ حتی تمتلی ثیابه من الصُّفرۃ
فقیل له لم تصبغ بالصُّفرۃ قال انّی رایت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصبغ بها ولم یکن شیء
احبّ الیه منها وقد کان یصبغ بها ثیابه کلّها حتی عمامته ترجمہ یعنی تھے ابن عمرؓ کہ رنگتے
داڑھی اپنی زردی سے یہان تک کہ آلودہ ہوجاتے کپڑے اونکے زردی سے کہا گیا اونسے آپ کیون رنگتے ہو زرد کہ کہا
کہا بیشک دیکھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ رنگتے تھے زردی سے یعنی داڑھی اور نتھی کوئی چیز پیاری بہت قد کون
مین طرف آنحضرت کے زردی سے اور بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا ابن عمرؓ رنگتے تھے زردی سے اپنے سب کپڑے یہانتک
کہ پگڑی اپنی بھی انتہی کہا جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے کہ کہا بعضون نے کہ مراد اس حدیث مین رنگنا بالون کا ہی اور بعضون
نے کہا کہ مراد رنگنا کپڑون کا ہی اور یہی اشبہ ہی کیونکہ نہین منقول ہی حضرت سے رنگنا بالون کا بموجب روایات احمد اور اقوال مرجحہ کے
مثل تصحیح شمائل ترمذی وغیرہ کے بسبب سپید نہونے بالون کے مگر چند بال گنتی کے اور واضح ہو کہ جو بعضون نے کہا ہی کہ مراد رنگنے سے
صرف رنگنا داڑھی کا ہی کپڑونکا نہین اونکے جواب مین صاحب نیل الاوطار لکھتے ہین بیان مین معصفر کے قال جماعة من
العلماء بالکراهة التنزیه وحملوا النهی علی هذا لما فی الصحیحین من حدیث ابن عمر رضی الله
عنهما قال رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبغ بالصُّفرة زاد فی روایة ابو داود والنسائی
وقد کان یصبغ بها ثیابه کلها وقال الخطابی النهی منصرف الی ما یصبغ من الثیاب وکانه
نظر الی ما فی الصحیحین من ذکر مطلق الصبغ بالصُّفرة فقصره علی صبغ اللحیة دون الثیاب و
جعل النهی متوجها الی الثیاب فلم یلتفت الی تلک الزیادة المصرحة بانه کان یصبغ ثیابه
بالصُّفرة انتهی ترجمہ یعنی کہا ایک جماعت علما نے کہ رنگ کسم کا مکروہ تنزیہی ہی اور حمل کیا اونھون نے نہی کو اسپر اسلیے
کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ابن عمرؓ سے ہی کہا اونھون نے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ رنگتے تھے زردی

زیادہ کیا ہی روایت مین ابوداؤد اور نسائی نے کہ بیشک رنگتے تھے زردی سے سب کپڑے اپنے اور کہا خطابی نے کہ نہی پھرنے والی ہی طرف اوس چیز کے کہ رنگے جاتے ہین کپڑون سے یعنی کپڑے رنگنا زردی سے منع ہین سو گویا اوسنے نظر کی طرف اوسکے جو بخاری اور مسلم مین ہی ذکر مطلق زرد رنگ کا سو مقصر کیا اوسنے نہی کو رنگنے پر داڑھی کے سوا کپڑون کے اور کیا نہی کو متوجہ طرف کپڑون کے اور نہین التفات کیا اوسنے طرف اوس زیادتی کے جو تصریح کرنیوالی ہی طرف اسکے کہ بیشک وہ رنگتے تھے کپڑے اپنے زردی سے انتہی اور علاوہ اسکے اگر رنگنا مخصوص ساتھ داڑھی کے کیا جاوے تو نص نہین چاہیے کہ استعمال اوسکا داڑھی کے سوا لباس مین منع ہی اور یہ بات یون نہین ہی جیسا کہ نیل الاوطار مین بیچ

(حاشیہ: [illegible] مین مذکور ہی)

وَرَقِیْل حدیث ابوداؤد اور نسائی کے ابن عمرؓ سے ہی اِنَّہٗ یَصْبَغُ ثِیَابَہٗ وَیَدَّھِنُ بِالزَّعْفَرَانِ الحدیث ترجمہ کر وہ ہی ابن عمرؓ رنگتے تھے کپڑے اپنے اور تیل ڈالتے تھے بالون مین ساتھ زعفران کے آخر حدیث تک لکھا ہی

(حاشیہ: تفصیل رنگ عصفر و زردی — [illegible])

اختلاط منذری وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُھُمْ اَرَادَ خِضَابَ اللِّحْیَۃِ بِالصُّفْرَۃِ وَقَالَ وَبَعْضُ اَرَادَ تَصْفِیْرَ ثِیَابِہٖ وَتَلْبِسَۃ ثِیَابًا صَفْرَاءَ انتہی وَیُؤَیِّدُ الْقَوْلَ الثَّانِي تِلْكَ الزِّیَادَۃُ الَّتِي اَخْرَجَھَا اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَوْلُہٗ حَتّٰی عِمَامَتَہٗ بِالنَّصْبِ وَالْحَدِیْثُ یَدُلُّ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّۃِ صِبْغِ الثِّیَابِ بِالصُّفْرَۃِ وَقَدْ تَقَدَّمَ الْکَلَامُ عَلٰی ذٰلِكَ فِي نَھْيِ الرَّجُلِ عَنِ الْعُصْفُرِ انتہی ترجمہ کہا منذری نے کہ اختلاف کیا ہی لوگون نے اسمین کہا بعض اونکے نے کہ مراد رنگنے داڑھی سے ہی ساتھ زردی کے اور کہا اور ون نے کہ مراد زرد کپڑے رنگنا ہی اور پہننا اونکا ہی اور تایید کرتی ہی قول ثانی کو یہ زیادتی کہ نکالا ہی اوسکو ابوداود اور نسائی نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہان تک کہ اپنا عمامہ بھی اور حدیث دلالت کرتی ہی مشروعیت پر رنگنے کپڑون کے زردی سے اور بیشک آگے ہو چکا ہی کلام اوسمین بیچ بیان حرمت رنگ کسم کے مردون کے حق مین یعنی زردی جو منع ہی وہ صرف کسم کی ہی نہ سوا اسکے جیسا کہ گذر چکا ہی ساتھ قول اوسکے کہ وَیُمْکِنُ الْجَمْعُ بِاَنَّ الصُّفْرَۃَ الَّتِي کَانَ یَصْبَغُ بِھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ صُفْرَۃِ الْعُصْفُرِ الْمَنْھِيِّ عَنْھَا وَیُؤَیِّدُ ذٰلِكَ مَا سَیَأْتِي فِي بَابِ لُبْسِ الْاَبْیَضِ وَالْاَسْوَدِ مِنْ حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصْبَغُ بِالزَّعْفَرَانِ انتہی ترجمہ اور ممکن ہی جمع درمیان دونون قولون کے باین طور کہ البتہ وہ زردی کہ رنگتے تھے ساتھ اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر زردی کسم کی ہی کہ منع فرمایا ہی اوس سے اور مؤید ہی اس توفیق کو وہ چیز عنقریب آتی ہی بیچ

بیان ہمنے کپڑون سفید اور سیاہ کے حدیث ابن عمر رض سے کہ البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے کپڑے ساتھ زعفران کے
انتہی اور تحقیق زعفران کے رنگ کی آگے آتی ہی انشاء اللہ تعالی اور اگر کہا جاوے کہ مشکوۃ کی حدیث مذکور میں جو حضرت کے کپڑے
رنگنے کا زردی سے بیان ہی سو قبل نسخ کے تھا تو کہتا ہون مین اوس حال مین کہ جملہ قد کان کی ضمیر حدیث مذکور مین طرف
ابن عمر رض کے پھیری جاوگی چنانچہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اسی طرف گئے ہین اور تقریر صحابہ مین اسکو کیا کہا جاویگا یعنی مقرر رکھنے
صحابہ کے اونکو اس فعل پر اور نہ انکار کرنے مین اونپر اسکے ارتکاب مین کیا کہا جاویگا سو نہین درست ہی یہان تاویل کرنی ساتھ
زردی داڑھی کے درست ہی یا قول جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا کہ مراد رنگنے سے کپڑونکا رنگنا ہی نہ غیر کا ہان اگر یون
کہا جاوے کہ پہلے جملے مین کہ اَنَّہٗ کَانَ یُصَفِّرُ لِحْیَتَہٗ ہی بیان رنگنے بالون کا ہی اور جملہ اخیرہ مین کہ وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ
بِہَا الخ ہی بیان رنگنے کپڑون کا ہی تو درست اور ٹھیک ہی اور مؤید ہی اس ہمارے قول کو قول صاحب فتح الودود کا کہ کہا ہی
وَقَدْ کَانَ یَصْبُغُ بِہَا اَیْ بِالصُّفْرَۃِ الخ اَلظَّاهِرُ اَنَّ الْمُرَادَ یَصْبُغُ بِہَا الشَّعْرَ وَاَمَّا الثِّیَابُ فَلَمْ یَکُنْ
صِبْغُہَا فِیْمَا بَعْدَ النَّہْیِ انتہی ترجمہ یعنی اور بیشک رنگتے تھے ساتھ اوسکے یعنی زردی کے آخر حدیث تک
ظاہر اس سے مراد یہ ہی کہ رنگتے تھے ساتھ اوسکے بال ولیکن کپڑے رنگنے کا بیان سو اوس عبارت مین ہی جو اسکے بعد ہی اور
معدن الجواہر کے حاشیے مین اوپر قول اوسکے کہ مکروہ ہی پہننا کسنبی اور زعفرانی اور سہ ... نقرۃ وَالْحُمْرَۃِ اَشْہَرُ
کہ مراد زرد سے زرد مائل بسرخی ہی مثل سنہرے کے کیونکہ صرف زرد کا پہننا حضر[illegible] اسکے سین غیر منقوطہ بوٹی زرد رنگ ہی
حلیم سے ثابت ہی سو یہ تاویل کرنی چاہیے کہ موافقت ہو جاوے تو [illegible] کہے ہی مشہور زرد خوشبوؤن کی ہی محمد
محمد اسحاق صاحب رحمہ اللہ تعالی اور مؤید ہی اوسکو تقریر حضرت خاتم [illegible] اشرف انشاء اللہ تعالی اور اسی پر محمول ہین زیادہ
صاحبیۃ المحدثین مولوی شیخ محمد تھانوی نے مولوی محمد صادق لو[illegible] ... قَیْسِ بْنِ سَعْدٍ کہ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ فَوَضَعْنَا
اللہ سرہ العزیز سے حکم رنگ سرخ و زرد وغیرہ معصفر و مزعفر [illegible] لَہٗ بِمِلْحَفَۃٍ صَفْرَاءَ فَرَاَیْتُ اَثَرَ الْوَرْسِ عَلٰی عُکَنِہٖ
کو ملحوظ رکھنا چاہیے شعر سرخ و زرد کہ در خور [illegible] شرح اَبِیْ دَاوٗدَ تحت حَدِیْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ
حاضرین مجلس یہ کیفیت ہوئی کہ بیان سے باہر ہ[illegible] یَصْبُغُ بِالْوَرْسِ فَقَدْ جَاءَ ذٰلِکَ وَجَاءَ فِی الْاِحْرَامِ وَقَدْ
وَاَمَّا الْاَصْفَرُ مِنْ غَیْرِ الزَّعْفَرَانِ اَیِ الزَّعْفَرِ وَجَاءَ اَنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ لَا یَحْضُرُ ... طَاؤُسٍ وَالنَّخَعِیِّ
کا مردون کو ولیکن جو زرد رنگ کہ سوا[illegible] قیس بن سعد نے آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس رکھے ہم حدیث شریف کے

که مزعفر و شبیه مزعفر نباشد جائز ست لباسی که از گل عصفر رنگ کرده باشند پوشیدن آن لباس هم مکروه ست انتهی نیل الاوطار

میں بیچ شرح حدیث ابن عمر رض کے ہے اِنَّهُ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ وَيَدَّهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيلَ لَهُ لِمَ تَصْبُغُ

ثِيَابَكَ وَتَدَّهِنُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقَالَ اِنِّي رَأَيْتُهُ اَحَبَّ صِبَاغٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَدَّهِنُ بِهِ وَيَصْبُغُ ثِيَابَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ مِنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ رض اَنَّهُ قَالَ وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ

اَنْ اَصْبُغَ بِهَا قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَاخْتَلَفَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَرَادَ خِضَابَ اللِّحْيَةِ

بِالصُّفْرَةِ وَقَالَ آخَرُونَ تَصْفِيرَ ثِيَابِهِ وَتَلَبُّسَهُ ثِيَابًا صَفْرَاءَ وَيُؤَيِّدُ الْقَوْلَ الثَّانِي تِلْكَ الزِّيَادَةُ

الَّتِي اَخْرَجَهَا اَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ قَوْلُهُ حَتَّى عِمَامَتَهُ بِالنَّصْبِ وَالْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى مَشْرُوعِيَّةِ

صَبْغِ الثِّيَابِ بِالصُّفْرَةِ وَفِيهِ اَيْضًا مَشْرُوعِيَّةُ الْاِدِّهَانِ بِالزَّعْفَرَانِ وَمَشْرُوعِيَّةُ صِبَاغِ

اللِّحْيَةِ بِالصُّفْرَةِ انتهى ترجمہ یعنی البتہ ابن عمر رض رنگتے تھے کپڑے اپنے اور چکنا کرتے تھے بالوں کو زعفران سے

سو کہا گیا اون سے آپ کیوں رنگتے ہو کپڑے اپنے اور چکنے کرتے ہو بال زعفران سے سو کہا ابن عمر رض نے البتہ دیکھا میں نے

صَبْغُ الثِّيَابِ بِالصُّفْرَةِ ہے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چکنے کرتے تھے بال تیل سے ساتھ زعفران کے

منذری نے کہ اختلاف کیا ہے لو... نے روایت کی ہے اسکو احمد نے اور نکالا ہے بخاری اور مسلم نے حدیث عبید بن جریج سے اونھوں

اور روں نے کہ مراد زرد کپڑے ... زردی سو بیشک دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے ساتھ

نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہان ... ون کپڑے زعفران سے کہا منذری نے کہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اس میں

زردی سے اور بیشک آگے ہو چکا ہے کلام اوس میں بیچ ... زردی سے اور کہا اوروں نے کہ مراد زرد کپڑے رنگنا اور پہننا اونکا

صرف کسم کی ہے سوا اسکے جیسا کہ گذر چکا ہے ساتھ ... نے ابو داؤد اور نسائی نے قول اونکا کہ رنگتے تھے کپڑے اپنے یہان

يَصْبُغُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... کپڑوں کے زردی سے اور بیچ اس حدیث کے ہے بھی مشروعیت

سَيَأْتِي فِي بَابِ لُبْسِ الْاَبْيَضِ وَالْاَسْوَدِ ... ہی کا ساتھ زردی کے انتہی اور ایسے ہی ہے تن کا رنگ

يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرَانِ انتهى ترجمہ اور ممکن ... ہو کرتے تھے جیسے بقیۃ المحدثین مولوی شیخ محمد نذیر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر زردی کسم کی ہے کہ منع فرمایا ہے اس سے اور مؤید ہے استاد الآفاق مولانا محمد اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے

سند مشکوٰۃ شریف اور سنن ابو داؤد کی لیا کرتا تھا تو ان ایام میں ایکدن صبح کیوقت ایک گھڑی دن بھی نہیں چڑھا ہوگا
حضرت مولانا ممدوح کی خدمت میں واسطے سند کے حاضر ہوا تو اوسوقت حضرت استاد مسبوق الذکر ایک فرد رضائی کی اوڑھے
بیٹھے تھے استر اوسکا برنگ زرد خالص ورس سے رنگا ہوا تھا اور اوپر کا ابرہ اوسکا اودا رنگا ہوا تھا قریب دوپہر تک حضرت استاد
ممدوح اوسی رضائی کو اوڑھے ہوئے اس خاکسار اور اور طلبہ کو سبق دیتے رہے پھر اس خاکسار نے بھی اتباعاً لہم ایک رضائی کہ
ابرہ اوسکا عاقل خانی اور استر اوسکا صرف زرد رنگ ورس سے رنگا ہوا تھا طیار کرائی اور اکثر اوقات اوسکو اوڑھ کر واسطے سند کے
حاضر خدمت سراپا افادت حضرت استاد الآفاق مسبوق الذکر کے ہوا کرتا تھا اور واضح ہو کہ ورس نام ہے ایک گھاس
کا کہ ملک یمن میں وہ اکثر ہوتی ہے نیل الاوطار میں ہے اَلْوَرْسُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَسُكُونِ الرَّاءِ بَعْدَهَا سِينٌ مُهْمَلَةٌ
نَبْتٌ أَصْفَرُ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ يُصْبَغُ بِهَا انتہی ترجمہ ورس ساتھ فتح واو اور سکون رے کے کہ بعد رے کے سین غیر منقوطہ
ہے ایک بوٹی ہے زرد رنگ خوشبو والی رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے انتہی اور نہایہ میں ہے اَلْوَرْسُ نَبْتٌ أَصْفَرُ يُصْبَغُ
بِهِ وَالْوَرْسِيَّةُ الْمَصْبُوغَةُ بِهِ انتہی ترجمہ یعنی ورس بوٹی زرد رنگ ہے رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے اور ورسیہ منسوب
طرف اوسکے ہے یعنی کپڑا رنگا ہوا ساتھ ورس کے انتہی ابو الطیب نے شرح سنن ترمذی میں لکھا ہے اَلْوَرْسُ بِفَتْحِ الْوَاوِ وَسُكُونِ
الرَّاءِ بَعْدَهَا سِينٌ مُهْمَلَةٌ نَبْتٌ أَصْفَرُ طَيِّبُ الرِّيحِ فَيُصْبَغُ بِهِ بَيْنَ الصُّفْرَةِ وَالْحُمْرَةِ أَشْهَرُ
طِيبٍ فِي بِلَادِ الْيَمَنِ انتہی ترجمہ یعنی ورس ساتھ فتح واو کے اور سکون رے کے بعد اوسکے سین غیر منقوطہ بوٹی زرد رنگ ہے
خوشبودار رنگتے ہیں ساتھ اوسکے کپڑے اور رنگت اوسکی درمیان زردی اور سرخی کے ہے مشہور زیادہ خوشبوؤں کی ہے بیچ
شہروں یمن کے انتہی اور حد جواز اوسکے رنگ کی عدم نشاء اور تفاوح ریح ہے کما ستعرف انشاء اللہ تعالی اور اسی پر محمول ہے [illegible]
ما توحح کا اور بعض علما جو مطلق ورس کے رنگ کو جائز کہتے ہیں متمسک بحدیث قیس بن سعد کہ اِنَّهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَتَبَرَّدُ بِهِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَرَأَيْتُ أَثَرَ الزَّعْفَرَةِ
عُكَنَتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ كَمَا قَالَ فِي فَتْحِ الْوَدُودِ شَرْحِ أَبِي دَاوُدَ تَحْتَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ
أَنَّهُ كَانَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ الخ قِيلَ وَلَعَلَّهُ كَانَ يَصْبُغُ بِالْوَرْسِ فَقَدْ جَاءَ ذَلِكَ وَجَاءَ فِي الْإِحْرَامِ وَقْفَةً
وَرْسِيَّةً رَوَاهُ ابْنُ سَعْدٍ فَلَا يُنَافِيهِ نَهْيُ التَّزَعْفُرِ وَجَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَحْضُرُ الطَّاوُسَ وَالنَّخْعِيَّ
الْمُتَضَمِّخَ بِالزَّعْفَرَانِ انتہی ترجمہ کہا قیس بن سعد نے آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کے بیچ حدیث شریف کے

اوسکے پانی کہ ٹھنڈے ہوویں ساتھ اوسکے پھر غسل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور بعد اوسکے لایا مین ایک چادر زرد پس
اوڑھی اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دیکھا مینے اثر زردی ورس کا اوپر شکن شکم مبارک کے روایت کی اسکی ابن ماجہ نے
جیسے بیان کیا ہے فتح الودود شرح ابو داؤد کے بیچ حدیث ابن عمرؓ کے کہ البتہ رنگتے تھے ابن عمرؓ داڑھی اپنی کو الخ کہا بعضون نے
شاید رنگتے تھے ساتھ ورس کے سو بیشک آیا ہے حدیث کے رنگنا لحیہ کا ساتھ ورس کے اور آیا یہ کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پہنا ملحفہ ورسیہ یعنی چادر زرد رنگ روایت کیا اسکو ابن سعد نے پس نہین منافی ہے زردی ورس کو منع ہونا زردی زعفران کا اور آیا ہے حدیث
مین کہ البتہ ملائکہ نہین حاضر ہوتے ہین جنازے پر اوس شخص کے کہ بسا گیا ہو ساتھ خوشبو زعفران کے انتہی سو جواب دیا گیا ہے اوس سے
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَ
خَفِيَ رِيحُهُ وَفِي رِوَايَةٍ أَلَا أَنَّ طِيبَ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ الخ ترجمہ یعنی خوشبو مردون کی
وہ ہے کہ ظاہر ہو خوشبو اوسکی اور چھپا ہو رنگ اوسکا اور خوشبو عورتونکی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور چھپی ہو خوشبو اوسکی روایت
کیا اوسکو ترمذی اور نسائی نے اور قاعدہ اصول کا ہے کہ جب نہی و اثبات جمع ہون تو ترجیح نہی کو ہوتی ہے بخلاف نفی و اثبات کے
کہ وہان اثبات مقدم ہوتا ہے سو نہ مقبول ہوگا قول اون بعض کا مقابلے مین انکے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مین اس حدیث کی شرح
مین لکھا ہے وَالْحَدِيثُ يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ يَنْبَغِي لِلرِّجَالِ أَنْ يَتَطَيَّبُوا بِمَا لَهُ رِيحٌ وَلَا يَظْهَرُ لَهُ لَوْنٌ كَالْمِسْكِ
وَالْعَنْبَرِ وَالْعِطْرِ وَالْعُودِ وَأَنَّهُ يُكْرَهُ لَهُمُ التَّطَيُّبُ بِمَا لَهُ لَوْنٌ كَالْخَلُوقِ وَالْعَبِيرِ وَنَحْوِهِ وَأَنَّ النِّسَاءَ
عَلَى الْعَكْسِ مِنْ ذَلِكَ ترجمہ اور حدیث دلالت کرتی ہے اوپر اسکے کہ البتہ جائز ہے واسطے مردون کے خوشبو لگانا اوس چیز سے کہ خوشبو ہو اور
نہ ہو رنگ اوسکا نہ ظاہر ہو جیسے مشک اور عنبر اور عطر اور عود کہ ہندی مین اوسکو اگر کہتے ہین اور البتہ مکروہ ہے مردونکو خوشبو لگانا
زردی سے اوس چیز کہ رنگ اوسکا ظاہر ہو جیسے خلوق کہ ایک نوع خوشبو کی ہے اور عبیر اور مثل اسکے اور اشیا کہ ظاہر اللون و خفی الریح ہین اور
صرف کسم رتون کا برعکس اس حکم کے ہے یعنی قسم ثانی جائز اور قسم اول ناجائز انتہی اور بعض صحابہ سے جو خلوق کا پہننا ثابت ہے وہ محمول ہے
يَصْبُغُ بِهَا تنقیح شرح مصابیح مین ہے اس حدیث کی شرح مین الثَّالِثُ فِي اللَّفْظِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ
سَيَأْتِي فِي بَابِ الْوَرْدِ وَمَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ كَالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ قَالَ الْعُلَمَاءُ هَذَا إِذَا كَانَتْ
يَصْبُغُ بِالزَّعْفَرِ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمَّا إِذَا لَمْ تَخْرُجْ وَكَانَتْ عِنْدَ زَوْجِهَا فَلَهَا التَّطَيُّبُ بِمَا شَاءَتْ انتہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیچ بیان لفظ کے یعنی وہ چیز کہ ظاہر ہو خوشبو اوسکی اور چھپا ہو رنگ اوسکا مثل عود اور عرق گلاب کے ہے اور

وہ چیز کہ ظاہر ہو رنگ اوسکا اور چھپی ہو خوشبو اوسکی مثل مہندی اور کتم کے یعنی برگ نیل کے ہی کہ اوس سے خضاب کرتے ہین کہا
ہی علما نے یہ حکم یعنی منع ہونا قسم اول کا واسطے عورت کے اور جائز ہونا نوع ثانی کا واسطے اوسکے اوس حالت مین ہی کہ عورت
باہر نکلے گھر سے اور جس وقت خارج نہو گھر سے اور ہووے نزدیک شوہر کے پس جائز ہی اوسکو خوشبو لگانا جس چیز سے کہ چاہے یعنی
استعمال قسم اول کا بھی جائز ہی انتہی وَاَیضًا فِیہَا فِی بَابِ التَّرَجُّلِ عَن عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنہَا قَالَت کُنتُ
اُطَیِّبُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ بِاَطیَبِ مَا نَجِدُ حَتّٰی اَجِدَ وَبِیصَ الطِّیبِ فِی رَأسِہٖ وَلِحیَتِہٖ قَالَ
العُلَمَاءُ وَلَو تَطَیَّبَ المُحرِمُ بِطِیبٍ یَبقٰی اَثَرُہٗ بَعدَ الاِحرَامِ کَالمِسکِ وَالغَالِیَۃِ لَم یَحرُم وَبِہٰذَا وَ
اِیرَادُ الشَّیخِ الحَدِیثَ ہُنَا اِشَارَۃٌ اِلٰی اَنَّ ذٰلِکَ لَا یَختَصُّ بِالاِحرَامِ الرَّابِعَۃُ قَالَ بَعضُ الشَّارِحِینَ
فِی الحَدِیثِ اِشکَالٌ وَہُوَ اَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ طِیبَ الرِّجَالِ مَا ظَہَرَ رِیحُہٗ وَخَفِیَ
لَونُہٗ وَفِی ہٰذَا الحَدِیثِ کَانَ طِیبُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ مَا ظَہَرَ لَونُہٗ قَالَ وَالوَجہُ اَن یُقَالَ
کُلُّ طِیبٍ لَہٗ لَونٌ وَفِی ذٰلِکَ تَشَبُّہٌ بِالنِّسَاءِ وَیَکُونُ ذٰلِکَ اللَّونُ مُزَیِّنًا لِلجَمَالِ کَالصُّفرَۃِ وَ
الحُمرَۃِ فَذٰلِکَ لَا یَجُوزُ لَہُم وَکُلُّ طِیبٍ لَم یَکُن کَذٰلِکَ فَہُوَ جَائِزٌ کَالمِسکِ وَالعَنبَرِ انتہی
ترجمہ مظاہر حق مین اس حدیث کی شرح مین لکھا ہی کہا حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے تھی مین خوشبو لگاتی حضرت کو ساتھ بہتر
خوشبو کے کہ پاتی تھی مین یہان تک کہ پاتی تھی مین چمک خوشبو کی حضرت کے سر اور داڑھی مین فائدہ چوتھا اس
حدیث پر اشکال وارد کرتے ہین ساتھ اوس حدیث کے کہ خوشبو مردون کی وہ ہی کہ پوشیدہ ہو رنگ اوسکا اور اس سے معلوم
ہوا کہ رنگ ہوتا تھا حضرت کی خوشبو مین جب تو چمک ہوتی تھی اوسکا جواب یہ ہی کہ مراد رنگ سے اوس حدیث مین وہ
رنگ ہی کہ اوسکے ظہور مین زینت وجمال ہووے مانند سرخ وزرد کے اور جو رنگ ایسا نہو جیسے رنگ مشک وعنبر کا یہ نہین
ہی اور اس سے معلوم ہوا کہ مثل صندل کے بھی جائز ہی نقلا عن الشیخ اور شیخ نے بعد اسکے لکھا ہی وجہ منع در عصفرہ
ست اگر در ظہور رنگ وی کہ سیاہی ست زینت وجمال اثبات کنند جائز نباشد انتہی ہدایہ مین باب الاحرام میں وَلَا یَلبَسُ
ثَوبًا مَصبُوغًا بِوَرسٍ وَلَا زَعفَرَانٍ وَلَا عُصفُرٍ لِقَولِہٖ عَلَیہِ السَّلَامُ لَا یَلبَسُ المُحرِمُ لِلاِحرَامِ وَقَد
زَعفَرَانٌ وَلَا وَرسٌ اِلَّا اَن یَکُونَ غَسِیلًا لَا یَنفُضُ لِاَنَّ المَنعَ لِلطِّیبِ لَا لِلَّونِ وَفِی النَّخعِیِّ
اور نہ پہنے محرم کپڑے رنگے ہوئے ساتھ ورس یا زعفران یا کسم کے سبب فرمانے رسول اللہ صلی اللہ کے بیچ حدیث شریف کے

کسم کا جس مین آمیزش نیل کی ہوتی ہی وہ کئی قسم کا ہی متن درجۂ اول آنکہ اختلاط نیل کمتر باشد مانند عباسی ترجمہ پہلا درجہ

کہ آمیزش نیل کی اوسمین کمتر ہو جیسے عباسی متن وبعد ازان نافرمانی و آنچہ قریب ویست حکم ست ترجمہ اور بعد اوسکے نافرمانی

ہی اور جو قریب نافرمانی کے ہی حرام ہی متن ودیگر رنگہا ئیکہ نیل دری بسیار باشد وسرخی عصفر کم مانند اودہ وبعد ازان فالسی و

شفتالوی وکاسنی وسوسنی وآسمانی ودھانی ونیلہ وکوکئی وکنجی این ہمہ جائزست ترجمہ اور دوسرے رنگ کہ نیل اونمین بہت ہو

اور سرخی کسم کی تھوڑی ہو جیسے اودا اور بعد اوسکے فالسی اور شفتالوی اور کاسنی اور سوسنی اور آسمانی اور دھانی اور نیلہ اور

کوکئی اور کنجی یہ سب جائز ہین انتہی شرح یہ جائز اسلیے ہین کہ ان رنگون مین غلبہ نیل کا اور سرخی کسم کی مغلوب ہوتی ہی اور

اعتبار غلبے کا ہی اور حضرت رسالت مآب نے اسی کو منع فرمایا ہی جس مین سرخی غالب ہی جیسا کہ حدیث مورد اور مصرح

مین گذر چکا ہی سو اون کے جواز مین کسی کو کلام نہین اگرچہ کسی محل پر بسبب کسی قید کے اونمین سے کوئی رنگنا جائز ہوں جیسا کہ

عالمگیری مین ہی وَلَا یَجُوْزُ صَبْغُ الثِّیَابِ اَسْوَدَ وَاَکْہَبَ تَاَسُّفًا عَلَی الْمَیِّتِ ترجمہ اور نہین جائز رنگنا کپڑوں کا

سیاہ یا بینجنی واسطے سوگ مردے کے انتہی اور قواعد مقررہ سے ہی اَلتَّقْیِیْدُ فِی الرِّوَایَۃِ یَدُلُّ عَلٰی نَفْیِ مَا عَدَاہُ

ترجمہ مقید کرنا ذکر کسی چیز کا روایت مین دلالت کرتا ہی نفی ہونے پر اس حکم کے اون چیزون سے جو اوس روایت مین مذکور نہین ہین

انتہی واضح ہو کہ ماتن رحمۃ اللہ علیہ نے یہان پر جتنے رنگ نیل کے جائز تھے مرکب اور غیر مرکب اون سب کا بیان کر دیا بسبب حاجات کے

اور در مختار مین ہی وَکُرِہَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ لِلرِّجَالِ وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الْاَلْوَانِ انتہی ملخصًا

ترجمہ اور مکروہ ہی پہننا کسنبے اور زعفرانی کا مردون کو اور نہین مضایقہ ہی اور سب رنگون کے پہننے مین انتہی منح الغفار مین

وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الْاَلْوَانِ مِنَ الْاَبْیَضِ وَالْاَزْرَقِ وَالْاَشْقَرِ ترجمہ اور نہین مضایقہ ہی کسی رنگ کے پہننے

مین سفید اور نیلہ اور اشقر سے تحقیق اشقر کی غیاث اللغات مین ہی اشقر ہر شئی سرخ کہ رنگش بزردی وسیاہی زند و

بدین رنگ باشد آنرا سرنگ گویند انتہی سو یہان اشقر وہی رنگ سرخ ہی جو مائل ہو ساتھ زردی اور سیاہی کے

واما زعفرانی رنگی بود کہ مصبوغ از زعفران شود حرام ست بدلیل حدیث نَہٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

یعنی نہی فرمود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از آنکہ مرد مصبوغ سازد پارچہای خود را از زعفران

گویند حرام ست تا وقتیکہ رنگ زعفران باقی ست حد آن آنست کہ رنگش افشاندہ نشود وتیرہ نگردد واگر

از اکثر روایات معلوم می شود کہ جائز ست ورنہ حرام ست واللہ تعالی اعلم ترجمہ اور رنگ زعفرانی

رسول اللہ ... الاحرام وقد ... طاؤس والنخعی ... کے بیچ حدیث شریف کے

رنگا گیا ہو حرام ہی ساتھ دلیل حدیث کے کہ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس سے کہ مرد رنگے کپڑے لپنے زعفران سے روایت کیا اوسکو مسلم نے اور اس رنگ کو مزعفر کہتے ہین حرام ہی
جب تک کہ رنگ زعفران کا باقی رہے اور حد حرمت کی وہ ہی کہ رنگ اوسکا نہ جھڑا ہوا ور نہ ماند ہوا ہو اور جو حد جھڑنے
اور ماند ہونے کو پہنچے تو اکثر روایتوں سے معلوم ہوتا ہی کہ درست ہی اور نہین تو حرام ہی واللہ تعالی اعلم شرح
نووی مین بیچ شرح اس حدیث اور حدیث اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ کے
لکھا ہی هٰذَا دَلِيْلُ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ وَمُوَافِقِيْهِ فِيْ تَحْرِيْمِ لُبْسِ الثَّوْبِ الْمُزَعْفَرِ عَلَى الرَّجُلِ
ترجمہ یعنی یہ حدیثین دلیل ہین مذہب شافعی کی اور اونکی جو موافق اونکے ہین حرام کر دینے مین پہننے کپڑے مزعفر
کے مردون پر اور یہ حد جواز کی جو ابن رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی ہی حدیث قیلہ بنت مخرمہ سے معلوم ہوئی کہا اونھون نے
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ ترجمہ یعنی دیکھا
مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس حال مین کہ اوپر پرانی دو چادرین تھین رنگی ساتھ زعفران کے اور بیشک گرا دیا تھا اون
دو چادرون نے رنگ کو یعنی تیزی اونکے رنگ کی جاتی رہی تھی روایت کیا اوسکو ترمذی نے شمائل مین اور اوسکی شرح
انوار محمدی مین لکھا ہی کہ اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ کسم یا زعفران کا رنگا کپڑا رنگ مٹنے کے بعد پہننا درست ہی انتہی اور
مفاتیح شرح مصابیح مین حدیث نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرح مین لکھا ہی اَلثَّانِيَةُ فِيْ لَفْظِ التَّزَعْفُرِ اَلتَّزَعْفُرُ
اِسْتِعْمَالُ الزَّعْفَرَانِ وَالطِّيْبِ الْمُزَعْفَرِ فِي الثَّوْبِ وَالْبَدَنِ اَلثَّالِثُ النَّهْيُ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلْحُرْمَةِ
قِيْلَ لِلْكَرَاهَةِ اَلرَّابِعَةُ قَالَ الْعُلَمَاءُ الْمُرَادُ بِهٰذَا النَّهْيِ الْكَثِيْرُ مِنْ ذٰلِكَ اَمَّا الْقَلِيْلُ فَقَدْ
وَرَدَتِ الرُّخْصَةُ بِذٰلِكَ لِلْمُتَزَوِّجِ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
صُفْرَةً فِيْ اَثَرِ صُفْرَةٍ مِّنَ الزَّعْفَرَانِ وَلَمْ يُنْكِرْ وَهٰذَا فِيْ حَقِّ الرِّجَالِ اَمَّا النِّسَاءُ فَهُوَ لَهُنَّ
يَصْبُغُ بِهَا الْقَلِيْلَ وَالْكَثِيْرَ اِذَا لَمْ يَخْرُجْنَ مِنَ الْبَيْتِ انتہی ترجمہ فائدہ دوسرا بیچ تحقیق لفظ تزعفر
سیاتی فی جیبہ مین استعمال کرنیکو زعفران کے یا استعمال کرنیکو اوس خوشبو کے جس مین زعفران ملا ہو کپڑے مین یا
یصبغ بالزعفر بدن مین تیسرا فائدہ بیان مین تحقیق نہی کے نہی اس حدیث مین استعمال زعفران سے حرمت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ واسطے لیے ہی چوتھا فائدہ بیچ بیان حد حرمت اوسکے رنگ مین اور اباحت اوسکی مین کہا علمائے

مراد ساتھ اس نہی کے رنگ کثیر ہی اوس سے یعنی زعفران سے اور اگر تھوڑا ہی رنگ اوسکا پس تحقیق وارد ہوئی ہی رخصت اوسکے
واسطے نئے دولہے کے یعنی نئے نکاح کرنیوالے کے حق مین تھوڑا رنگ اوسکا درست ہی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا
عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اثر زردی کا زعفران کی اور نہ انکار کیا اوسکا اور یہ دولہے کے حق مین ہی اور عورتون
کے حق مین وہ درست ہی تھوڑا ہو یا بہت جب تک گھر سے باہر نہ نکلین انتہی صاحب نیل الاوطار بیان احرام مین بیچ
اس حدیث کے لکھتا ہی وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِّنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَظَاهِرُ قَوْلِهِ مَسَّهُ
تَحْرِيمُ مَا صُبِغَ كُلُّهُ وَلَكِنَّهُ لَا بُدَّ عِنْدَ الْجُمْهُورِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِلْمَصْبُوغِ رَائِحَةٌ فَإِنْ ذَهَبَتْ جَازَ
لُبْسُهُ خِلَافًا لِمَالِكٍ رَحِمَهُ اللهُ ترجمہ یعنی ظاہر قول اوس حدیث سے کہ مسّہ ہی حرام ہونا اوس کپڑیکا ثابت ہوا
کہ رنگا گیا ہو کل یا بعض ولیکن ضرور ہی نزدیک جمہور کے اس سے کہ ہو واسطے رنگے ہوئے کے خوشبو پھر اگر جاتی رہے خوشبو اوسکی تو
جائز ہی پہننا اوسکا بشرطیکہ حد جھڑنے اور بازرہونے کو پہنچا ہو جیسا کہ مذکور ہوچکا بخلاف امام مالک کے ہدایہ اور اوس کے حاشیہ کفایہ
اور عنایہ مین درمیان باب الاحرام کے ہی لَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ وَلَا عُصْفُرٍ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ غَسِيلًا لَا يَنْفُضُ أَيْ لَا يَتَنَاثَرُ صِبْغُهُ وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنْ لَا يَتَعَدَّى أَثَرُ الصِّبْغِ
إِلَى غَيْرِهِ أَوْ لَا يَفُوحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الطِّيبِ انتہی ملخصًا ترجمہ نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا ورس کا اور نہ زعفران
کا اور نہ کسم کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا کہ اثر نہ لگتا ہو بدن کے یعنی نہ جھڑتا ہو رنگ اوسکا اور امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے مروی ہی
کہ نہ لگے اثر اوسکا دوسرے کپڑے پر یا نہ آوے اوس سے خوشبو انتہی ملخصًا یعنی مراد تناثر رنگ سے تیزی اوسکی ہی یا خوشبو اوسکی ہی اور تناثر
فی حد ذاتہ پایا جاوے یا نہیں کیونکہ وقت تیزی رنگ کے یہ پایا جاتا ہی اگرچہ کلیہ نہیں فافہم ہکذا قال بقیۃ المحدثین مولوی شیخ محمد تھانوی
اور فتح القدیر مین ہی وَعَنْ مُحَمَّدٍ أَيْضًا أَنَّ مَعْنَاهُ أَنْ لَا يَتَعَدَّى مِنْهُ الصِّبْغُ وَكِلَا التَّفْسِيرَيْنِ
صَحِيحٌ وَقَدْ وَقَعَ الِاسْتِثْنَاءُ فِي نَصِّ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي الْبُخَارِيِّ فِي قَوْلِهِ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ
الَّتِي تَرْدَعُ الْجِلْدَ وَقَالَ الطَّحَاوِيُّ حَدَّثَنَا فَهْدٌ وَسَاقَهُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا ثَوْبًا مِّنْ وَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا فِي الْإِحْرَامِ وَقَدْ
رُوِيَ ذَلِكَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِينَ ثُمَّ أَخْرَجَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَطَاؤُسٍ وَالنَّخَعِيِّ
إِطْلَاقَهُ فِي الْغَسِيلِ انتہی ترجمہ اور امام محمد رحمہ اللہ سے بھی روایت کی گئی ہی کہ معنی لا ینفض کے بیچ حدیث شریف کے

یہ ہین کہ نہ لگے رنگ اوس کپڑے کا دوسرے پر کہتا ہی صاحب فتح القدیر دونو تفسیرین امام محمد رح کی صحیح ہین یعنی مراد لا ینفض سے یہ ہی کہ یا تو رنگ اوس کپڑے کا دوسرے پر نہ لگے یا نہ آوے اوس سے خوشبو اور البتہ واقع ہوئی ہی استثنا بخاری شریف مین بیچ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما کے کہ دلالت کرتی ہی صراحۃً اوپر جواز رنگ زعفران کے اس قول مین اِلَّا المزعفرۃ التی تردع الجلد یعنی پہننا کپڑے رنگے ہوئے کا ساتھ زعفران کے درست ہی مگر یہ کہ اتنا گہرا رنگ ہو کہ متاثر ہو اوسکے رنگ یا خوشبو سے جلد اوس وقت اوسکا پہننا نہین جائز ہی اور کہا ہی طحاوی رح نے روایت کی ہی ہماری تئین فہد نے و پونہچایا اوسکو ابن عمر رض تک کہا ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت پہنو تم کپڑے رنگے ہوئے ساتھ ورس اور زعفران کے مگر یہ کہ ہوویں دھلے ہوئے پس جائز ہی پہننا اونکا حالت احرام مین اور البتہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ایک جماعت متقدمین نے پھر نکالا طحاوی رح نے حدیثاً ابن مسیب اور طاوس اور نخعی سے عام ہونا اس حکم کا بیچ دھلے ہوئے کپڑون کے یعنی جائز ہی پہننا کپڑون رنگے ہوؤن کا زعفران اور ورس سے جب دھلے جاوین حالت احرام اور غیر احرام مین انتہی فتاوے سراجیہ مین ہی بیچ باب ترتیب افعال حج کے وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِعُصْفُرٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ غَيْرِهٖ مِمَّا يُطَيِّبُ بِهٖ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ قَدْ غُسِلَ بِحَيْثُ لَا تُوْجَدُ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ ترجمہ اور نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا کسم یا زعفران کا سوا اسکے ایسی چیز کا کہ خوشبو ہو وسمین مگر یہ کہ ہو بیشک دھویا گیا اس طرح سے کہ نپائی جاوے اوس سے خوشبو تو درست ہی عالمگیری مین بیچ باب مایفعل المحرم بعد الاحرام کے ہی وَلَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِعُصْفُرٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اَوْ غَيْرِهٖ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا بِحَيْثُ لَا يَنْفُضُ فَلَا بَأْسَ بِهٖ قِيْلَ فِي النَّفْضِ اَنْ يَتَنَاثَرَ صِبْغُهٗ عَلَى الْبَدَنِ وَقِيْلَ لَا يَفُوْحُ رَائِحَتُهٗ وَهُوَ الْاَصَحُّ ترجمہ اور نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا کسم یا غیر اوسکے کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا ایسا کہ نہ چھوٹتا ہو رنگ اوسکا سو کچھ مضایقہ نہین کہا گیا ہی کہ نفض کہتے ہین جھڑنا رنگ کا ہی بدن پر اور کہا گیا ہی کہ نفض یہ ہی کہ خوشبو اوسمین سے نہ آوے اور یہی صحیح ہی انتہی فتاوے قاضی خان مین بیچ اسی باب کے ہی وَلَا يَلْبَسُ مَصْبُوْغًا بِعُصْفُرٍ اَوْ زَعْفَرَانٍ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ غَسِيْلًا لَا يَنْفُضُ اَيْ لَا يَجِدُ رَائِحَةَ الْعُصْفُرِ وَالزَّعْفَرَانِ اور وہ جو اون دونون فتاوون کی کتاب اللباس مین مطلق حرمت اونکی منقول ہی سو وہ محمول ہوگی اسی قید پر جیسا کہ مقرر کیا گیا ہی نزدیک فقہا کے اور بعض علما اوسکے جواز کی طرف گئے ہین مطلقاً اور وہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے ثابت ہوا ہی پہننا زعفرانی لباس کا عن یحیی بن عبد اللہ

بن مالك رض قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصبغ ثيابه بالزعفران قميصه وردائه
وعمامته رواه الدمياطي وعند ابي داود بلفظ يصبغ بالورس والزعفران ثيابه
حتى عمامته وكذا رواه من حديث زيد بن اسلم وام سلمة وابن عمر رض كذا في المواهب
وفي الصحيحين عن ابن عمر رض قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم يصبغ بالصفرة ترجمہ روایت
کی گئی ہے یحیی بیٹے عبداللہ بیٹے مالک رض کے سے کہا یحیی نے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنگتے تھے کپڑے اپنے
ساتھ زعفران کے یعنی قمیص اور چادر اور عمامہ روایت کیا ہے اس حدیث کو دمیاطی نے اور نزدیک ابوداود کے ہے حدیث
یحیی کی ساتھ ان الفاظوں کے ہے کہ رنگتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑے اپنے ساتھ ورس اور زعفران کے
یہان تک کہ عمامہ بھی پس روایت دمیاطی اور ابوداود مین کئی چیز کا فرق ہے اول یہ کہ روایت ابوداود مین رنگ ورس کا بھی
ذکر کیا گیا ہے اور دمیاطی کی روایت مین فقط لون زعفران کا ہے اور دوسرے یہ کہ پہلی روایت مین قمیص اور ردا کی
تصریح ہے اور ثانی مین ذکر عمامے کا صراحۃً ہے اور ردا و قمیص ضمناً مراد ہین اور ایسے ہی روایت کیا ہے اسکو ابوداود نے حدیث زید
بن اسلم اور ام سلمہ اور ابن عمر رض سے اسی طرح مذکور ہے بیچ مواہب کے اور بیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے روایت کی ہے ابن عمر رض
سے کہا اونھون نے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے کپڑے اپنے ساتھ زردی کے انتہی اور جواب دیتے ہین محققین
حرمت اس طور پر کہ لعله يصبغ بالزعفران بعض الثوب والنهي عن استيعاب الثوب بالصبغ كذا في
حاشية المواهب ترجمہ شاید حضرت رنگتے تھے زعفران سے بعض کپڑے کو سوائے بعض کے مثل خطوط اور نشان
اور دو رنگے کے اور منہی عنہ تمام کپڑا رنگنا ہے اور مدارج النبوۃ مین ہے ولیکن گفته اند این احادیث معارض نمیشوند احادیث
نہی را یا منسوخ اند انتہی اور یہ بھی اوس مین ہے و بعضے اصفر ہم بمعنی آنکہ خطہای زرد دارد انتہی اور حدیث صحیحین مین مراد زردی
سے زردی غیر زعفران و عصفر و ورس کے ہے اور یا مشروط ہے ساتھ شرائط مذکورہ کے واجاب ابن بطال وابن التين
بان النهي عن المزعفر مخصوص بالجسد وهو محمول على الكراهة لان تزعفر الجسد من الرفاهية
التي نهى الشارع عنها دون التحريم بحديث عبد الرحمن انه قدم على رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبه اثر صفرة اي زعفران كما في رواية فلم ينكر عليه النبي صلى الله عليه وسلم
ولا امره بغسلها انتهى كذا في فتح الودود ترجمہ اور جواب دیا ابن بطال نے اور ابن التین نے اس طور پر

کہ بیشک نہی زعفران سے رنگنے کی مخصوص ہے ساتھ جسم کے یعنی بدن پر لگانا زعفران کا منہی عنہ ہے اور محمول ہے کراہت
یعنی اسمین حرمت نہین ہے بلکہ کراہیت ہے کیونکہ زعفران سے آلودہ کرنا بدن کا رفاہیت سے ہے کہ منع کیا ہے شارع نے
اوس سے اور نہین ہے حرام واسطے حدیث عبدالرحمن بن عوف رض کے کہ بیشک وہ آئے حضرت کے پاس اور تھا اثر اون پر زردی
کا یعنی زعفران کا جیسے کہ ایک روایت مین آیا ہے سو نہ انکار کیا حضرت نے اوپر اور نہ حکم دیا اونکو دھونے کا انتہی وَقَدْ
اَجَابُوْا مِنْ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْعُلَمَاءَ قَالُوا الْمُرَادُ بِهٰذَا النَّهْيِ الْكَثِيْرُ مِنْ ذٰلِكَ اَمَّا الْقَلِيْلُ فَقَدْ
وَرَدَتِ الرُّخْصَةُ بِذٰلِكَ لِلْمُتَزَوِّجِ وَغَيْرِهٖ كَمَا مَرَّ وَاَيْضًا يُقَالُ اِنَّ حَدِيْثَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
اَخَصُّ مِنَ الدَّعْوٰى انتہی ترجمہ اور تحقیق کہ جواب دیا ہے اوس سے اس طور پر کہ تحقیق علمانے کہا ہے کہ مراد ساتھ اس نہی
کے زیادتی اس رنگ کی ہے یعنی گہرا رنگ منع ہے اور تھوڑا یعنی پھیکا سو وارد ہوئی ہے رخصت ساتھ اوسکے واسطے نکاح
کرنیوالے کے اور غیر اسکے جیسے کہ گذر گیا بیان اسکا اور یہ بھی اسکے جواب مین کہا جاتا ہے کہ تحقیق حدیث عبدالرحمن کی
خاص ہے دعوی سے انتہی اور نووی مین ہے وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ النَّهْيُ مُنْصَرِفٌ اِلٰى مَا صُبِغَ مِنْ ثِيَابٍ بَعْدَ النَّسْجِ فَاَمَّا مَا صُبِغَ
غَزْلُهٗ ثُمَّ نُسِجَ فَلَيْسَ بِدَاخِلٍ فِي النَّهْيِ وَحَمَلَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ النَّهْيَ هُنَا عَلَى الْمُحْرِمِ بِالْحَجِّ اَوِ
الْعُمْرَةِ لِيَكُوْنَ مُوَافِقًا لِحَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رض نَهَى الْمُحْرِمَ اَنْ يَلْبَسَ ثَوْبًا مَسَّهٗ وَرْسٌ اَوْ زَعْفَرَانٌ
ترجمہ اور بخاری و مسلم مین ہے ابن عمر رض سے کہ کہا اونھون نے دیکھا مینے حضرت کو رنگتے تھے زردی سے اور کہا خطابی نے
کہ نہی یہان پر پھرتی ہے طرف اوسکے کہ رنگا جاوے کپڑا بعد بننے کے سو اگر رنگا جاوے سوت اوسکا پھر بنا جاوے سو وہ نہی مین
نہین داخل ہے اور حمل کیا ہے بعض علمانے نہی کو یہان پر اوپر محرم حج کے یا عمرے کے تو کہ ہو جاوے موافق حدیث ابن عمر رض
کے کہ منع کیا محرم کو حضرت نے اوس سے کہ پہنے کپڑا رنگا ہوا ورس یا زعفران کا انتہی قُلْتُ وَهٰذَا لَا يَضُرُّ الْقَائِلِيْنَ
بِالْحُرْمَةِ لِاَنَّ النَّسْجَ مَتٰى كَانَ بَعْدَ صَبْغِ الْغَزْلِ يَكُوْنُ التَّاَثُّرُ فِيْهَا بِالضَّرُوْرَةِ وَاَيْضًا لَا يَضُرُّ
حَمْلُهٗ عَلَى الْمُحْرِمِ لِاَنَّ النَّهْيَ يَكُوْنُ لِلطِّيْبِ وَالطِّيْبُ يَزُوْلُ بِالتَّاَثُّرِ وَمَا تَاَثَّرَ مِنْهُ اللَّوْنُ
وَالرِّيْحُ يَكُوْنُ مُبَاحًا كَمَا مَرَّ انتہی ترجمہ یعنی کہتا ہون مین نہین ضرر کرتا ہے قائلین حرمت کو یہ قول
اسلیے کہ بننا جب کہ ہو بعد رنگنے سوت کے ہوگا تاثر اوسمین ضروری اور جب کہ ہوا تاثر اوسمین ضروری ہوگا وہ مباح ضروری

بدن پر لگانا زعفران کا یعنی بدن آلودہ کرنا زعفران سے مکروہ ہے

اور بھی نہین ضرر کرتا ہی حمل کرنا اوسکا محرم پر اسلیے کہ نہی ہو گی وس ہنگام مین بسبب خشبو کے اور خوشبو زائل ہو جاوےگی تا ثر سے اور وہ کپڑا کہ متناثر ہو جاوے اوسکا رنگ اور خوشبو ہوتا ہی وہ مباح جیسے کہ اوپر گذر چکا بیان اوسکا انتہی اور فتح القدیر مین ہی فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ وَفِي لَفْظِ الْمُسْلِمِ نَهَى أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُقَدَّمٌ عَلَى مَا فِي أَبِي دَاوُدَ أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَإِنْ كَانَ ابْنُ الْقَطَّانِ صَحَّحَهُ لِأَنَّ مَا فِي الصَّحِيحَيْنِ أَقْوَى خُصُوصًا وَهُوَ مَانِعٌ وَيَتَقَدَّمُ عَلَى الْمُبِيحِ انتہی ترجمہ بیچ صحیح بخاری و مسلم کے روایت کی ہی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہننے کپڑون رنگے ہوئے ساتھ زعفران کے اور بیچ صحیح مسلم کے ساتھ ان لفظون کے ہی کہ منع فرمایا اس سے کہ پہنے مرد کپڑے رنگے ہوئے ساتھ زعفران کے یعنی دونون صاحبون کی روایت مین الفاظ اور تعبیر کا فرق ہی اور مطلب متحد ہی کہتا ہی صاحب فتح القدیر یہ حدیث صحیحین کی مقدم ہی یعنی ارجح اور اولی ہی اوپر اوسکے کہ روایت کیا ہی اوسے ابو داود نے کہ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہنتے تھے نعلین سبطیہ اور رنگتے تھے داڑھی اپنی ساتھ ورس اور زعفران کے اگرچہ ابن قطان نے تصحیح کی ہی اس حدیث ابو داود کی اور وجہ ارجحیت کی یہ ہی کہ احادیث صحیحین کے قوی تر ہین احادیث غیر اونکے سے اور علاوہ اسکے حدیث صحیحین کی مانع ہی پہننے رنگت زعفران کو اور حدیث ابو داود کی دال ہی اباحت پر اور ممانعت مقدم کی جاتی ہی اباحت پر انتہی

مستن و مناط حرمت در اختلاط با رنگ دیگر از رنگ زرد و سپید و نیل بر غلبہ عصفر یا مساوات آن نسبت دیگر رنگ ست

واگر عصفر مغلوب ست و رنگ دیگر غالب آن جائز ست ترجمہ بنیاد حرمت کی ملنے مین کسم کے رنگ کے ساتھ رنگ اور کے زرد و سفید و نیل سے اوپر غلبہ رنگ کسم کے یا برابری رنگ کسم کی ہی بہ نسبت دوسرے رنگ کے اگر رنگ کسم کا مغلوب ہی اور دوسرا رنگ اوس پر غالب ہی تو وہ جائز ہی اور نہین تو نہین انتہی شرح لِأَنَّ لِلْأَكْثَرِ حُكْمَ الْكُلِّ قاعدہ مقررہ ہی اور حکم غلبے کا شریعت مین ثابت اور مقرر ہی اور غلبہ ثابت ہوتا ہی برابر سے زیادہ مین اور حکم مساوات کو ملحق بحکم اکثر رکھنے مین احتیاط ہی مثال جیسے ماء مطلق مطہر ہی بخلاف ماء مقید کے کہ بنفسہ طاہر تو ہی مگر مطہر نہین اور ماء مطلق وہ ہی کہ خالی ہو غلبہ آمیزش سے بخلاف مقید کے کہ اوسمین غلبہ آمیزش کا ہوتا ہی جیسا کہ درایۃ المضیہ شرح درر البہیہ مین ہی اَلْمَاءُ طَاهِرٌ مُطَهِّرٌ لَا يُخْرِجُهُ عَنِ الْوَصْفَيْنِ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ لَوْنَهُ أَوْ طَعْمَهُ مِنَ

النَّجَاسَاتِ وَعَنِ الثَّانِي مَا اَخْرَجَهُ مِنِ اسْمِ الْمَاءِ الْمُطْلَقِ مِنَ الْمُغَيِّرَاتِ الطَّاهِرَةِ هٰذِهِ
الْمَسْئَلَةُ الثَّالِثَةُ مِنْ مَسَائِلِ الْبَابِ وَوَجْهُ ذٰلِكَ اَنَّ الْمَاءَ الَّذِي شُرِعَ لَنَا التَّطَهُّرُ بِهِ
هُوَ الْمَاءُ الْمُطْلَقُ الَّذِي لَمْ يُضَفْ اِلٰى شَيْءٍ مِّنَ الْاُمُوْرِ الَّتِي تُخَالِطُهُ فَاِنْ خَالَطَهُ شَيْءٌ اَوْجَبَ
اِضَافَتَهُ اِلَيْهِ كَمَا يُقَالُ مَاءُ وَرْدٍ وَنَحْوُهُ فَلَيْسَ الْمَاءُ الْمُقَيَّدُ بِنِسْبَتِهِ اِلَى الْوَرْدِ مَثَلًا هُوَ الْمَاءُ
الْمُطْلَقُ الْمَوْصُوْفُ بِاَنَّهُ طَهُوْرٌ فِي الْكِتَابِ الْعَزِيْزِ بِقَوْلِهِ مَاءً طَهُوْرًا وَّفِي السُّنَّةِ الْمُطَهَّرَةِ
بِقَوْلِهِ الْمَاءُ طَهُوْرٌ فَخَرَجَ بِذٰلِكَ عَنْ كَوْنِهِ مُطَهِّرًا وَّلَمْ يَخْرُجْ بِهِ عَنْ كَوْنِهِ طَاهِرًا لِاَنَّ
الْغَرَضَ اَنَّ الَّذِي خَالَطَهُ طَاهِرٌ وَّاجْتِمَاعُ الطَّاهِرَيْنِ لَا يُوْجِبُ خُرُوْجَهُمَا عَنِ الْوَصْفِ الَّذِي
كَانَ مُسْتَحَقًّا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا قَبْلَ الْاِجْتِمَاعِ انتہی ترجمہ اور بیشک پانی پاک ہی بنفسہ اور پاک کرنیوالا ہی
دوسرے کو نہین نکالتی ہی اوسکو اون دو صفتون سے مگر وہ چیز کہ متغیر کر دیا ہو اوس نے بو اوسکی کو یا رنگ اوسکے کو یا مزہ
اوسکے کو نجاستون مین سے یعنی وہ متغیر کرنیوالی چیز جنس نجاست سے ہو اور نکال ڈالتی ہی دوسرے سے یعنی وصف مطہریت سے
اوسکو وہ چیز کہ خارج کر دیتی ہی اوسکو اسم ماء مطلق سے مغیرات طاہرہ مین سے یعنی ہو یہ خارج کرنیوالی پاک چیزون مین
سے یہ مسئلہ تیسرا ہی مسائل باب سے یعنی بیان پر کتاب مذکور مین تین مسئلون کا مذکور ہی ایک طاہر و مطہر ہونیکا پانی کا دوسرا
متغیر ہونا ایک وصف کا تین وصفون مین سے ساتھہ نجاست کے تیسرا متغیر ہونا وصف ماء مطلق کا ساتھہ پاک چیز کے اور وجہ
اس تیسرے مسئلے کی یہ ہی کہ تحقیق پانی ایسا پانی کہ مشروع ہوا ہی ہمارے لیے طہارت حاصل کرنا ساتھہ اوسکے وہ پانی مطلق
ہی ایسا کہ نہ مضاف ہو یعنی نہ نسبت کیا جاوے طرف کسی شی کے اشیا مین سے کہ وہ ملجاوے ساتھہ اوسکے سو اگر ملجاوے
اوسمین کوئی چیز ایسی کہ واجب کیے وہ اضافت کو طرف اپنے بسبب غلبے کے جیسے کہ کہا جاوے آب گل یعنی گلاب اور مانند اوسکے
سو نہین ہی یہ ماء مقید بسبب نسبت کرنے اوسکے کے طرف گل کے مثلا وہ ماء مطلق موصوف کہ بیشک وہ پاک ہی قرآن مجید مین
ساتھہ قول اللہ تعالی کے مَاءً طَهُوْرًا اور حدیث شریف مین ساتھہ قول حضرت کے اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ سو نکل گیا ساتھہ
اوسکے ہونے سب اپنے سے مطہر اور نہ نکلا ہونے سے اپنے سے طاہر اسلیے کہ بیشک فرض کی گئی ہی یہ بات کہ بیشک وہ چیز کہ
ملی ہوا اوسمین وہ پاک ہی اور شامل ہونا دو نو طاہرون کا نہین واجب کرتا ہی اون دونو کے نکلنے کو اوس صفت سے کہ وہ ثابت ہی
واسطے ہر ایک کے اون دونون مین سے پہلے جمع ہونے کے انتہی اور سراجیہ مین ہی اَلْمَاءُ الطَّاهِرُ اِذَا اخْتَلَطَ بِالطَّاهِرِ

النَّجِسِ اَوْ عَلَى الْقَلْبِ قَالَ مَشَائِخُ بُخَارَا اَيُّهُمَا كَانَ غَالِبًا فَالْعِبْرَةُ لَهٗ ترجمہ پانی پاک جب ملے ساتھ مٹی ناپاک کے یعنی جریان مین یا مٹی پاک ملے ساتھ پانی ناپاک کے کہا شائخ بخارا کے نے کہ جونسا اون دونون کا غالب ہو اعتبار اوسی کا ہو انتہی اور در مختار مین ہی وَلَا بِمَاءٍ مَغْلُوْبٍ بِشَيْءٍ طَاهِرٍ بِالْغَلَبَةِ اِمَّا بِكَمَالِ الْاِمْتِزَاجِ بِتَشَرُّبِ نَبَاتٍ اَوْ بِطَبْخٍ بِمَا لَا يُقْصَدُ بِهِ التَّنْظِيْفُ وَاِمَّا بِغَلَبَةِ الْمُخَالِطِ فَلَوْ جَامِدًا فَبِثَخَانَةٍ مَا لَمْ يَزُلِ الْاِسْمُ كَنَبِيْذِ تَمْرٍ وَلَوْ مَائِعًا فَلَوْ مُبَايِنًا لِاَوْصَافِهٖ فَبِتَغَيُّرِ اَكْثَرِهَا اَوْ مُوَافِقًا كَلَبَنٍ فَبِاَحَدِهَا اَوْ مُمَاثِلًا كَمُسْتَعْمَلٍ فَبِالْاَجْزَاءِ فَاِنِ الْمُطْلَقُ اَكْثَرَ مِنَ النِّصْفِ جَازَ التَّطْهِيْرُ بِالْكُلِّ وَاِلَّا لَا وَهٰذَا يَعُمُّ الْمُلْقٰى وَالْمُلَاقِيْ فَفِي الْفَسَاقِيْ يَجُوْزُ التَّوَضِّيْ مَا لَمْ يُعْلَمْ تَسَاوِي الْمُسْتَعْمَلِ عَلٰى مَا حَقَّقَهٗ فِي الْبَحْرِ وَالنَّهْرِ وَالْمِنَحِ ترجمہ اور نہین درست ہی وضو کرنا ساتھ پانی مغلوب کے کسی شی پاک سے غلبہ یا ہوتا ہی بسبب کمال امتزاج کے ساتھ پی لینے گھاس کے اوسکو برابر ہی کہ پھر نچوڑنے وغیرہ سے نکل سکے یا نہ یا ساتھ پکانے کے اوس چیز کے ساتھ کہ نہ قصد کیجاوے پاکیزگی ساتھ اوسکے جیسے شوربا اور پانی باقلے کا جوش کیا ہوا بسبب جانے انکے کے مقید برابر ہی کہ متغیر ہو گئے ہون اوصاف اوسکے یا نہ اور برابر ہی کہ پتلا پن اوسمین باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو اور احتراز ہو گیا اوس سے کہ پکایا جاوے اوسمین ساتھ قصد نظافت کے مثل اشنان وغیرہ کے سو نہین مضر ہوتا یہ مطلق ہونے کو جب تک نہ غالب ہو جاوے یہ اوسپر اتنا کہ کر دیوے اوسکو مثل ستو وغیرہ کے کہ جاتا رہے اطلاق پانی کا اوسپر اور یا ہوتا ہی غلبہ بسبب غلبے مخالط کے یہ قول اوسکا مقابل ہی قول اوسکے اِمَّا بِكَمَالِ الْاِمْتِزَاجِ کے سو اگر ہوگا وہ مخالط جامد تو ثابت ہوگا غلبہ اوسکا ساتھ گاڑھے ہونے اوسکے کے اور جاتے رہنے رقت اور جریان اوسکے کے اعضا پر اور جو جامد نہو تو جب تک کہ نہین زائل ہوا ہی اوس سے نام پانی ہونے اوسکے کا مطہر ہی اور جب جاتا رہا اوس سے نام پانی ہونے اوسکے کا اگرچہ باقی ہو وہ رقت پر اور نہوا اوسمین گاڑھا پن جیسے خرمے بھگائے کا پانی جسکو نبیذ تمر کہتے ہین یا آب زعفران اور آب کسیس اور آب مازو جب کہ اس حد کو پونہچے کہ کپڑا اوسمین رنگا جاوے اور نقش اوس سے کیے جاوین تو نہ رہا اب وہ مطہر بسبب باقی نرہنے نام مطلق کے اوسپر اور اگر ہو وہ مخالط رقیق یہ عطف ہی اوپر قول فلو جامدًا کے یعنی مخالط ہوگا گاڑھا یا ہوگا پتلا اور پتلا یا نرالا ہوگا سب اوصاف مین یا بعض مین یا برابر ہوگا اوس کے سب اوصاف مین جیسے سرکہ اور دودھ اور پانی مستعمل سو اگر ہوگا نرالا سب وصفون مین یعنی رنگ اور بو اور مزے مین تو معتبر ہوگا غلبہ اوسوقت ساتھ متغیر ہونے اکثر اوصاف اوسکے کے کہ وہ دو وصف ہین سو نہ ضرر کریگا ظہور ایک وصف کا اوسکو

ف بیان غلبے کسی شی کا پانی پر اور اسکے اقسام کا

۱ ولا بماء مغلوب بشیء طاهر بالغلبة اما بكمال الامتزاج بتشرب نبات او بطبخ بما لا يقصد به التنظيف

۲ واما بغلبة المخالط

۳ فلو جامدا فبثخانة

۴ ما لم يزل الاسم

۵ كنبيذ تمر

۶ ولو مائعا

۷ فلو مباينا لاوصافه

۸ فبتغير اكثرها

اور اگر موافق ہوگا بعض مین جیسے دودھ کہ مزے اور رنگ مین مخالف اوس سے ہی اور عدم بو مین موافق ہی اوسکے تو معتبر
ہوگا اوسوقت مین تغیر ایک وصف کا اوسکے خواہ مزہ متغیر ہو خواہ رنگ یا جیسے بعض نوع بطیخ کا پانی کہ موافق ہوتا ہی وہ
اوسکے عدم رنگ اور بو مین اور جدا ہی اوس سے مزے مین تو اوسوقت معتبر ہوگا غلبہ فقط ساتھ متغیر ہو جانے اوسی ایک
وصف مغایر کے کہ وہ مزہ ہی اور اگر ہو وہ مخالط برابر سب اوصاف مین اوسی کے جیسے مار مستعمل سو معتبر ہوگا غلبہ اوسوقت
ساتھ غالب ہونے اجزا کے سو اگر ہو مطلق زیادہ مستعمل سے یعنی آدھون آدھ سے تو جائز ہی طہارت حاصل کرنی ساتھ
تمام اوسکے کے اور اگر ہو مطلق زیادہ مستعمل سے آدھون آدھ سے اسطرح کہ ہو اقل یا مساوی مستعمل سے تو نہین جائز ہی اور یہ
بنا اوپر قول طہارت مار مستعمل کے ہی اور مثل اوسکے ہی طاہر وغیر مطہر ہونے مین عرق گاوزبان اور گلاب وغیرہ جسکی خوشبو جاتی
رہی ہو وا لا سیاین مین داخل ہی اور یہ یعنی جو ذکر کیا گیا ہی اعتبار کرنے اجزا کے سے مار مستعمل مین شامل ہی پڑ ڈالے گئے کو اور
ملنے والے کو یعنی جو پانی مستعمل کہین سے لیکر مار مطلق مین ڈالا جاوے اور جو پانی ملا اور لگا ہو کسی عضو کو مار مطلق سے اسطرح
کہ داخل ہوا مار مطلق قلیل مین محدث یا ہاتھ ڈالدیا اوسمین تو اب اعتبار کیا جاویگا غلبہ اجزا کا اگر ہوگا مار مطلق زیادہ
مستعمل سے آدھون آدھ سے تو ہوگا وہ مطہر والا طاہر غیر مطہر ہوگا پس بنا کرنے کو اس قاعدے پر درست ہوگا وضو
کرنا چھوٹے چھوٹے حوضون مین جب تک کہ برابر ہو جاوے مستعمل مطلق کے جیسے کہ تحقیق کیا ہی اوسکو
بحر الرائق اور نہر الفائق اور منح الغفار مین باوجود نہ جاری ہونے اونکے کے اور منجملہ چھوٹے حوضون سے حوض
حمامون کے ہین اور حوض مسجدون کے ہین اور مثل اونکے جو جاری نہون اور نہ پہنچے دہ در دہ کو سو اس قول پر
جائز ہی اون مین نہانا اور وضو کرنا جب تک نکالی جاوے یہ بات کہ بیشک پانی مستعمل برابر ہی مطلق سے یا زیادہ
ہی اوس سے بدائع مین ہی الماءُ القلیلُ انما یخرجُ عن کونہ مطہرًا باختلاطِ غیرِ المطہرِ بہ اذا
کانَ غیرُ المطہرِ غالبًا کماءِ الوردِ واللبنِ لا مغلوبًا وھھنا الماءُ المستعملُ ما یلاقی البدنَ
ولا شکَّ انہ اقلُّ من غیرِ المستعملِ فکیفَ یخرجُ بہ من ان یکونَ مطہرًا ونحوہ فی الحلیۃ
لابن امیرِ الحاج وسُئلَ الشیخُ سراجُ الدینِ عن فسقیۃٍ صغیرۃٍ یتوضأُ فیہا الناسُ وینزلُ
فیہا الماءُ المستعملُ وفی کلِّ یومٍ ینزلُ فیہا ماءٌ جدیدٌ ھل یجوزُ الوضوءُ فیہا اجابَ
اذا لم یقع فیہا غیرُ الماءِ المذکورِ لا یضرُّ ولذا وقعت فیہا نجاسۃٌ تنجست کذا فی

۱ او موافقا کالماء ۲ فبا حدھما ۳ او مما شابہ ۴ او فبالاجزاء فان کان المستعمل اقل من النصف المطلق کان ... جاز التطہیر ... ۵ وھذا ... الملتقی والبدائع فی ... ۶ ففی العسافیہ ... العلم ... النقی ... المستعمل نساوی المستعمل فی ... علی ما حققہ ... البحر والنہر والمنح

رَدُّ المُحْتَارِ المَعْرُوفُ بِشَامِي ترجمہ یعنی پانی تھوڑا سوا اسکے نہین کہ نکل جاتا ہی مطہر ہونے سے بسبب مِلجانے غیر مطہر کے ساتھ اوسکے جبکہ ہووے غیر مطہر غالب جیسے گلاب اور دودھ اور نہین نکلتا ہی مطہر ہونے سے اگر ہو غیر مطہر مغلوب اور مراد یہان پر غیر مطہر سے ماء مستعمل ہی وہ ماء مستعمل کہ لگے بدن کو اسطور سے کہ محدث ہاتھ ڈالدے تھوڑے پانی مطہر مین یا غوطہ لگادے اوسمین اور شک نہین اس مین کہ وہ مستعمل تھوڑا ہوتا ہی غیر مستعمل سے سو کیونکر نکلے گا وہ بسبب غیر مطہر تھوڑے کے مطہر ہونے سے اور ایسے ہی ہی حلیہ مین ابن امیر حاج کے اور پوچھے گئے شیخ سراج الدین حال جھوٹے حوضون سے کہ وضو کرتے ہین اوسمین لوگ اور گرتا ہی اوسمین پانی مستعمل اور ہر روز نیا پانی بھی اون مین آتا ہی کیا درست ہی اوسمین وضو کرنا جواب دیا اونھون نے کہ جب داخل ہوا اون مین سوائے اوس پانی کے اور کوئی نجاست تو درست ہی اور کچھ ضرر نہین کرتا اور جو اوسمین نجاست گرے تو نجس ہو جاوے گا وہ بسبب چھوٹا ہونے کے انتہی و اضح ہو کہ اختلاط ماتحن فیہ قسم ثانی کی شق ثانی کا ساہی سو اعتبار کیا جاویگا اوسمین غلبے کا ساتھ تغیر اکثر اوصاف کے اور یہ موافق تقریر ماتن رحمۃ اللہ علیہ کے آدھون آدھ اور اوس سے زیادہ مین حاصل ہوتا ہی کہتا ہون مین ساتھ توفیق اللہ تعالی کے کہ کچھ یہ امر مخصوص آدھون آدھ اور اوس سے زیادہ ہی پر نہین ہی بلکہ یہ ایک محسوس ہی جسقدر مین حاصل ہو معلوم کرلے کیونکہ یہ امر کچھ مخصوص مساوات غیرہ اجزای میزانی متعارف پر نہین بلکہ غلبہ ہر شی کا اور مساوات اوسکے اندازے پر ہوتی ہی جس قدر مین حاصل ہو اور بذریعہ حاسہ اطمینان مبین ہو جاوے اور قول ماتن رحمۃ اللہ علیہ کا بیان اقصی غایت کا ہی واللہ تعالی اعلم بالصواب ملتن واین احکام در الوان خام برای مردان ست اما سرخ و زرد پختہ بالاتفاق حلال ست ترجمہ اور یہ احکام یعنی جو اوپر مذکور ہوئے ہین بیچ رنگون کچے کے ہین خواہ کسنبی ہون یا زعفرانی مردون کے حق مین مگر سرخ اور زرد پکا رنگ بالاتفاق حلال ہی مثل سرخ رنگ آل وغیرہ کے شرح یہ قاعدہ ماتن رحمۃ اللہ علیہ کا مستنبط ہی قول صاحب درالمختار سے کہا اونھون نے یُکْرَہُ لُبْسُ المُعَصْفَرِ وَالمُزَعْفَرِ لِلرِّجَالِ وَلَا بَأْسَ بِسَائِرِ الأَلْوَانِ ترجمہ مکروہ ہی پہننا معصفر اور مزعفر کا مردون کو اور نہین کچھ مضایقہ اور رنگون کے پہننے کا اور موید ہی اسی کو قول صاحب ہدایہ کا إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا باب الاحرام مین بیچ قول اوسکے کے لَا يَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ غَسِيلًا لَا يَنْفُضُ أَيْ لَا يَتَنَاثَرُ صِبْغُهُ وَعَنْ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنْ لَا يَتَعَدَّى أَثَرُ الصِّبْغِ إِلَى غَيْرِهِ أَوْ لَا يَفُوحُ مِنْهُ رَائِحَةُ الطِّيبِ كَذَا فِي الْكِفَايَةِ وَالْعِنَايَةِ انتہی ملخصا ترجمہ نہ پہنے محرم کپڑا رنگا ہوا ورس کا اور نہ زعفران کا اور نہ کسم کا مگر یہ کہ ہو دھویا ہوا کہ نہ جھڑتا ہو رنگ اوسکا یعنی بعد دھونے کے جو رنگ باقی رہا ہو اوسکے

نہ جھڑے اوسمین سے اور کہا امام محمد رحمہ اللہ تعالی نے کہ ایسا دھویا ہو کہ نہ لگے رنگ اوسمین سے دوسرے کپڑے پر یا ایسا دھویا ہو کہ خوشبو اسکی جاتی رہی ہو اگرچہ رنگ باقی ہو انتہی اور اسی قول پر غیرہ محمول ہوگی یا حت جو امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے منقول ہے بیچ قول طیبی اور امام نووی اور ابن رسلان وغیرہ کے اسلیے کہ یہ نقل مخالف ہے متون حنفیون کے اور وجہ بعض فتاون مین ہے وہ مذہب نہین اور متون کے مقابلے مین مقبول نہین سو واجب ہے تاویل کرنا اوسکا ساتھ غسیل کے کما ہو مذہبہ کہا طیبی نے رحمہ اللہ
اِخْتَلَفُوْا فِي الثِّيَابِ الَّتِيْ صُبِغَتْ بِالْعُصْفُرِ فَأَبَاحَهَا جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ غَيْرُهَا أَفْضَلُ مِنْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ أَنَّهٗ أَجَازَ لُبْسَهَا فِي الْبُيُوْتِ وَأَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَكَرِهَهٗ فِي الْمَحَافِلِ وَالْأَسْوَاقِ وَقَالَ جَمَاعَةٌ هُوَ مَكْرُوْهٌ تَنْزِيْهًا وَحَمَلُوا النَّهْيَ عَلٰى هٰذَا لِأَنَّهٗ ثَبَتَ أَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ حُلَّةً حَمْرَاءَ وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ انتہی اور ایسا ہی کہا امام نووی نے شرح مسلم مین اِخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي الثِّيَابِ الْمُعَصْفَرَةِ وَهِيَ الْمَصْبُوْغَةُ بِالْعُصْفُرِ فَأَبَاحَهَا جُمْهُوْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَمَنْ بَعْدَهُمْ وَبِهٖ قَالَ الشَّافِعِيُّ وَأَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ لٰكِنَّهٗ قَالَ غَيْرُهَا أَفْضَلُ مِنْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّهٗ أَجَازَ لُبْسَهَا فِي الْبُيُوْتِ وَأَفْنِيَةِ الدُّوْرِ وَكَرِهَهٗ فِي الْمَحَافِلِ وَالْأَسْوَاقِ وَنَحْوِهَا وَقَالَ جَمَاعَةٌ هُوَ مَكْرُوْهٌ كَرَاهَةَ تَنْزِيْهٍ وَحَمَلُوا النَّهْيَ عَلٰى هٰذَا لِأَنَّهٗ ثَبَتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ حُلَّةً حَمْرَاءَ وَفِي الصَّحِيْحَيْنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ **ترجمہ ان دونون قولون طیبی ور نووی کا** اختلاف کیا علمانے بیچ پہننے اون کپڑون کے کہ رنگے جاوین کسوم سے سو مباح جانا اونکو جمہور علما نے صحابہ اور تابعین سے اور ساتھ اسی کے حکم دیا ہے امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہم اللہ نے لیکن کہا امام مالک نے غیر کسومی کپڑون سے اولی ہین اون سے یعنی وقت پہننے اور کپڑون کے سو اکسومی سے اولی ہے پہننا اونکا اور بیچ ایک روایت کے ہے امام مالک سے کہ البتہ جائز رکھا اونھون نے پہننا کپڑون کسومی کا بیچ گھرون اور انگنائی گھرون کے اور مکروہ جانا بیچ مجلسون اور بازارون کے اور کہا ہے ایک جماعت نے پہننا اون کپڑون کا مکروہ تنزیہی ہے اور حمل کیا اس جماعت نے ممانعت کو بیچ اس باب کے اوپر کراہت تنزیہی کے اسواسطے کہ البتہ ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھی چادر سرخ اور بیچ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عمر نے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رنگتے تھے کپڑے ساتھ زردی کے اور کہا نووی نے بعد اسی عبارت مذکور کے قَالَ الْخَطَّابِيُّ

رحمه الله تعالى النهي منصرف الى صبغ من الثياب بعد النسج فاما ما صبغ غزله ثم نسج فليس بداخل في النهي وحمل بعض العلماء النهي هنا على المحرم بالحج او العمرة ليكون موافقا لحديث ابن عمر رض نهى المحرم ان يلبس ثوبا مسه ورس او زعفران واما البيهقي فاتقن المسئلة فقال في كتابه معرفة السنن نهى الشافعي الرجل عن المزعفر واباح له المعصفر قال الشافعي رح وانما رخصت في المعصفر لاني لا اجد احدا يحكي عن النبي صلى الله عليه وسلم النهي عنه الا ما قال علي رض نهاني ولا اقول نهاكم قال البيهقي قد جاءت احاديث تدل على النهي على العموم ثم ذكر حديث عبد الله بن عمرو بن العاص رض هذا الذي ذكره مسلم ثم احاديث اخر ثم قال و لو بلغت هذه الاحاديث الشافعي رح لقال بها ان شاء الله تعالى ثم ذكر باسناده ما صح عن الشافعي انه قال اذا صح حديث النبي صلى الله عليه وسلم خلاف قولي فاعملوا بالحديث ودعوا قولي وفي رواية فهو مذهبي قال البيهقي قال الشافعي رح وانهى الرجل الحلال بكل حال ان يتزعفر قال فامره اذا تزعفر ان يغسله قال البيهقي فنتبع السنة في الزعفران فمتابعتها في المعصفر اولى قال وقد كره المعصفر بعض السلف وبه قال ابو عبد الله الحليمي من اصحابنا ورخص فيه جماعة والسنة اولى بالاتباع والله تعالى اعلم انتهى قلت وفيه ما فيه لانه لا يتصور نسبة عدم الوقوف عليه الى الامام الهمام الشافعي لانه قد ثبت وقوفه عليه لوقوفه بقول علي رض نهاني ولا نهاكم وهو كاف لاثبات الحرمة لانه قد ثبت في الاصول على الراجح ان نهيه صلى الله عليه وسلم للواحد يكون نهيا للجميع كما مر من نيل الاوطار فكيف يتصور عدم العلم والوقوف له عليه فلا مخلص الا بالحمل على قول الهداية والكفاية والعناية والعالمگيرية والقاضي خان والسراجية كما مر ترجمه کہا ہے

خطابی نے منع راجع ہی طرف رنگنے کپڑوں کے بعد بنے جانے کے لیکن وہ کپڑے کہ رنگا جاوے سوت اونکا بعد اوسکے بنے جاویں پس نہیں ہیں داخل منع میں اور حمل کیا ہے بعض علما نے منع کو اس جگہ اوپر محرم کے واسطے حج یا عمرے کے تاکہ ہو جاوے موافق واسطے حدیث ابن عمر رض کے جو یہ ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو پہننے کپڑوں سے کہ رنگے گئے ہوں

ساتھ ورس اور زعفران کے فرماتے ہین امام نووی لیکن بیہقی سو خوب تحقیق کی ہی اوسنے بیچ اس مسئلے کے اور استوار کیا ہی
اوسکو پس کہا ہی اوسنے بیچ کتاب اپنی کے جو موسوم ہی ساتھ معرفۃ السنن کے منع کیا ہی شافعی نے مرد کو رنگ زعفران سے اور جائز
رکھا ہی واسطے اوسکے رنگ کسوم کا کہا شافعی نے اور نہین سوا اسکے کہ اجازت دی مینے رنگ کسوم کی اسواسطے کہ نہین پایا
مینے کوئی شخص کہ حکایت کرے آنحضرت سے ممانعت رنگ کسوم کی مگر وہ قول کہ کہا ہی حضرت علی نے منع فرمایا میری تئین الخ اور نہین
کہتا ہون مین تمہاکو کہا بیہقی نے البتہ وارد ہوئی ہین اور احادیث کہ دلالت کرتی ہین اوپر ممانعت کے عموما پھر ذکر کی بیہقی نے
حدیث عبد اللہ بیٹے عمرو بیٹے عاص سے یہی حدیث کہ ذکر کیا اوسکو مسلم نے پھر ذکر کین بیہقی نے اور احادیث پھر کہا اگر
پہونچتین یہ سب احادیث شافعی کو البتہ حکم دیتے ساتھ ان حدیثون کے یعنی اوپر منع ہونے رنگ کسوم کے پھر ذکر کیا بیہقی
نے ساتھ اسناد کے وہ قول کہ پونہچا اوسکو علی سبیل الصحۃ شافعی سے کہ البتہ کہا شافعی نے جسوقت پونہچے تمکو حدیث صحیح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالف قول میرے کے پس عمل کرو تم ساتھ حدیث کے اور چھوڑ دو تم قول میرا اور بیچ ایک روایت کے جگہ دو لفظ
کے فھو مذہبی ہی یعنی اوس حدیث پر میرا بھی مذہب ہی فرمایا امام شافعی نے اور منع کرتا ہون مین حلال غیر محرم کو بیچ ہر حال کے اس سے
کہ پہنے زعفرانی کپڑا کہا پس حکم کرونگا مین اوسکو جب کہ زعفرانی پہنے یہ کہ دھو لیوے اوسکو کہا بیہقی نے پس متابعت کرتے ہین حدیث ہم
کی بیچ رنگ زعفران کے سو متابعت کرنا اوسکا ہمکو بیچ رنگ کسوم کے اولی ہی کہا ہی بیہقی نے اور البتہ مکروہ جانا بعض سلف نے
رنگ کسوم کا ساتھ اسی کراہت کے حکم دیا ابو عبد اللہ الحلیمی نے جو ہمارے اصحاب مین سے ہین اور رخصت دی جواز رنگ کسوم کی ایک
جماعت نے اور حدیث شریف اولی ہی ساتھ متابعت کرنے کے واللہ تعالی خوب جانتا ہی انتہی کہتا ہون مین بیچ قول
بیہقی کے شبہ ہی اسواسطے کہ البتہ نہین تصور کیجاتی نسبت نا آگاہ ہونیکی ممانعت رنگ کسوم سے طرف شافعی کے اسواسطے کہ
البتہ ثابت ہوا قول بیہقی سے آگاہ ہونا امام شافعی کا اوپر ممانعت رنگ کسوم کے بسبب آگاہ ہونے کے اوپر قول علی رضی اللہ عنہ
کے جو نہانی کا تمہا کو ہی اور یہ قول کافی ہی واسطے ثابت کرنے حرمت کے اس سبب سے کہ ثابت ہوا ہی بیچ علم اصول کے اوپر مذہب راجح
کے کہ البتہ منع فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے ایک شخص کے ہوتی ہی منع واسطے سب آدمیون کے جیسے گذرا بیچ عبارت
نیل الاوطار کے پس کیونکر تصور کیا جاوے نہونا علم اور آگاہی کا واسطے شافعی رحمہ اللہ کے اوپر حرمت کے پس نہین ہی فائدہ
مگر ساتھ حمل کرنیکے اوپر قول ہدایہ اور کفایہ اور عنایہ اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضی خان اور فتاوے سراجیہ کے جیسے گذر چکا
انتہی واضح ہو کہ سرخ اور زرد رنگ مین علما کا بڑا اختلاف ہی اور صحیح اور تحقیق نزدیک محققین کے یہی ہی کہ رنگ سرخ اور زرد

ف [illegible] قول بیہقی کے [illegible]

کسوم اور زعفران کا سیر دھلا ہوا ممنوع ہی جیسے کہ بیان اسکا ہدایہ وغیرہ سے اوپر ہو چکا ہی نیل الاوطار مین ہی فالراجح تحریم الثیاب المعصفرۃ وان کان یصبغ صبغاً احمر کما قال ابن القیم فلا معارضۃ بینہ وبین ما ثبت فی الصحیحین من انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس حلۃ حمراء کما یأتی لان النہی فی ہذہ الاحادیث یتوجہ الی نوع خاص من الحمرۃ الخالصۃ من ثیاب العصفر انتہی ترجمہ یعنی پس راجح حرام ہونا رنگ کسم کا ہی اور اگر رنگا جاوے رنگ سرخ جیسے کہا ابن قیم نے سو نہین ہی معارضہ سمین یعنی اس ہمارے قول فالراجح الخ مین اور درمیان اوسکے جو ثابت ہوا ہی بخاری اور مسلم مین اس سے کہ بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا تھا سرخ حلہ جیسے کہ آویگا یعنی نیل الاوطار مین کہتا ہون مین اور اس رسالے کے اول مین وہ گذر چکا ہی اسلیے کہ نہی ان حدیثون مین متوجہ ہی طرف ایک نوع خاص کے خالص سرخ رنگ کسم کے سے انتہی یعنی بغیر دھلا ہوا اور درر المضیہ شرح درر البہیہ مین ہی والمعصفرۃ ما یصبغ الثوب صبغاً احمر علی ہیئۃ مخصوصۃ فلا یعارضہ ما ورد فی لبس مطلق الاحمر کما فی الصحیحین فی لبسہ حلۃ حمراء وفی الباب احادیث یجمع بینہا بان الممنوع منہ ہو الاحمر الذی صبغ بالاصفر والمباح ہو الذی لم یصبغ بہ انتہی ترجمہ معصفر وہ رنگ ہی کہ رنگا جاوے کپڑا سرخ رنگ کا ایک طور خاص پر سو معارض نہوگا اوسکو وہ جو وارد ہوا ہی اور آیا ہی پہننے مطلق سرخ مین جیسے کہ بخاری اور مسلم مین بیچ بیان پہننے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ حلے کو اور اس باب مین بہت سی حدیثین ہین کہ جمع کی جاویگی اونمین اس طور پر کہ بیشک ممانعت ہی اس رنگ سے کہ وہ سرخ ہی ایسا کہ رنگا گیا ہی وہ کسوم سے اور مباح ہی وہ سرخ جو نہین رنگا گیا ہی کسوم سے یعنی سرخی کسم کی ممنوع ہی نہ اور سرخیان اور فتاوے زاہدی اور فتاوے قاضی خان وغیرہ مین کتاب اللباس مین ہی لا بأس بلبس ثوب احمر ویکرہ لبس المصبوغ بالعصفر والزعفران والورس للرجال انتہی ترجمہ کچھ ڈر نہین سرخ کپڑے پہننے کا اور مکروہ ہی پہننا رنگا ہوا کسم اور زعفران اور ورس کا مردون کو انتہی سو یہ محمول ہی اوسپر جو ہدایہ وغیرہ کتب سے اوپر گذر چکا ہی کتاب الاحرام سے اور موید اسکی ہی وہ جو عالمگیری مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہی وعن ابی حنیفۃ لا بأس بالصبغ الاحمر والاسود کذا فی الملتقط ترجمہ امام ابو حنیفہ سے مروی ہی کہ کہا اونھون نے نہین کچھ ڈر ہی سرخ اور سیاہ رنگ کے پہننے کا انتہی اور ایسے ہی قول ہدایہ وغیرہ پر محمول ہوگا قول درمختار وغیرہ کتب فقہ کا درمختار مین ہی وکرہ لبس المعصفر والمزعفر الاحمر والاصفر للرجال مفادہ انہ لا یکرہ للنساء ولا بأس بسائر الالوان ترجمہ اور مکروہ ہی تحریمی پہننا کپڑے رنگے ہوے کسم اور

زعفران کا خواہ سرخ ہو یا زرد مردون کو یعنی عورتون کو نہین مکروہ اور کچھ ڈر نہین ہی تمام اور رنگون کا مردون کو یعنی حرمت
مردون کو صرف کسم اور زعفران کے رنگے ہوئے مین ہی جو بے دُھلے ہون خواہ سرخ ہون خواہ زرد ہون برابر ہی کہ ہون وے
دو رنگ کسم کے یا زعفران کے موید ہی اول قول ہمارے کو یعنی وہ کسم کے ہون قول صاحب نیل الاوطار کا جیسا کہ گذرا کہ
وَيُمْكِنُ الْجَمْعُ بِاَنَّ الصُّفْرَةَ الَّتِي كَانَ يَصْبَغُ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ صُفْرَةِ
الْعُصْفُرِ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا ترجمہ اور ہو سکتی ہی جمع ان احادیث مین اس طور پر کہ وہ زردی کہ رنگتے تھے اوس سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سوا زردی کسوم کی ہی کہ وہ منہی عنہا ہی اور قول انکا دوسری کتاب الہدیہ مین وَفِي الْبَابِ اَحَادِيْثُ
يُجْمَعُ بَيْنَهَا الخ اور قول دوسرے کو یعنی دونون رنگ زعفران کے ہون قول منح الغفار کا وَكُرِهَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ
وَالْمُزَعْفَرِ الْاَحْمَرِ وَالْاَصْفَرِ لِلرِّجَالِ يَعْنِيْ اَنَّ الْمُزَعْفَرَ بِقِسْمَيْهِ مَكْرُوْهٌ وَاَمَّا الْاَصْفَرُ مِنْ
غَيْرِ الزَّعْفَرَانِ فَلَا كَرَاهَةَ فِيْهِ انتہی ترجمہ اور مکروہ ہی پہننا کسم اور زعفران کے رنگ سرخ اور زرد کا مردون
کو یعنی بیشک رنگے زعفران ساتھ دونون قسمون اپنی کے مکروہ ہی یعنی زعفران سرخ بھی اور زرد بھی اور جو زرد رنگ غیر
زعفران کے ہی سو نہین کراہت اوسمین انتہی مالا بد منہ مین ہی معصفر اور مزعفر حرام است بر زنان و اور اتی رنگ
سرخ مطلق مکروہ ست مگر مخطوط شل سوسی انتہی اور موید ہی اسی کو یعنی حرمت صرف معصفر و مزعفر کو دون غیرہ وہ جو احادیث
مین امتناع صرف معصفر اور مزعفر سے وارد ہوا ہی دون غیرہ ولکن حدیث اِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ فَاِنَّهَا مِنْ زِيْنَةِ الشَّيْطَانِ
فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ ترجمہ بچو تم سرخی سے پس تحقیق سرخی زینت شیطان سے ہی سو بیشک شیطان دوست
رکھتا ہی سرخی کو معلول ہی ساتھ علت تکبر اور تشبہ و تخبس کے اور تکبر اور تشبہ غالبا کثرت استعمال و عادت مستمرہ معتادہ مین
پایا جاتا ہی وَاِذَا فُقِدَ الْعِلَّةُ فُقِدَ الْمَعْلُوْلُ ترجمہ اور جبکہ گم ہو وے علت گم ہوتا ہی معلول اور اوسکے موافق ہی
وہ جو نیل الاوطار مین فتح الباری سے نقل کیا ہی وَفِي فَتْحِ الْبَارِيْ فِيْ لُبْسِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ سَبْعَةُ مَذَاهِبَ الْاَوَّلُ
الْجَوَازُ مُطْلَقًا جَاءَ عَنْ عَلِيٍّ وَّطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَّالْبَرَاءِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَعَنْ
سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَالنَّخَعِيِّ وَالشَّعْبِيِّ وَاَبِيْ قِلَابَةَ وَطَائِفَةٍ مِّنَ التَّابِعِيْنَ الثَّانِي الْمَنْعُ مُطْلَقًا
وَلَمْ يَنْسُبْهُ اِلٰى قَائِلٍ مُّعَيَّنٍ اِنَّمَا ذَكَرَ اَخْبَارًا وَّاٰثَارًا يُعْرَفُ بِهَا مَنْ قَالَ بِذٰلِكَ الثَّالِثُ يُكْرَهُ لُبْسُ
الثَّوْبِ الْمُشْبَعِ بِالْحُمْرَةِ دُوْنَ مَا كَانَ صِبْغُهُ خَفِيْفًا جَاءَ ذٰلِكَ عَنْ عَطَاءٍ وَّطَاؤُسٍ وَّمُجَاهِدٍ

مخطوط شل سوسی سے مراد ہو

اَلرَّابِعُ يُكْرَهُ لُبْسُ الْحُمْرَةِ مُطْلَقًا لِقَصْدِ الزِّينَةِ وَالشُّهْرَةِ وَيَجُوزُ فِي الْبُيُوتِ وَالْمِهْنَةِ فَجَاءَ ذٰلِكَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَلْخَامِسُ يَجُوزُ لُبْسُ مَا كَانَ صُبِغَ غَزْلُهُ ثُمَّ نُسِجَ وَيُمْنَعُ بَعْدَ النَّسْجِ جَاءَ ذٰلِكَ عَنِ الْخَطَّابِيِّ اَلسَّادِسُ اخْتِصَاصُ النَّهْيِ بِمَا صُبِغَ بِالْعُصْفُرِ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى أَحَدٍ اَلسَّابِعُ تَخْصِيصُ الْمَنْعِ بِالثَّوْبِ الَّذِي يُصْبَغُ كُلُّهُ وَأَمَّا مَا فِيهِ لَوْنٌ آخَرُ غَيْرُ أَحْمَرَ فَلَا حُكِيَ عَنِ ابْنِ الْقَيِّمِ أَنَّهُ قَالَ بِذٰلِكَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ ثُمَّ قَالَ الْحَافِظُ التَّحْقِيقُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ أَنَّ النَّهْيَ عَنْ لُبْسِ الْأَحْمَرِ إِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لُبْسُ الْكُفَّارِ فَالْقَوْلُ فِيهِ كَالْقَوْلِ فِي الْمِيثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ زِيُّ النِّسَاءِ فَهُوَ رَاجِعٌ إِلَى الزَّجْرِ عَنِ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ فَيَكُونُ النَّهْيُ عَنْهُ لَا لِذَاتِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَجْلِ الشُّهْرَةِ أَوْ خَرْمِ الْمُرُوَّةِ فَيُمْنَعُ حَيْثُ يَقَعُ ذٰلِكَ وَإِلَّا فَلَا فَيَقْوَى مَا ذَهَبَ إِلَيْهِ مَالِكٌ مِنَ التَّفْرِقَةِ بَيْنَ لُبْسِهِ فِي الْمَحَافِلِ وَفِي الْبُيُوتِ انْتَهٰى ترجمہ اور مذکور ہی فتح الباری میں کہ بیچ پہننے کپڑے سرخ کے سات مذہب ہیں مذہب پہلا حکم اوپر جواز کے مطلقا روایت کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت علی اور طلحہ اور عبد الرحمن بن جعفر اور براء اور سوا انکے بہت صحابہ کرام سے اور سعید بن المسیب اور نخعی اور شعبی اور ابی قلابہ اور غیر انکے ایک گروہ تابعین سے مذہب دوسرا حکم اوپر ممانعت کے مطلقا اور نہیں نسبت کی ہی اس مذہب کے صاحب فتح الباری نے طرف کسی قائل معین کے البتہ ذکر کیا ہی بطور اخبار اور آثار کے نسبت کرتا ہی طرف دوسرے کے قائل اس مذہب کا اور چھپاتا ہی نام اپنا مذہب تیسرا حکم اوپر حرمت کپڑے گہری رنگے ہوے کے اور جائز ہونا ہلکی رنگت کا روایت کیا گیا ہی یہ مذہب عطا اور طاوس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مذہب چوتھا حکم اوپر حرمت کے مطلقا جس وقت کہ پہننے واسطے زینت اور شہرت کے اور جائز ہی پہننا بیچ گھروں اور خوف کی جگہ کے روایت کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت ابن عباس سے مذہب پانچوان حکم اوپر جواز پہننے اوس کپڑے کے کہ رنگا ہوا اول سوت اوسکا پھر بعد اوسکے بنا گیا ہو اور ممانعت پہننے اوس کپڑے کی کہ رنگا جاوے بعد بنے جانے کے اور روایت کیا گیا ہی یہ مذہب خطابی سے مذہب چھٹا حکم اوپر ممانعت خاص اوس کپڑے کے کہ رنگا جاوے کسوم سے اور جائز ہونا اور سرخ رنگوں کا سوا کسوم کے اور نہیں نسبت کی اس مذہب کی طرف کسی کے مذہب ساتوان حکم ساتھ منع ہونے خاص اوس کپڑے کے کہ تمام سرخ رنگا جاوے لیکن وہ کپڑا کہ بیچ اوسکے اور رنگ بھی ہو سوا سرخ رنگ کے جیسے سوسی وغیرہ پس نہیں ہی بیچ پہننے اوسکے کے حکم ممانعت کا حکایت کی گئی ہی ابن قیم سے کہ گئے ہیں طرف اس مذہب کے بعضے علما کہتا ہی صاحب سبل الاوطار پھر کہا بعد بیان مذاہب سبعہ صاحب فتح الباری نے تحقیق بیچ

اس مقام کے یہ ہے کہ البتہ ممانعت پہننے کپڑے سرخ کی اگر ہے بسبب اسکے کہ یہ لباس کفار کا ہے پس حکم نہیں ہے اسکے مثل حکم زرین سرخ
کے ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زرین سرخ سے بسبب مشابہت کفار کے اور اگر ہے ممانعت بسبب اسکے کہ سرخ کپڑے
لباس عورتوں کے ہیں پس وہ ممانعت راجع ہے طرف زجر اور منع کے مشابہت نسا سے پس ہوگی نہی اوس سے لا لذاتہ یعنی ذات
اوسکی میں حرمت نہیں ہے بلکہ بسبب عارض ہونے ایک وصف کے کہ وہ مشابہت نسوان کی ہے منع فرمایا ہے اور اگر ہے ممانعت اس سے
بسبب شہرت اور مضبوط کرنے مروت کے یعنی ناموری اور خوشنودی خاطر کے پس منع ہوگا پہننا انکا جہاں کہ پایا جاوے گا وصف
شہرت کا اور جس جگہ کہ نہ پایا جاوے گا وصف جائز ہوگا پہننا اونکا پس تقوی اور احتیاط اس میں ہے کہ گئے ہیں طرف اوسکے
امام مالک فرق کرنے سے درمیان مجالس اور گھروں کے یعنی مجالس میں بسبب پائے جانے وصف شہرت کے پہننا منع ہے اور
گھروں میں بسبب نہ ہونے شہرت کے جائز ہے انتہی اور وہ جو در مختار اور اوسکے حاشیے رد المحتار میں ہے وفي المجتبى و

القهستاني وشرح النقاية لابي المكارم لا بأس بلبس الثوب الاحمر ومفاده ان الكراهة
تنزيهية لكن صرح في التحفة بالحرمة فافاد انها تحريمية وهي المحمل عند الاطلاق
قاله المصنف قلت وللشرنبلالي فيه رسالة نقل فيها ثمانية اقوال منها انه مستحب
قوله لا بأس بلبس الثوب الاحمر وقد روي ذلك عن الامام كما في الملتقط قوله ومفاده
ان الكراهة تنزيهية لان كلمة لا بأس تستعمل غالبا فيما تركه اولى منح قوله في التحفة
اي تحفة الملوك منح قوله فافاد انها تحريمية الخ هذا مسلم لو لم يعارضه تصريح
غيره بخلافه ففي جامع الفتاوى قال ابو حنيفة والشافعي ومالك يجوز لبس المعصفر
وقال جماعة من العلماء مكروه بكراهة التنزيهية وفي منتخب الفتاوى قال صاحب الروضة
يجوز للرجال والنساء لبس الثوب الاحمر والاخضر بلا كراهة وفي الحاوي الزاهدي يكره للرجال
لبس المعصفر والمزعفر والمورس والمحمر حريرا كان او غيره اذا كان في صبغه دم والا فلا ونقله
عن عدة كتب وفي مجمع الفتاوى لبس الاحمر مكروه وعند البعض لا يكره وقيل يكره اذا صبغ
بالاحمر القاني لانه خلط بالنجس وفي الواقعات مثله ولو صبغ بالشجر البقم لا يكره ولو صبغ
بقشر الجوز عسليا لا يكره لبسه اجماعا فهذه النقول وما ذكره عن المجتبى والقهستاني وشرح

أبي المكارم يعارض القول بكراهة التحريم إن لم يدع التوفيق بحمل التحريم على المصبوغ
بالنجس ونحو ذلك قوله وللشرنبلالي فيه رسالة سماها تحفة الأكمل والهمام المصدر لبيان
جواز لبس الأحمر وقد ذكر فيها كثيرا من النقول منها ما قدمناه وقال لم نجد نصا قطعيا
لإثبات الحرمة ووجدنا النهي عن لبسه لعلة قامت بالفاعل من تشبه بالنساء أو بالأعاجم
أو التكبر وبانتفاء العلة تزول الكراهة بإخلاص النية لإظهار نعمة الله وعروض الكراهة
للصبغ بالنجس تزول بغسله ووجدنا نص الإمام الأعظم على الجواز دليلا قطعيا على
الإباحة وهو إطلاق الأمر بأخذ الزينة ووجدنا في الصحيحين موجبه وبه تنتفي الحرمة
والكراهة بل يثبت الاستحباب اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم ومن أراد الزيادة
على ذلك فعليه بها أقول ولكن جل الكتب على الكراهة كالسراج والمحيط والاختيار
والملتقى والذخيرة وغيرها وبه أفتى العلامة قاسم وفي الحاوي الزاهدي ولا يكره
في الرأس إجماعا ترجمہ اور بیچ مجتبی اور قہستانی اور شرح نقایہ تصنیف ابی المکارم کے مذکور ہے نہیں ہے مضائقہ
بیچ پہننے کپڑے سرخ کے اور حاصل اس عبارت کا یہ ہے کہ پہننا اسکا مکروہ تنزیہی ہے لکن تصریح کی ہے بیچ تحفے کے ساتھ
حرمت کے پس مستفاد ہوا عبارت تحفے سے کہ البتہ پہننا اوسکا مکروہ تحریمی ہے اور اسی پر حمل کیا جاتا ہے لفظ مکروہ کا وقت مطلق لانے
اوسکے کے بلا قید تنزیہ کے کہا ہے اوسکو مصنف تنویر الابصار نے کہتا ہے صاحب در مختار اور واسطے شرنبلالی کے بیچ تحقیق رنگ
سرخ کے ایک رسالہ ہے نقل کیے ہیں بیچ اوسکے آٹھ قول ایک اونمیں سے یہ ہے کہ البتہ پہننا سرخ کپڑے کا مستحب ہے کہتا ہے صاحب
رد المحتار قول در مختار کا لا بأس بلبس الثوب الأحمر البتہ روایت کیا گیا ہے یہ قول امام ابو حنیفہ سے جیسے کہ مذکور ہے بیچ الحقائق کے قول
اوسکا ومفاده أن الكراهة تنزيهية اسواسطے کہ کلمہ لا بأس کا استعمال کیا جاتا ہے اکثر بیچ اوس جگہ کے کہ ترک اوسکا اولی ہو قول اوسکا
وفي التحفة ای تحفة الملوک میں ہے قول اوسکا فأفاد أنها تحريمية الخ یہ قول اوسوقت معتبر ہے کہ نہ معارض ہو اوسکو تصحیح غیر اوسکے کی
خلاف حرمت پر اور حال یہ ہے کہ مذکور ہے بیچ جامع الفتاوی کے کہا امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ نے جائز ہے پہننا
کپڑے رنگے ہوئے کا ساتھ کسم کے اور کہا ہے ایک جماعت علماء نے مکروہ ہے ساتھ کراہت تنزیہی کے اور منتخب الفتاوی میں ہے
کہا صاحبین نے جائز ہے مردوں اور عورتوں کو پہننا کپڑے سرخ اور سبز کا بغیر کراہت کے اور حاوی زاہدی میں مذکور ہے مکروہ ہے

واسطے مردون کے پہننا کپڑون کسومی اور زعفرانی اور ورس سے رنگے ہوئے لو سرخ غیر کسومی کا ریشمی ہون یا غیر اوسکے حسن و قبح کے ہو وے
بیچ رنگ سرخ غیر کسومی کے کہ بھیل خون کا جیسے قرمزی وغیرہ مین اور اگر ہووے بھیل خون کا تو سرخ کپڑے غیر کسومی جائز ہین دونون کو
اور نقل کیا ہی اس قول کو زاہدی مین کئی کتابون معتبر سے اور مجمع الفتاوی مین مذکور ہی پہننا سرخ کپڑونکا مکروہ ہی اور نزدیک بعضون کے
غیر مکروہ ہی اور کہا ہی بعضون نے مکروہ ہی اوسوقت کہ رنگا جاوے سرخ قانی اسواسطے کہ ملا گیا ہی ساتھہ نجس کے اور قانی ترکی مین خون کو
کہتے ہین کذا فی الغیاث اور واقعات مین بھی اسی طرح سے مذکور ہی کہ اگر رنگا جاوے کپڑا سرخ ساتھہ لکڑی پتنگ کے یا چھلکے اخروٹ
کے شہد کی سی رنگت نہین مکروہ ہی پہننا اوسکا اجماعاً پس یہ سب نقلین ان کتب کی اور وہ عبارت کہ نقل کیا ہی صاحب در مختار نے
مجتبی اور قہستانی اور شرح ابو المکارم سے معارض ہین قول کراہت تحریمی کو اگر نہ توفیق دی جاوے ساتھہ حمل کرنے تحریم کے اوپر رنگے ہوئے
کے ساتھہ نجس کے یا اوسکے مثل اوسکے قول اوسکا و للشرنبلالی فیہ رسالۃ نام رکھا ہی اوسکا تحفۃ الاکمل و الہمام المصدر لبیان جواز لبس الاحمر
اور البتہ ذکر کین ہین بیچ اوسکے بہت نقلین بعضی اون سے وہ ہین کہ ذکر کین ہمنے اور کہا ہی شرنبلالی نے نہین پائی ہم نے کوئی نص
قطعی اوپر ثبوت حرمت کے مگر یہ کہ پائی ہمنے بیچ پہننے اوسکے سے بسبب ایک علت کے کہ قائم ہوئی ہی فاعل مین یعنی لابس ثیاب
مین نہ ذات ثوب مین اور وہ مشابہت دکی ہی ساتھہ عورتون یا کفار کے اور یا علت اوسکی تکبر ہی اور وقت زوال علت کے زائل
ہوتی ہی کراہت ساتھہ خلوص نیت کے واسطے ظاہر کرنے نعمتون اللہ تعالی کے اور عارض ہونا کراہت کا ذات رنگ مین بسبب ملجانے
نجاست کے جاتا رہتا ہی ساتھہ دہونے کپڑے کے اور کہتا ہی شرنبلالی اور پایا ہمنے قول صریح امام اعظم رح کا اوپر جواز رنگ سرخ کے
اور پائی ہم نے دلیل قطعی اوپر اباحت کے اور وہ مطلق رکھنا شارع کا ہی حکم زینت کو اور پائی ہمنے بیچ صحیحین کے حدیث اثبات اسکے کی
اور ساتھہ اسکے منتفی ہوتی ہی حرمت اور کراہت بلکہ ثابت ہوتا ہی استحباب یعنی مستحب ہونا پہننے کپڑے سرخ کا واسطے متابعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو شخص چاہے زیادتی تحقیق کی پس واسطے اوسکے مطالعہ تحفۃ الاکمل کا ہی کہتا ہی صاحب رد المحتار و لکن تمام
کتابین دلالت کرتی ہین اوپر کراہت کے جیسے کہ سراجیہ اور محیط اور اختیار اور ملتقی اور ذخیرہ اور سوا انکے اور کتب اور اسی کراہت
پر فتوی دیا ہی علامہ قاسم نے اور بیچ حاوی زاہدی کے ہی نہین مکروہ ہی باندھنا کپڑے سرخ کا اوپر سر کے یعنی عمامہ وغیرہ انتہی سو یہ
سب مؤید اسی قول نیل الاوطار کو ہی اور بھی مؤید ہی اوسکے وہ جو سابق گذرا ترمذی سے حدیث ابن عمر مین آتا ہی کہتا ہون مین قول صاحب
رد المحتار کا و لکن جل الکتب محمول ہی اوسی رنگ عصفر پر جسمین تینون وجہین جواز کی نپائی جاوین کیا مرد لا یجوز کما نقل عن الائمۃ
الثلثۃ اور وجہ جو مواہب لدنیہ مین ہی کہ قال ابن القیم و غلط من ظن انہا کانت حمراء بحتا لا یخالطہا غیرہا

وَإِنَّمَا الْحُلَّةُ الْحَمْرَاءُ بُرْدَانِ يَمَانِيَانِ مَنْسُوجَانِ بِخُطُوطٍ حُمْرٍ مَعَ الْأَسْوَدِ كَسَائِرِ الْبُرُودِ الْيَمَنِيَّةِ وَهِيَ مَعْرُوفَةٌ بِهَذَا الْاِسْمِ بِاعْتِبَارِ مَا فِيهَا مِنَ الْخُطُوطِ وَإِلَّا فَالْأَحْمَرُ الْبَحْتُ مَنْهِيٌّ عَنْهُ أَشَدَّ النَّهْيِ فَفِي صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ أَنَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَفِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ لِبَاسُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهُمَا وَمَعْلُومٌ أَنَّ ذَلِكَ إِنَّمَا يُصْبَغُ صِبَاغًا أَحْمَرَ قَالَ وَفِي جَوَازِ لُبْسِ الْأَحْمَرِ مِنَ الثِّيَابِ وَالْجُوخِ وَغَيْرِهَا نَظَرٌ وَأَمَّا كَرَاهَتُهُ فَشَدِيدَةٌ فَكَيْفَ يُظَنُّ بِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَبِسَ الْأَحْمَرَ الْقَانِيَ كَلَّا لَقَدْ أَعَاذَهُ اللهُ مِنْهُ وَإِنَّمَا وَقَعَتِ الشُّبْهَةُ مِنْ لَفْظِ الْحُلَّةِ الْحَمْرَاءِ وَاللهُ أَعْلَمُ ترجمہ کہا ابن قیم نے اور غلطی کی اس شخص نے کہ گمان کیا کہ البتہ تھی وہ چادر کہ اوڑھا تھا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ محض نہیں تھا اسمیں دوسرا رنگ سوا سرخی کے اور البتہ صحیح یہ بات ہے کہ تھیں وہ دو چادریں یمنی بُنی گئی تھیں ساتھ خطوں سرخ اور سیاہ کے جیسے کہ سب چادریں یمن کی اسی طور سے بُنی جاتی ہیں اور وہ چادر مشہور ہوئی ساتھ رنگ سرخ کے بسبب اسکے کہ تھے اسمیں خطوط سرخ ورنہ پس سرخ محض سے منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کو سخت منع کیا ہے بیچ حدیث صحیح بخاری کے کہ البتہ آنحضرت نے منع کیا زینوں سرخ سے اور بیچ صحیح مسلم کے ابن عمرؓ روایت ہے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو کہ پہنے تھا دو کپڑے کسومی پس فرمایا آنحضرت نے البتہ یہ لباس کفار کا ہے پس مت پہن تو انکو اور ظاہر ہے کہ رنگا جاتا ہے کسوم سے رنگ سرخ پس منع راجع ہوئی طرف رنگ سرخ کے کہا ابن قیم نے اور بیچ جائز ہونے سرخ کپڑوں اور شفتالوی گھرسے کے اور غیر انکے وہ رنگ کہ انمیں سرخی زیادہ ہو اور دوسرا رنگ کم ہو نظر ہے ولیکن کراہت پہننے انکے کی بہت سخت ہے پس کیونکر گمان کیا جاوے طرف آنحضرت صلعم کے البتہ پہنا آپنے سرخ قانی ہرگز نہیں ہے یہ بات بیشک بچایا آنحضرت کو اللہ تعالی نے اس سے اور سوا اسبات کے نہیں ہے کہ واقع ہوا ہے شبہہ لفظ حلہ حمراء سے اور وہ حقیقت میں سرخ نتھا جیسے کہ ہمنے تحقیق کی اور اللہ تعالی بڑا جاننے والا ہے انتہی پھر بعد اسکے قول امام نووی کا نقل کیا ہے شرح مسلم سے کہا مرہم بعد نقل قول مذکور کے کہتے ہیں وَرَأَيْتُ فِي فَتَاوَى شَيْخِنَا الْعَلَّامَةِ قَاسِمٍ أَحَدِ الْأَئِمَّةِ الْحَنَفِيَّةِ وَتَحْقِيقُهَا كَرَاهَةُ التَّحْرِيمِ مَعَ صِحَّةِ الصَّلٰوةِ فِيهِ وَاسْتَدَلَّ بِمَا ذَكَرْتُهُ وَبِمَا فِي حَدِيثِ طَاؤُسٍ عِنْدَ الْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ مُعَصْفَرٌ

قَالَ مِنْ أَيْنَ لَكَ هٰذَا قَالَ صَنَعَتْ لِي أَهْلِي فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَحْرِقْهُ انتہی ترجمہ اور دیکھا مینے
بیچ فتاوے شیخ ہمارے علامہ قاسم جو ایک ائمہ حنفیہ ور محققین اونکے سے ہین حکم ساتھ کراہت تحریمی کے بیچ پہننے کپڑون
سرخ کے باوجود صحیح ہونے نماز کے اون کپڑون سے اور دلیل لائے ہین قاسم اوپر حرمت کے ساتھ اوسکے کہ ذکر کیا ہے مینے
قول ابن قیم وغیرہ سے اور ساتھ حدیث طاؤس کے جو روایت کیا ہے اوسکو حاکم نے اور تصحیح کی ہے اوسکی موافق شرط اپنی کے اور
حدیث یہ ہے کہ روایت کی عمرو بن عاص سے کہا گیا مین نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوپر میرے چادر کسومی تھی فرمایا آنحضرت
نے کہان سے آئی یہ چادر تیرے پاس کہا مینے تیار کی واسطے میرے زوجہ میری نے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلا دے
اسکو انتہی اور مدارج النبوۃ مین ہے کہ از براء بن عازب رض آمدہ کہ گفت ندیدم ہیچ یکی را و در روایتی چیزی را احسن در حلہ حمرا از رسول خدا
صلعم و در روایتی ندیدم من ذی لمۃ را در حلہ حمرا احسن از رسول خدا و از جابر رض آمدہ کہ گفتہ بود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ
می پوشید برد احمر خود را در عیدین و جمعہ و حلہ نام جفت جامہ است و ازار و ردا و احمر آنکہ خطہا سرخ بافتہ اند چنانکہ درین دیار [illegible]
می باشد و این از برد یمنیہ است مشہور باین اسم بجہت نسج خطوط سرخ در وی و نیست بران مراد سرخ صرف کہ منہی عنہ است لبس
آن و در صحیح مسلم از ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما آمدہ کہ گفت دید برمن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو جامہ معصفر گفت این
لباس کفار است پس مپوش آنرا و از عبد اللہ بن عمرو بن العاص آمدہ کہ گفت در آمدم بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و بود برمن
جامہ معصفر گفت از کجا یافتہ تو این گفتم ساختہ است این را برای من اہلیہ من فرمود بسوز آنرا و اشتباہ باشد بعضی
مردم را ازین احادیث کہ لبس احمر جائز باشد این خطا است مراد باحمر اینجا ہمانست کہ خطوط احمر دارد و ہمچنین اخضر کہ در
حدیث ابی رمثہ واقع شدہ است کہ دیدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم را کہ بود بروی دو برد اخضر و در حدیث عطاء بن ابی یعلی
از پدرش آمدہ کہ گفت دیدم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم را کہ طواف میکرد مضطبع ببرد اخضر مراد بردیست کہ در وی خطہای سبز است
اگرچہ درینجا حمل بر سبز صرف احتمال دارد اما متعارف این دیار ہمان معنی است ہمچنین اصفر ہم بمعنی آنکہ خطہای زرد دارد و بعضی
مردم حلہ نیز بمعنی جامہ ابریشمی فہمیدہ اند آن نیز خطا است تحقیق آنست کہ مذکور شد و صاحب مواہب از نووی نقل کردہ کہ
اختلاف کردہ اند علما در ثیاب معصفر الی ما قال کلامہ و ہمچنین روایت کردہ است از زید بن اسلم و ام سلمہ و ابن عمر رضی اللہ عنہم
ولیکن گفتہ اند کہ این احادیث معارض نمیشوند نہی را یا منسوخ اند واللہ تعالی اعلم سوا اسکے اور مثل اسکے جواب مین طحطاوی
محشی درمختار کا کہتا ہے تحت قولہ وَلِلشُّرُنْبُلَالِيِّ فِيهَا أَيْ فِي الْحُمْرَةِ أَيْ فِي لُبْسِ الْمُلَوَّنِ بِهَا وَفِي نُسْخَةٍ

فِيهِ اَيْ لِلاَحْمَرِ وَهِيَ اَظْهَرُ قَالَ فِي حَاشِيَتِهِ ثُمَّ بَعْدَ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً قُلْتُ وَالْكَرَاهَةُ تَنْزِيْهِيَّةٌ
مَحْمُوْلَةٌ عَلٰى اِرَادَةِ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ وَالتَّكَبُّرِ وَتَنْتَفِيْ بِانْتِفَائِهِمَا لِقَوْلِ الْاَئِمَّةِ الثَّلٰثَةِ بِحِلِّ
لُبْسِ الْاَحْمَرِ وَهُمْ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَمَالِكٌ وَالشَّافِعِيُّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِاَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَبِسَ حُلَّةً حَمْرَاءَ وَتَاْوِيْلُهَا بِذَاتِ الْخُطُوْطِ مَرْدُوْدٌ وَالدَّلِيْلُ الْقَطْعِيُّ اَثْبَتَ حِلَّهُ وَهُوَ قَوْلُهُ
تَعَالٰى خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ لِاَنَّ الْمَاْمُوْرَ بِاَخْذِهِ عَامٌّ وَحُكْمُ الْعَامِّ اِجْرَاؤُهُ
عَلٰى عُمُوْمِهِ كَمَا هُوَ مُقَرَّرٌ وَلَنَا رِسَالَةٌ تُحْفَةُ الْاَكْمَلِ الْمُصَدَّرُ لِبَيَانِ جَوَازِ لُبْسِ الْاَحْمَرِ وَفِيْهِ
اَنَّ اِرَادَةَ التَّشَبُّهِ بِالنِّسَاءِ وَالتَّكَبُّرِ مَكْرُوْهٌ تَحْرِيْمًا لَا تَنْزِيْهًا انتہی قول صاحب درمختار کا اور
للشرنبلالي فيها اى بيچ حمرت کے یعنی بیچ پہننے کپڑون رنگے ہوؤن کے ساتھ سرخی کے اور بیچ بعضے نسخون کے جگہ فیہا
کے فیہ ہی ای بیچ احمر کے یعنی سرخ کپڑے کے اور یہ ہی ظاہر ہی کہا ہی شرنبلالی نے بیچ حاشیے اپنے کے پھر بعد تیس برس کے
کہا میں نے بیچ پہننے کپڑون سرخ کے کراہت تنزیہی ہی محمول ہی اوپر ارادہ کرنے مشابہت کے ساتھ عورتون کے اور تکبر کے اور جاتی
رہتی ہی کراہت وقت نہونے تشبہ اور تکبر کے بسبب قول ائمہ ثلثہ کے بیچ حلال ہونے کپڑے سرخ کے جو امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور
امام شافعی ہین اسواسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا حلہ سرخ اور تاویل اوسکی ساتھ سرخ خطون کے مردود ہی اور
دلیل قطعی نے ثابت کی ہی حلت اوسکی اور وہ قول اللہ تعالی کا ہی خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ اسواسطے کہ
مامور ساتھ اخذ زینت کے عام ہی اور حکم عام کا جاری کرنا اوسکا ہی اوپر عموم اوسکے کے جیسے کہ ثابت ہی بیچ علم اصول کے
کہتا ہی شرنبلالی اور واسطے ہمارے ایک رسالہ ہی مسمی ساتھ تحفۃ الاکمل المصدر لبیان جواز لبس الاحمر کے کہتا ہی طحطاوی اور بیچ
قول شرنبلالی کے شبہہ ہی اور وہ یہ ہی کہ ارادہ کرنا مشابہت نسا اور تکبر کا ثابت کرتا ہی کراہت تحریمی نہ تنزیہی پس کیونکر محمول کرتا ہی
کراہت تنزیہی کو اوپر تشبہ بالنسا اور تکبر کے انتہی اور موید ہی اسکے وہ جو صاحب نیل الاوطار شرح میں حدیث براء بن عازب کے
لکھتے ہین کہ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوْعًا بَعِيْدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ
اُذُنَيْهِ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ لَمْ اَرَ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اَلْحَدِيْثُ اَخْرَجَهُ اَيْضًا اَلتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عِنْدَ الْبُخَارِيِّ وَغَيْرِهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَعَنْ عَامِرٍ الْمُزَنِيِّ عِنْدَ

أبي داود بإسناد فيه اختلاف قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى وهو يخطب
على بغلة وعليه برد أحمر وعلي عليه السلام أمامه يعبر عنه قال في البدر المنير و
إسناده حسن وأخرج البيهقي عن جابر أنه كان له صلى الله عليه وسلم ثوب أحمر يلبسه
في العيدين والجمعة ورواه ابن خزيمة في صحيحه لكنه بدون ذكر الأحمر والحديث احتج
به من قال بجواز لبس الأحمر وهم الشافعية والمالكية وغيرهم وذهبت العترة و
الحنفية إلى كراهة ذلك واحتجوا بحديث عبد الله بن عمرو الذي سيأتي بعد هذا
وسيأتي في شرحه إن شاء الله تعالى ما يتبين به عدم انتهاضه للاحتجاج واحتجوا
أيضا بالأحاديث الواردة في تحريم المصبوغ بالعصفر قالوا لأن العصفر يصبغ بها
صباغا أحمر وهي أخص من الدعوى وقد عرفناك أن الحق أن ذلك النوع من
الأحمر لا يحل لبسه ومن أدلتهم حديث رافع بن خديج عند أبي داود قال خرجنا
مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فرأى على رواحلنا وعلى أكسية إبلنا فيها
خيوط عهن أحمر فقال ما أرى هذه الحمرة قد غلبتكم فقمنا سراعا لقول رسول الله
صلى الله عليه وسلم فأخذنا الأكسية فنزعناها وهذا الحديث لا تقوم به حجة لأن
في إسناده رجلا مجهولا ومن أدلتهم حديث أن امرأة من بني أسد قالت كنت يوما
عند زينب امرأة رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نصبغ ثيابا لها بمغرة والمغرة صبغ
أحمر قالت فبينا نحن كذلك إذ طلع علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى المغرة
رجع فلما رأت ذلك زينب علمت أنه صلى الله عليه وسلم قد كره ما فعلت فأخذت فغسلت
ثيابها ووارت كل حمرة ثم إن رسول الله صلى الله عليه وسلم رجع فاطلع فلما لم ير شيئا دخل
الحديث أخرجه أبو داود وفي إسناده إسماعيل بن عياش وابنه وفيهما مقال مشهور
وهذه الأدلة غاية ما فيها لو سلمت صحتها وعدم معارض لها الكراهة لا التحريم فكيف
وهي غير صالحة للاحتجاج بها لما في أسانيدها من المقال الذي ذكرنا ومعارضة تلك

الأحاديث الصحيحة نعم من أقوى حججهم ما في صحيح البخاري من النهي عن المياثر الحمر وكذلك
ما في سنن أبي داود والنسائي وابن ماجة والترمذي من حديث علي قال نهاني رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والميثرة الحمراء ولكنه لا يخفى عليك أن هذا الدليل
أخص من الدعوى وغاية ما في ذلك تحريم الميثرة الحمراء فما الدليل على تحريم ما عداها
مع ثبوت لبس النبي صلى الله عليه وآله وسلم له مرات ومن أصح أدلتهم حديث رافع بن برد
ورافع بن خديج كما قال ابن قانع مرفوعا بلفظ أن الشيطان يحب الحمرة فإياكم والحمرة
وكل ثوب ذي شهرة أخرجه الحاكم في الكنى وأبو نعيم في المعرفة وابن قانع وابن
السكن وابن مندة وابن عدي ويشهد له ما أخرج الطبراني عن عمران بن حصين مرفوعا
بلفظ إياكم والحمرة فإنها أحب الزينة إلى الشيطان وأخرج نحوه عبد الرزاق من حديث
الحسن مرسلا وهذا إن صح كان أصح أدلتهم على المنع ولكنك قد عرفت لبسه صلى الله
عليه وسلم الحلة الحمراء في غير مرة ويبعد منه صلى الله عليه وسلم يلبس ما حذرنا من
لبسه معللا ذلك بأن الشيطان يحب الحمرة ولا يصح أن يقال ههنا فعله لا يعارض القول
الخاص بنا كما صرح بذلك أئمة الأصول بأن تلك العلة مشعرة بعدم اختصاص الخطاب
بنا إذ تجنب ما يلابسه الشيطان هو صلى الله عليه وآله وسلم أحق الناس به فإن قلت فما
الراجح إن صح ذلك الحديث قلت قد تقرر في الأصول أن النبي صلى الله عليه وسلم إذا فعل
فعلا لم يصاحبه دليل خاص يدل على التأسي به فيه كان مخصصا له عن عموم القول
الشامل له بطريق الظهور فيكون على هذا لبس الأحمر مختصا به ولكن ذلك الحديث
غير صالح للاحتجاج به كما صرح بذلك الحافظ وجزم بضعفه لأنه من رواية أبي بكر
الهذلي وقد بالغ الجوزقاني فقال باطل والواجب البقاء على البراءة الأصلية المعتضدة
بأفعاله الثابتة في الصحيح لا سيما مع ثبوت لبسه لذلك بعد حجة الوداع ولم يلبث بعدها
إلا أياما يسيرة وقد زعم ابن القيم أن الحلة الحمراء بردان يمانيان منسوجان بخطوط

حُمْرٌ مَعَ الْاَسْوَدِ وَغَلَطَ مَنْ قَالَ اِنَّهَا كَانَتْ حَمْرَاءَ بَحْتًا قَالَ وَهِيَ مَعْرُوْفَةٌ بِهٰذَا الْاِسْمِ وَلَا يَخْفٰى
اَنَّ الصَّحَابِيَّ قَدْ وَصَفَهَا بِاَنَّهَا حَمْرَاءُ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ اللِّسَانِ وَالْوَاجِبُ الْحَمْلُ عَلَى الْمَعْنَى الْحَقِيْقِيِّ
وَهُوَ الْحُمْرُ الْبَحْتُ وَالْمَصِيْرُ اِلَى الْمَجَازِ اَعْنِيْ كَوْنَ بَعْضِهَا اَحْمَرَ دُوْنَ بَعْضٍ لَا يُحْمَلُ ذٰلِكَ الْوَصْفُ
عَلَيْهِ اِلَّا لِمُوْجِبٍ فَاِنْ اَرَادَ اَنَّ ذٰلِكَ مَعْنَى الْحُلَّةِ الْحَمْرَاءِ لُغَةً فَلَيْسَ فِيْ كُتُبِ اللُّغَةِ مَا يَشْهَدُ
لِذٰلِكَ وَاِنْ اَرَادَ اَنَّ ذٰلِكَ حَقِيْقَةٌ شَرْعِيَّةٌ فِيْهَا فَالْحَقَائِقُ الشَّرْعِيَّةُ لَا تَثْبُتُ بِمُجَرَّدِ الدَّعْوٰى
فَالْوَاجِبُ حَمْلُ مَا قَالَهُ ذٰلِكَ الصَّحَابِيُّ عَلٰى لُغَةِ الْعَرَبِ لِاَنَّهَا لِسَانُهُ وَلِسَانُ قَوْمِهِ فَاِنْ قِيْلَ
اِنَّمَا فَسَّرَهَا بِذٰلِكَ التَّفْسِيْرِ لِلْجَمْعِ بَيْنَ الْاَدِلَّةِ فَمَعَ كَوْنِ كَلَامِهِ اٰبِيًا عَنْ ذٰلِكَ لِتَصْرِيْحِهِ بِتَغْلِيْطِ
مَنْ قَالَ اِنَّهَا الْحَمْرَاءُ الْبَحْتُ لَا مَلْجَأَ اِلَيْهِ لِاِمْكَانِ الْجَمْعِ بِدُوْنِهِ كَمَا ذَكَرْنَا مَعَ اَنَّ الْحُلَّةَ
الْحَمْرَاءَ عَلٰى مَا ذَكَرَهُ يُنَافِيْ لِمَا احْتَجَّ بِهِ فِيْ اَثْنَاءِ كَلَامِهِ مِنْ اِنْكَارِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى
الْقَوْمِ الَّذِيْنَ رَاٰى عَلٰى رَوَاحِلِهِمْ اَكْسِيَةً فِيْهَا خُيُوْطٌ حُمْرٌ وَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى كَرَاهَةِ مَا فِيْهِ الْخُطُوْطُ
وَتِلْكَ الْحُلَّةُ كَذٰلِكَ بِتَاْوِيْلِهِ ترجمہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد فراخی تھی درمیان دونون کندھون
اونکے کے پہونچتے تھے بال سر مبارک کے گدیا کان تک اوڑھے ہوئے تھے چادر سرخ فرماتے ہین براء بن عازب نہین دیکھا
مینے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب صورت اندر اوس دن سے اتفاق کیا ہی اوپر اسکے بخاری اور مسلم نے آخر حدیث
تک اور نکالا ہی اس حدیث کو ترمذی اور نسائی اور ابوداود نے اور بیچ اسی باب کے روایت ہی ابو جحیفہ سے ثابت ہی نزدیک
بخاری اور غیر انکے سے کہ البتہ دیکھا ابن جابر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے مکان سے باندھے ہوئے چادر سرخ اوپر کمر کے
اور پڑھین ساتھ آدمیون کے دو رکعتین درحالیکہ گاڑی تھی آگے اپنے واسطے سترے کے برچھی اور عامر مزنی سے واسطے
ابوداود نے ساتھ اوس اسناد کے کہ اختلاف راوہ کا ہی بیچ اوسکے کہا عامر نے دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ منا کے
درانحالیکہ خطبہ پڑھتے تھے اور سوار تھے اوپر خچر کے اوڑھے ہوئے تھے چادر سرخ اور حضرت علیؓ آگے آپکے تھے سمجھاتے تھے لوگون
کو نصائح آنحضرت کے کہا ہی مصنف بدر منیر نے اسناد اس حدیث عامر کی حسن ہی اور نکالا ہی بیہقی نے جابرؓ سے کہ البتہ تھا نزدیک
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑا سرخ پہنتے تھے اوسکو بیچ عیدین اور جمعے کے اور روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن خزیمہ نے بیچ
صحیح اپنی کے اسی طرح سے بدون ذکر کرنے لفظ احمر کے اور اس حدیث سے دلیل لائے ہین اوپر مذہب اپنے کے وہ لوگ کہ قائل ہین اوپر

جواز پہننے سرخ کپڑون کے اور وہ شافعیہ اور مالکیہ اور غیر اونکے ہین اور گئے ہین اہل بیت حنفیہ طرف کراہت پہننے سرخ کپڑون کے اور دلیل
لائے ہین اوپر مذہب اپنے کے ساتھ حدیث عبد اللہ بن عمر کے اور اوس حدیث کے کہ آتی ہی عنقریب بیچ اس قول کے اور عنقریب آتی ہے
بیچ شرح اس حدیث کے وہ چیز کہ ظاہر ہوتا ہی اوس سے صلاحیت کھنا اس حدیث کا دلیل لانے پر اور دلیل لائے ہین حنفیہ اون حدیثون
سے کہ وارد ہین بیچ حرمت رنگ کسومی کے کہا ہی اونھون نے البتہ رنگا جاتا ہی ساتھ کسوم کے رنگ سرخ پس حرمت
راجع ہوئی طرف رنگ سرخ کے اور یہ دلیل اونکی خاص ہی دعوی سے اس واسطے کہ دعوی مطلق حرمت سرخ رنگ کا ہی اور
دلیل دال ہی اوپر حرمت فقط رنگ کسوم کے کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور البتہ حق وہ ہی کہ بتایا ہی ہمنے تجکو کہ نہی
خاص سرخی کی یعنی رنگ کسوم کا نہین جائز ہی پہننا اوسکا اور بعض دلائل حنفیہ سے حدیث رافع بن خدیج کی ہی جو
روایت کیا ہی اوسکو ابو داؤد نے کہا ہی رافع نے نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ سفر کے پس دیکھا
آنحضرت نے طرف پالانون اور کملیون اونٹون ہمارے کے کہ بیچ انکے ڈوری سرخ تھی اون کی پس آپنے فرمایا کیا ہی کہ
دیکھتا ہون مین یہ سرخی کہ البتہ غالب ہوئی اوپر تمہارے کہتا ہی رافع پس جلدی اٹھے ہم بسبب فرمانے آنحضرت کے اور
لین ہمنے کملیین اور نکالے اون سے سوت سرخ اور اس حدیث سے نہین قائم ہوتی ہی دلیل اوپر حرمت کے اس واسطے کہ اسناد
اسکے مین ایک آدمی مجہول ہی اور بعضی دلیلون حنفیہ سے یہ حدیث ہی کہ البتہ کہا ایک عورت نے بنی اسد مین سے کہ تھی ایک دن
نزدیک حضرت زینب زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تھین ہم رنگتی اون کپڑے اون کے گیرو سے پس بیچ اوسی
حالت کے کہ ہم رنگتے تھے کہ آگئے ہمارے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہرگاہ کہ دیکھا رنگ گیرو کا لوٹ گئے باہر پس
جسوقت کہ دیکھا حضرت زینب نے اس امر کو جان گئین یہ کہ البتہ آنحضرت نے مکروہ جانا اس رنگ کو پس دھوڈالے کپڑے
اپنے اور چھپا ڈالی سب سرخی پھر البتہ آنحضرت لوٹ آئے باہر سے اور ظاہر ہوئے پس جب نہ دیکھی علامت سرخی کی داخل
ہوئے بیچ گھر کے آخر حدیث تک نکالا ہی اسکو ابو داود نے اور بیچ اسناد اس حدیث کے اسمعیل بن عیاش ابن ربیعہ اوسکا
ہی اور بیچ معتمد اور ثقہ ہونے اونکے کے کلام مشہور ہی کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور یہ سب دلائل اگر تسلیم کی جاوے
صحت انکی اور نہ معارض ہونا کسی حدیث صحیح کا اونکو پس غایت انکی یہ ہی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کراہیت کے نہ اوپر
حرمت کے اور کیونکر ثابت کی جاوے انسے حرمت اور حال یہ ہی کہ یہ نہین صلاحیت رکھتی ہین دلیل لانے کی واسطے اس بات کے
کہ بیچ صحیح ہونے اسناد ان احادیث کے گفتگو ہی وہ کہ ذکر کیا ہی ہمنے اوسکو اور علاوہ اسکے اور احادیث صحیح معارض ہین انکو

البتہ قوی تر ادلۂ حنفیہ سے وہ حدیث ہی کہ مروی ہی صحیح بخاری مین بیچ ممانعت ثیابون سرخ کے اور ایسے ہی وہ حدیث
کہ مروی ہی بیچ سنن ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی کے حدیث حضرت علیؓ سے فرمایا او نھون نے منع کیا مجکو آنحضرت
نے استعمال قسی یعنی پتلے کپڑے اور زین سرخ سے لیکن پوشیدہ نہ رہے اوپر تیرے کہ یہ دلیل بھی خاص ہی دعوے سے غایت اسکی
یہ ہی کہ ثابت ہوتا ہی اس دلیل سے حرام ہونا استعمال زین سرخ کا پس کون سی دلیل ہی اوپر حرام ہونے ماسوا اسکے کے
باوجود ثابت ہونے پہننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرخ کپڑے کو کئی مرتبہ اور ظاہر تر دلیلون انکی سے حدیث رافع
بن برد اور رافع بن خدیج کی ہی جیسے کہ کہا ہی ابن قانع نے درانحالیکہ پوہنچایا ہی اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ
اس لفظ کے کہ البتہ شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو پس بچو تم سرخ رنگ سے اور ہر کپڑے شہرت والے سے یعنی مقصود پہننے
اوسکے سے ناموری ہو نکالا ہی اس حدیث کو حاکم نے بیچ کُنی کے اور ابونعیم نے بیچ معرفۃ کے اور ابن قانع اور ابن سکن اور
ابن مندہ اور ابن عدی نے اور شاہد لایا ہی ابن قانع واسطے اسکے وہ حدیث کہ نکالا ہی اسکو طبرانی نے عمران ابن حصین سے
مرفوع آنحضرت تک ساتھ اس لفظ کے کہ بچو تم سرخی سے اسواسطے کہ وہ محبوب تر زینتون کی ہی نزدیک شیطان کے اور
نکالا ہی مثل اسکے عبدالرزاق نے حدیث حسن سے درانحالیکہ چھوڑ دیا ہی راوی آخر کو اور یہ دلیل اگر صحیح ہووے ہوگی صحیح زائد
دلیلون انکی سے اوپر ممانعت سرخی کے لیکن دریافت کیا تو نے پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلہ سرخ کو کئی مرتبہ اور بہت بعید ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہننا اوس چیز کا کہ ڈرایا ہی ہمکو پہننے اوسکے سے ساتھ اس دلیل کے کہ البتہ شیطان دوست رکھتا ہی
سرخی کو اور نہیں صحیح ہی یہ کہ کہا جاوے اس جگہ کہ فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں معارض ہی قول خاص کو واسطے ہمارے
اس سبب سے کہ [illegible]
بخاری او [illegible] کہ یہ علت یعنی مشابہت شیطان کی آگاہی دیتی ہی نہ خاص ہونے خطاب سے ساتھ ہمارے اسواسطے کہ بچنا اوس چیز سے
کہ مشابہ ہو شیطان کے آنحضرت لائق تر ہین ساتھ اوسکے پس اگر کہے تو کونسی چیز راجح ہی وقت صحیح ہونے حدیث کے آیا رجحان قول کو ہی یا فعل
کو کہتا ہون مین البتہ ثابت ہوا ہی بیچ علم اصول کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کرین کسی کام کو کہ نہ موافق ہووے اسکو
کوئی دلیل خاص کہ دلالت کرے اوپر متابعت اوس دلیل کے اوس کام مین ہوگا وہ فعل خاص کر نیوالا آنحضرت کو عموم قول سے
کہ شامل ہی آنحضرت کو بطریق ظاہر کے پس ہوگا بنا بر اسکے پہننا سرخ کپڑے کا مخصوص ساتھ آنحضرت کے لیکن حدیث نہین
صلاحیت رکھتی ہی دلیل لانے کی ساتھ اسکے جیسے کہ تصریح کی ہی حافظ نے اوپر اسکے اور یقین کیا ہی اوپر ضعف اس حدیث کے
اسواسطے کہ یہ روایت ابی بکر ہذلی کی ہی اور البتہ زیادتی کی ہی جوزقانی نے بیچ ثابت کرنے ضعف اسکے کے پس کہا ہی باطل ہی

حدیث اور واجب ہی باقی رکھنا اوپر ہیئت اصلیہ کے یعنی خالی ہونیکے مشابہت شیطان سے ایسی روایت کہ تقویت پاتی ہی ساتھ
افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو ثابت ہین بیچ حدیث صحیح کے خصوصًا باوجود ثابت ہونے لبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کپڑے سرخ کو بعد حجۃ الوداع کے اور نہین زندہ رہے آنحضرت بعد اوسکے مگر چند ایام اور البتہ زعم کیا ہی ابن قیم نے کہ البتہ حلہ
حمرا دو چادرین یمانیہ ہین کہ بنی گئی تھین ساتھ خطوں سرخ اور سیاہ کے اور کہا ابن قیم نے غلطی کی اوس شخص نے کہ کہا البتہ وہ
حلہ تھا سرخ محض اور جز این نیست کہ مشہور ہوا ساتھ رنگ سرخ کے بسبب ہونے خطوں سرخ کے اور پوشیدہ نرہے کہ البتہ صحابی نے
تعریف کی حلے کی ساتھ رنگ سرخ کے اور وہ یعنی صحابی اہل لسان سے ہی پس واجب ہی حمل کرنا اوپر معنی حقیقی کے کہ سرخی محض ہی
اور پھیرنا طرف مجاز کے یعنی ہونا بعض کا سرخ نہ بعض کا نہین حمل کیا جاتا ہی اوپر اسکے یہ وصف مگر بسبب کسی موجب کے پس اگر ارادہ
کرے یہ معنی حلہ سرخ کے یعنی ہونا بعض کا سرخ نہ بعض کا ازروے لغت کے سو نہین ہی بیچ کتب لغت کے وہ چیز کہ شاہد ہو اس معنی پر
اور اگر ارادہ کرے یہ معنی ازروے حقیقت شرعیہ کے یعنی اصطلاح خاص کے کہ واضع اوسکا شارع ہی پس حقائق شرعیہ نہین ثابت ہوتے ہین
مجرد دعوے سے پس واجب ہی حمل کرنا اوس لفظ کا کہ بولا اوسکو صحابی نے اوپر لغت عرب کے اسواسطے کہ یہ زبان اوسکی اور قوم اوسکے کی ہی
پس اگر کہا جاوے جز این نیست کہ حمل کیا ہی اوسکو ابن قیم نے اوپر اس معنی کے واسطے جمع کرنے دلیلوں کے بیچ باوجود ہونے کلام ابن قیم
کے انکار کرنیوالا اس تصریح سے بسبب غلط کرنے اوسکے کے کلام اوس شخص کو کہ کہا ہی اوسنے وہ البتہ سرخ محض ہی کہتا ہی صاحب نیل الاوطار
نہین حاجت طرف اسکے بسبب ممکن ہونے جمع کے بدون اس تفسیر کے جیسے کہ ذکر کیا ہی ہمنے تخصیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ
اسکے باوجود اس قباحت کے البتہ حلہ حمرا موافق اوس تفسیر کے کہ ذکر کیا ہی اوسکو ابن قیم نے منافی ہی اوسکو کہ دلیل لایا ہی اوسکی بیچ شروع
کلام اپنے کے انکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر اوس قوم کے کہ دیکھین اوپر پالانوں انکے کے گلیمین کہ تھے بیچ اوسکے ڈورے
سرخ اور بیچ اسکے دلیل ہی اوپر مکروہ ہونے اوس کپڑے کے کہ بیچ اوسکے ڈورے سرخ ہون اور یہ چادرین ایسی ہین موافق تاویل اوسکی کے
واضح ہو کہ اصول مین متحقق ہی اَلْغَالِبُ كَالْمُتَحَقِّقِ وَالْغَالِبُ الْعَامُّ كَالْمُتَحَقِّقِ فِي إِرَادَةِ الْأَحْكَامِ وَعَلَى هٰذَا
الْقِيَاسِ حَالُ أَكْسِيَةِ الرَّوَاحِلِ الَّتِي فِيهَا خُيُوطٌ حُمْرٌ سو متشا جواز پارچہ سوسی و لنگی وغیرہ مخطط سرخ زرد زعفرانی
کھری کا یہی ہی کہ اجزا رنگین سرخی اوسکے یعنی تانے کے مغلوب ہوتے ہین اجزا سے کمانی اوسکے سے یعنی بانے سے سو کہہ سکتے ہین
کہ منع فرمانا حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا رواحل مخطوط خیط سرخ سے بسبب اکثر ہونے اور غالب ہونے اونکے کے تھا دون
غیرہ اور نہی اسمین خاص ہی ساتھ اکسیہ رواحل کے نہ عام اور تنزیہ کے لیے ہی نہ تحریم کے لیے جیسے کہ اور دوسری حدیث مین

معاویہؓ سے آیا ہی کہ کہا لوگو سنو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ یعنی نہ سوار ہو تم خز
اور نمار پر یعنی تکبر اور غرور کے لیے انکے زین پوش بنا کر اوپر سوار ہو سو نہی اسمین تنزیہ کے لیے ہی نہ تحریم کے لیے اور خز نام
ایک کپڑے کا ہی کہ اگلے زمانے مین وہ پشم اور ریشم سے بنا جاتا تھا سو نہی اوس سے بسبب تشبہ عجمیوں کے ہوگی اور اب اس زمانے مین نرا
ریشم سے ہوتا ہی وہ خود حرام مطلق ہی جیسے کہ اخبار بالغیب ساتھ اسکے ایک حدیث مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ ثابت
ہی کہ فرمایا آپ نے کہ آخر زمانے مین ایک قوم پیدا ہوگی کہ استحلال کرینگے وہ خز اور حریر کا اور نمار ساتھ کسرہ نون کے بعض کے نزدیک
جمع نمرہ کی ہی بمعنی کملی خطدار کے كَذَا قَالَ الشَّيْخُ فِي تَرْجَمَةِ الْمِشْكٰوةِ هٰذَا مِنْ اِفَادَاتِ مَشَائِخِي وَفِي
نَيْلِ الْاَوْطَارِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ
اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ اَنَّهُ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ
هٰذَا الْوَجْهِ وَقَالَ مَعْنَاهُ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيثِ اَنَّهُ كَرِهَ الْمُعَصْفَرَ وَقَالَ رَاَوْا اَنَّ مَا صُبِغَ
بِالْحُمْرَةِ مِنْ مَدَرٍ اَوْ غَيْرِهِ فَلَا بَاْسَ بِهِ اِذَا لَمْ يَكُنْ مُعَصْفَرًا الْحَدِيثُ وَفِي اِسْنَادِهِ
اَبُو يَحْيَى الْقَتَّاتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِهِ فَقِيلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دِينَارٍ وَقِيلَ زَاذَانُ
وَقِيلَ عِمْرَانُ وَقِيلَ مُسْلِمٌ وَقِيلَ زِيَادٌ وَقِيلَ يَزِيدُ قَالَ الْمُنْذِرِيُّ وَهُوَ كُوفِيٌّ لَا يُحْتَجُّ
بِحَدِيثِهِ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الْبَزَّارُ هٰذَا الْحَدِيثُ لَا يُعْلَمُ مَرْوِيًّا بِهٰذَا اللَّفْظِ اِلَّا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
عُمَرَ وَلَا يُعْلَمُ لَهُ طَرِيقٌ اِلَّا هٰذَا الطَّرِيقُ وَلَا يُعْلَمُ رَوَاهُ اِسْرَائِيلُ اِلَّا عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ مَنْصُورٍ
قَالَ الْحَافِظُ فِي الْفَتْحِ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْاِسْنَادِ وَاِنْ وَقَعَ فِي نُسَخِ التِّرْمِذِيِّ اَنَّهُ
حَسَنٌ وَالْحَدِيثُ احْتَجَّ بِهِ الْقَائِلُونَ بِكَرَاهَةِ لُبْسِ الْاَحْمَرِ وَتَقَدَّمَ ذِكْرُهُمْ وَاَجَابَ
الْمُبِيحُونَ عَنْهُ بِاَنَّهُ لَا يَنْتَهِضُ لِلْاِسْتِدْلَالِ بِهِ فِي مُقَابَلَةِ الْاَحَادِيثِ الْقَاضِيَةِ
بِالْاِبَاحَةِ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمَقَالِ بِاَنَّهُ وَاقِعَةُ عَيْنٍ فَيُحْتَمَلُ اَنْ يَكُونَ تَرْكُ الرَّدِّ عَلَيْهِ بِسَبَبٍ
آخَرَ وَحَمَلَهُ الْبَيْهَقِيُّ عَلَى مَا صُبِغَ بَعْدَ النَّسْجِ لَا مَا صُبِغَ غَزْلُهُ ثُمَّ نُسِجَ فَلَا كَرَاهَةَ فِيهِ
قَالَ ابْنُ التِّينِ زَعَمَ بَعْضُهُمْ اَنَّ لُبْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً كَانَ لِاَجْلِ الْغَزْوِ
وَفِيهِ نَظَرٌ لِاَنَّهُ كَانَ عَقِيبَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ اِذْ ذَاكَ غَزْوٌ وَقَدَّمْنَا الْكَلَامَ

عَلَى الْجَمْعِ الْفَرِيقَيْنِ مُسْتَوْفِيًا وَّالْجَمْعُ الَّذِي ذَكَرَهُ التِّرْمِذِيُّ وَنَسَبَهُ إِلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ
جَمْعٌ حَسَنٌ لِّانْتِهَاضِ الْحَدِيثِ الْقَاضِيَةِ بِالْمَنْعِ مِنْ لُّبْسِ مَا صُبِغَ بِالْعُصْفُرِ انتهى اور بیچ
نیل الاوطار کے مروی ہی عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا اونھون نے گذرا آگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک آدمی پہنے ہوئے
دو کپڑے سرخ اور سلام کیا پس نہ جواب دیا سلام کا آنحضرتؐ نے روایت کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور کہا ہی کہ یہ حدیث حسن
ہی اور غریب ہی اس وجہ سے یعنی راوی اس کا ان الفاظون سے واحد ہی اور وہ عبد اللہ بن عمر ہین پس اس وجہ سے غریب ہوئی
اور ساتھہ اون الفاظون کے رواۃ متعدد نے ذکر کیا ہی اس سبب سے حسن ہوئی موافق اصطلاح ترمذی کے اسواسطے کہ ترمذی نے
حسن مین تعدد طرق شرط گردانا ہی اور کہا ترمذی نے معنی اس حدیث کے نزدیک اہل حدیث کے یہ ہین کہ البتہ مکروہ جانا آنحضرتؐ
نے کسومی کپڑے کو اور کہا ترمذی نے گئے ہین اہل حدیث طرف اس بات کے کہ البتہ پہننا اوس کپڑے کا کہ رنگا جاوے سرخ رنگ
مٹی وغیرہ سے پس نہین مضایقہ ہی بیچ اوسکے جبکہ نہووے کسومی آخر حدیث تک اور بیچ اسناد اس حدیث کے ابو یحییٰ قتات
ہی اور البتہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ نام اوسکے کے پس بعضون نے کہا ہی کہ عبد الرحمن بن دینار ہی اور بعضون نے کہا ہی زادان اور
بعضون نے کہا ہی عمران اور بعضون نے کہا ہی مسلم اور بعضون نے کہا ہی یزید کہا منذری نے وہ کوفی ہی نہین اعتماد کیا جاتا ہی
اوپر حدیث اوسکی کے اور کہا ہی ابو بکر بزار نے یہ حدیث نہین معلوم کیا گیا ہی مروی ہونا اس کا ساتھہ ان الفاظون کے مگر عبد اللہ بن عمر
سے اور نہین معلوم ہی واسطے اوسکے کوئی اسناد سوا اس اسناد کے اور نہین جانا گیا ہی روایت کرنا اسرائیل کا اس حدیث کو
مگر اسحاق بن منصور سے کہا ہی حافظ نے بیچ فتح الباری کے یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی اگرچہ واقع ہوا ہی بیچ نسخون
ترمذی کے حسن ہونا اس کا اور اس حدیث سے دلیل لاتے ہین قائل ساتھہ کراہت پہننے سرخ کپڑون کے اور گذر چکا ہی ذکر
اونکا اور جواب دیا ہی قائلین اباحت نے باین طور کہ البتہ یہ حدیث نہین صلاحیت رکھتی ہی استدلال کی بیچ مقابلے اون
حدیثون کے کہ حکم کرتی ہین ساتھہ اباحت کے اسواسطے کہ بیچ اس حدیث کے گفتگو ہی اور وہ یہ ہی کہ البتہ یہ واقعہ آنکھہ کا ہی پس
احتمال رکھتا ہی کہ ہووے ترک آنحضرت کا رد سلام کو اوپر اوس شخص کے بسبب کسی امر دوسرے کے اور حمل کیا ہی اس حدیث کو
بیہقی نے اوپر اوس کپڑے کے کہ رنگا جاوے پیچھے بننے جانے کے اور اوپر اوسکے کہ رنگا جاوے اول سوت اوسکا اور پھر بنا جاوے
پس نہین ہی کراہت بیچ اوسکے کہتا ہی ابن التین اور گمان کیا ہی بعضون نے کہ البتہ پہننا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلہ سرخ
کو تھا واسطے جہاد کے اور بیچ اس کلام کے شبہہ ہی اسواسطے کہ البتہ پہنا تھا آنحضرتؐ نے اوس حلے کو پیچھے حجۃ الوداع کے اور

نہین گئے آنحضرت پیچھے حجۃ الوداع کے کسی غزوے مین کہتا ہی صاحب نیل الاوطار اور البتہ ذکر کیا ہمنے کلام اوپر دلیلون
فریقین کے بالاستیعاب ورزہ توفیق کہ ذکر کیا اوسکو ترمذی نے اور نسبت کی ہی اوسکی طرف اہل حدیث کے توفیق اچھی ہی
لسبب تمام ہونے اون حدیثون کے کہ حکم کرتے ہین اوپر ممانعت پہننے کپڑون کسومی کے انتہی اور مؤید ہی اسی محمل نیل الاوطار کو قول صاحب
مفاتیح کا کہ کہا اونھون نے بیچ شرح حدیث شریف کے وَمَرَّ رَجُلٌ وَّعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ الخ کی قَالَ التِّرْمِذِيُّ
مَعْنَى الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ لُبْسَ الْمُعَصْفَرِ وَفِيْهِ شَيْئَانِ اَحَدُهُمَا الْحَمْلُ عَلَى الْعُصْفُرِ
وَهُوَ صَحِيْحٌ وَّالثَّانِي الْكَرَاهَةُ دُوْنَ التَّحْرِيْمِ وَفِي الْبَيَانِ حُرْمَةُ الْمُعَصْفَرَةِ عَلَى الرِّجَالِ فَهٰذَا اَقْوٰى
لِاَنَّ الْجَوَابَ فَرْضٌ لَّمْ يَكُنْ يَّتْرُكُ اِلَّا لِلْحُرْمَةِ تَغْلِيْظًا وَّنَصَّ الْفُقَهَاءُ عَلَى جَوَازِ لُبْسِ الْاَحْمَرِ لِلرِّجَالِ
وَالنِّسَاءِ بِلَا كَرَاهَةٍ بِحَدِيْثِ الْبَرَاءِ رَاَيْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ الخ وَحَدِيْثِ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ وَّغَيْرِهِمَا وَفِيْهِ تَرْكُ جَوَابِ
السَّلَامِ زَجْرًا انتہی ملخصًا ترجمہ کہا ترمذی نے معنی حدیث کے یہ ہین کہ البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ
جانا پہننا کپڑون کسومی کا کہتا ہی صاحب مفاتیح اور بیچ تفسیر ترمذی کے دو شی ہین ایک حمل کرنا اوپر رنگ کسوم کے اور یہ صحیح
ہی اور دوسرے حکم ساتھہ کراہت کے نہ حرمت کے اور بیچ بیان اس حدیث کے حرمت پہننے کپڑون کسومی کی واسطے مردون کے ہی
اور یہی قریب ہی ساتھہ صواب کے اسواسطے کہ جواب سلام کا فرض ہی نتھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ترک کرتے جواب
سلام کا مگر بسبب حرمت کے ازروے برا جاننے کے اور تصریح کی ہی فقہا نے اوپر جائز ہونے پہننے کپڑون سرخ کے مرد اور عورتون کو
بغیر کراہت کے بسبب حدیث براء کے کہ دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ حلہ سرخ کے اور حدیث جابر بن سمرہ
کی کہ دیکھا مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوڑھے ہوئے حلہ سرخ بیچ رات روشن کے اور غیر ان دونون حدیثون کے اور بیچ اسکے
یہ ہی کہ البتہ ترک کیا آنحضرت نے جواب سلام کا بسبب زجر کے پس کیونکر حکم دیا جاے ساتھہ جواز کے بغیر کراہت کے انتہی اور اسی طرف
گئے ہین فقیہ ابو اللیث کہ وہ حلہ سرخ بحث ہی نہ مخطط کما ستعرف کہتا ہون مین اور مؤید ہی اسی کو وہ جو بستان فقیہ ابو اللیث مین
ہی کَرِهَ بَعْضُ النَّاسِ لُبْسَ الثَّوْبِ الْمَصْبُوْغِ بِالزَّعْفَرَانِ وَالْعُصْفُرِ وَالْوَرْسِ لِلرِّجَالِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
لَا بَاْسَ بِهٖ فَاَمَّا حُجَّةُ مَنْ كَرِهَ فَمَا رَوٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ يَعْنِي الثَّوْبَ الرَّقِيْقَ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَ

رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ فَإِنَّ الْحُمْرَةَ مِنْ زِينَةِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
يُحِبُّ الْحُمْرَةَ وَرُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ
مِلْحَفَةً مَشْدُودَةً بِالْعُصْفُرِ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَذَهَبْتُ فَأَحْرَقْتُهَا قَالَ فَهَلَّا أَعْطَيْتَهَا بَعْضَ نِسَائِكَ
وَأَمَّا حُجَّةُ مَنْ أَبَاحَ ذٰلِكَ مَا رُوِيَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رض قَالَ
مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى لُقْمٰنُ
مَوْلَى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَرْبَعَةٌ أَوْ خَمْسَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُونَ
الْمُعَصْفَرَ وَرَوَى وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ مِلْحَفَةً حَمْرَاءَ قَالَ
الْفَقِيهُ الْقَوْلُ الْأَوَّلُ أَصَحُّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَبِهِ نَأْخُذُ وَيُحْتَمَلُ أَنَّ لُبْسَ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ النَّهْيِ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنْ أَصْحَابِهِ فَإِنَّهُ لَا يَلْزَمُ لِأَنَّهُ لَمْ
يُبَيِّنْ مَنْ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا النَّهْيُ فَهُوَ أَوْلَى
بِالْأَخْذِ وَأَمَّا الَّذِي رُوِيَ عَنِ الشَّعْبِيِّ فَإِنَّهُ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِرَارًا مِنَ الْقَضَاءِ وَكَانَ يَلْبَسُ
الْمُعَصْفَرَ وَيَلْعَبُ بِالشِّطْرَنْجِ وَيَخْرُجُ مَعَ الصِّبْيَانِ لِرُؤْيَةِ الْفِيلِ ترجمہ اور مکروہ جانا بعضے آدمیون
نے پہننا کپڑون عفرانی اور کسومی اور ورس سے رنگے ہوون کا اور کہا ہی بعضون نے نہین قباحت ہی بیچ پہننے اونکے لیکن
دلیل اون لوگون کی کہ مکروہ جانا ہی اونھون نے لبس وہ حدیث ہی کہ روایت کیا ہی اوسکو ابو یحیی نے نافع سے اونھون نے
ابن عمر سے کہا ابن عمر نے منع کیا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہننے زعفرانی کپڑون اور قسی یعنی ریشمی کپڑون سے اور
قراءت سے بیچ رکوع کے اور روایت کی گئی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ فرمایا آپنے کہ بچو تم سرخی سے پس البتہ
سرخی زینت شیطان سے ہی بیشک شیطان دوست رکھتا ہی سرخی کو اور روایت کی گئی ہی عمرو بن شعیب سے اونھون نے
اپنے باپ سے اونھون نے دادا شعیب سے کہا دادا شعیب نے دیکھی اوپر میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر گیری رنگی ہوئی
ساتھ کسوم کے پس منہ موڑ لیا میری طرف سے پس گیا مین بیچ گھر کے اور جلا دیا مینے اوسکو اور اوڑھی دوسری چادر پھیر
آیا مین نزدیک آنحضرت کے پس فرمایا آپنے کیا کی تو نے چادر کہا مینے دیکھا مینے منہ موڑا آپنے مجھ سے سو جلا دیا مینے
اوسکو فرمایا آنحضرت نے کسواسطے نہ دیا تو نے اوسکو کسی عورت اپنی کو اور لیکن دلیل اوس شخص کی کہ جائز کہا ہی اوسے پہننے

سرخ کپڑے کو وہ حدیث ہے کہ روایت کی گئی ہے وکیع سے اونھوں نے سفیان سے اونھوں نے ابی اسحاق سے اونھوں نے براء بن عازب
سے کہا اونھوں نے نہیں دیکھا مینے کوئی شخص پیچیدہ بال والوں سے بیچ چادر سرخ کے خوب صورت تر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے لقمان مولی کعب بن عجرہ نے کہا چار یا پانچ شخص اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پہنتے تھے کسومی کپڑے اور روایت کی وکیع نے مالک بن معقل سے کہا مالک نے دیکھی مینے اوپر شعبی کے چادر سرخ کہا
فقیہ ابو اللیث نے قول پہلا یعنی حکم اوپر کراہت کے صحیح تر ہے اور وہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور اسی قول پر عمل ہمارا ہے اور احتمال
رکھتا ہے یہ کہ پہنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نہی کے اور وہ کہ روایت کیا ہے اوسکو لقمان نے اصحاب سے پس
البتہ نہیں ثابت ہوتی اوس سے اباحت اسواسطے کہ نہیں بیان کیا اوس نے کہ کون سے تھے اصحاب تا کہ معلوم کریں ہم حال
اونکا اور البتہ روایت کی گئی ہے حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے منع پہننے کپڑوں سرخ سے پس قول اونکا اولی ہے
ساتھ متابعت کے و لیکن وہ کہ روایت کی ہے مالک نے شعبی سے پس البتہ کرتے تھے شعبی یہ واسطے بھاگنے کے عہدہ قضا سے
اور پہنتے تھے کپڑے کسومی اور کھیلتے تھے شطرنج اور نکلتے تھے ساتھ لڑکوں کے واسطے دیکھنے فیل کے انتہی واضح ہو کہ مراد معصفر
اور مزعفر سے قول ابو حنیفہ میں وہی معصفر اور مزعفر ہے کہ غیر غسیل و غیر افشاندہ ہو تمام اور جو سرخ غیر کسم کے ہے اوسکی اباحت کا
بیان اوپر گذر چکا ہے نیل الاوطار اور شرح درر البہیہ المضیہ سے اور جواب قائلین حرمت اوسکے بھی اوپر گذر چکے ہیں اور جو کہا
فقیہ ابو اللیث نے کہ وَيُحْتَمَلُ اَنَّ لُبْسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ النَّهْيِ ترجمہ اور احتمال رکھتا ہے کہ پہنا
ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل نہی کے سو یہ معارض ہے حدیث ابو داؤد کو کہ وَهُوَ يَخْطُبُ بِمِنًى وَعَلَيْهِ بُرْدٌ
اَحْمَرُ ترجمہ اور آنحضرت خطبہ پڑھتے تھے بیچ منا کے اور اوپر آپکے چادر سرخ تھی اور قول صاحب نیل الاوطار کو کہ
لَا سِيَّمَا مَعَ ثُبُوتِ لُبْسِهٖ لِذٰلِكَ بَعْدَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ترجمہ خصوصًا ساتھ ثابت ہونے پہننے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اس حلہ احمر کو پیچھے حجۃ الوداع کے اور اگر کہا جاوے کہ محتمل اور ممکن ہے یہ کہ ہو نہی اوس سے بعد لیکن تو کہا جاوے گا کہ وقوع
ہوگی نہی اوسوقت میں غیر اولی ہے کما ستعرف انشاء اللہ تعالی عن مسائل الاربعین من تالیف حجۃ المحدثین مولانا محمد اسحاق صاحب
قدس سرہ اور قول اونکے کو اَمَّا الَّذِيْ رُوِيَ عَنِ الصَّحَابَةِ الخ معارض ہے قول صاحب فتح الباری کا کہ اِنَّ فِيْ
لُبْسِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ سَبْعَةَ اَقْوَالٍ اَلْاَوَّلُ الْجَوَازُ مُطْلَقًا جَاءَ ذٰلِكَ عَنْ عَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ جَعْفَرٍ وَالْبَرَاءِ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ الخ ترجمہ البتہ بیچ پہننے کپڑے سرخ کے سات مذہب ہیں

اول حکم اوپر جواز کے مطلقاً نقل کیا گیا ہی یہ مذہب حضرت علی اور طلحہ اور عبد اللہ بن جعفر اور براء اور اکثر صحابہ سے انتہی اور
وہ جو حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب محدث دہلوی مرحوم و مغفور نے سائل کے جواب مین کہ کونسا سرخ رنگ پہننا منع ہی لکھا ہی
کہ پہننا سرخ رنگ کا کسنبا ہو یا اور سرخ رنگ ہو مرد کو حرام ہی برہان شرح مواہب الرحمن مین ہی وَیَحْرُمُ لُبْسُ الْاَحْمَرِ
وَالْمُعَصْفَرِ ترجمہ اور حرام ہی پہننا کپڑون سرخ کسومی اور غیر کسومی کا اور ایسے ہی ہی ملتقی وغیرہا مین اور حاجی غلام مصطفی
نے لکھا ہی کہ مطلق سرخ رنگ پہننے سے احتراز چاہیے اور نصاب الاحتساب مین ہی کہ منع کیا جاوے مرد سرخ رنگ پہننے سے
اگرچہ روئی سرخ ہو اور استر اور ابرہ سرخ حرمت مین برابر ہین سو یہ اور مثل اسکے محمول ہین احتیاط پر جیسے کہ مسائل اربعین
مین ہی لباسی کہ برنگ احمر باشد سوای گل معصفر مختلف فیہ ست ترک آن اولی باشد زیرا کہ در حمادیہ آوردہ رَوَی الْحَسَنُ عَنِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْحُمْرَۃَ فَاِنَّہَا مِنْ زِیْنَۃِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُحِبُّ الْحُمْرَۃَ
انتہی ترجمہ اور وہ لباس کہ سرخ رنگا ہو سوا کسومی کے مختلف فیہ ہی چھوڑنا اوسکا اولی ہی اسواسطے کہ بیچ فتاوے حمادیہ کے
منقول ہی روایت کی حسن رضی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ البتہ آپنے فرمایا بچو تم سرخی سے اسواسطے کہ سرخ رنگ زینت
شیطان سے ہی البتہ شیطان دوست رکھتا ہی سرخ رنگ کو انتہی اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی
مَا لَا یُرِیْبُکَ ترجمہ چھوڑ اوس چیز کو کہ شک مین ڈالے تیرے تئین اور اختیار کر اوسکو کہ شک مین نہ ڈالے تجکو اور کتب اصول مین
ہی اِذَا اجْتَمَعَ الْمُحَرِّمُ وَالْمُبِیْحُ غُلِّبَ الْمُحَرِّمُ لِلْاِحْتِیَاطِ انتہی ترجمہ جسوقت کہ جمع ہون حرام اور مباح غلبہ دیجاتی ہی
حرمت واسطے احتیاط کے متن و برای زنان این ہمہ رنگ و رنگہای دیگر خام و پختہ حلال بالاتفاق وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ
بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ ترجمہ اور عورتون کو یہ سب رنگ کچے اور پکے حلال بالاتفاق ہین یعنی اسمین
کسی کا اختلاف نہین نیل الاوطار مین نیچے حدیث عمرو بن شعیب کے لکھا ہی وَفِیْہِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلنِّسَاءِ
انتہی وَالْحَدِیْثُ قَدْ مَرَّ فِیْ اَوَّلِ ہٰذِہِ الرِّسَالَۃِ ترجمہ اور بیچ اسکے دلیل ہی اوپر جائز ہونے استعمال کپڑے کسومی
کے واسطے عورتون کے انتہی اور یہ حدیث البتہ گذری ہی بیچ اول اس رسالے کے انتہی اور یون ہی ہی سب کتب فقہ مین قید حرمت رجال
کے حق مین لکھی ہی سواے اسکے کہ مرغیرہ اور درست ہین پہننے کپڑے رنگے ہوے مٹی کے رنگ کے اعم اس سے جیسے کہ گیرو
یا اور کسی مٹی کا رنگ ہو مصفا مین نافع سے روایت ہی کہ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰی عَلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ ثَوْبًا
مَصْبُوْغًا وَّہُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ عُمَرُ مَا ہٰذَا الثَّوْبُ الْمَصْبُوْغُ یَا طَلْحَۃُ فَقَالَ طَلْحَۃُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

اِنَّمَا هُوَ مَدَرٌ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الرَّهْطُ اَئِمَّةٌ يَقْتَدِيْ بِكُمُ النَّاسُ فَلَوْ اَنَّ رَجُلًا جَاهِلًا رَاٰى هٰذَا الثَّوْبَ يَقُوْلُ اِنَّ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَدْ كَانَ يَلْبَسُ الثِّيَابَ الْمُصَبَّغَةَ فِي الْاِحْرَامِ فَلَا تَلْبَسُوْا اَيُّهَا الرَّهْطُ شَيْئًا مِّنْ هٰذِهِ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ ترجمہ کہا حضرت عمرؓ نے طلحہ بن عبید اللہ کو رنگا ہوا کپڑا پہنے بحالت احرام مین پھر فرمایا حضرت عمرؓ نے کیا ہے یہ کپڑا رنگا ہوا اے طلحہ کہا طلحہ رضی اللہ عنہ نے یا امیر المومنین یہ تو مٹی ہی یعنی مٹی کا رنگ ہی کہا حضرت عمرؓ نے کہ تم لوگ پیشوا ہو پیروی کرتے ہین لوگ تمہاری سو اگر جاہل آدمی دیکھے اس کپڑے کو تو کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ پہنتے تھے کپڑے رنگے ہوئے احرام مین سو نہ پہنو اے لوگو کچھ بھی ان کپڑون رنگینون مین سے یعنی حالت احرام مین اور اسی کتاب مذکور مین ہی مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَلْبَسُ الثَّوْبَ الْمَصْبُوْغَ بِالْمِشْقِ وَبِالزَّعْفَرَانِ ترجمہ روایت کرتے ہین امام مالکؒ نافعؒ سے کہ بیشک تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہنتے تھے کپڑے رنگے ہوئے گیرو کے اور زعفران کے انتہی اور وہ جو حدیث مغرہ کے رنگ سے منع آئی ہی سو وہ قابل حجت کے نہین کما مر من نیل الاوطار اور یا مراد رنگ گیرو اور زعفران سے مخلوط برنگ گیرو اور زعفران ہی لیکن غلبہ اجزا معتبر ہی کما مر بیانہا در مختار مین ہی وَكُرِهَ لُبْسُ الْمُعَصْفَرِ وَالْمُزَعْفَرِ الْاَحْمَرِ وَالْاَصْفَرِ لِلرِّجَالِ مُفَادُهُ اَنَّهُ لَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ وَلَا بَاْسَ بِسَائِرِ الْاَلْوَانِ ترجمہ اور مکروہ ہی پہننا کپڑون کسومی اور زعفرانی سرخ اور زرد کا مردون کو حاصل اسکا یہ ہی کہ البتہ نہین مکروہ ہی واسطے عورتون کے اور نہین مضایقہ ہی ساتھ تمام اور رنگون کے انتہی وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فقط

تمت

خاتمۃ الطبع حمد خداوند کردگار کو کہ عالم گوناگون کو عدم سے وجود مین لایا اور تحفہ درود پیغمبر مختار کو کہ جہان کو زنگار رنگ کی گمراہی سے بچایا اور انکے آل و اصحاب کو کہ تمام عالم کو ساتھہ رنگ شریعت کے رنگین بنایا اما بعد بفضل خداوند تعالیٰ یہ رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان کہ تحقیقات احکام الوان پر مشتمل ہے اور حکم ہر رنگ کا اسمین مفصل ہے مہینے جمادی الاولی ۱۲۸۲ سنہ ہجری مطبع نظامی شہر کانپور مین باہتمام بندہ امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور مرحوم کے چھپ کے طیار ہوا

قطعہ تاریخ طبع از حافظ نظام الدین جوش سلمہ ساکن کول

تحفۃ الاخوان چو مطبوع شد
غنچۂ طبع برنگ گل شگفت
ہاتف غیبی پئے تاریخ او
تحفۃ الاخوان سبب طبع گفت
۱۲۸۲ھ

تقریظ رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان	بسم اللہ الرحمن الرحیم	از جناب مولوی شیخ محمد صاحب دامت برکاتہ

بعد الحمد و الصلوٰۃ میگوید فقیر احقر العباد شیخ محمد تھانوی فاروقی عفی عنہ این رسالہ گل لالہ مسماۃ بتحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
بغایت دلپذیر و نہایت بے عدیل و بے نظیر در شرح تحقیقات کہ ریختۂ قلم ہدایت توام رنگین برنگ صِبْغَۃَ اللّٰہِ وَمَنْ
اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً رئیس المحققین شریف المدققین راس العلما اساس الفضلا العرفا الکملا النبلا امام المحدثین
والمفسرین المتاخرین استاذ الکامل فی الکل للکل استاذ الجمل فی المفصل والمجمل حضرت مولانا و استاذ و استاذنا حضرت حافظ ابو محمد
مولوی رفیع الدین دہلوی قدس سرہ ست بر صفحہ تشریحات بالوان تحقیقات علمی الصلبی فرعی کلی جزئی برنگ رنگ
انصاف بی جور و اعتساف نمونہ گلگونہ قدرت صنعت حضرت بی شبہ بیچون بیرنگ بی نمون قادر صانع مطلق موجد مبدع برحق
جلت آلاؤہ و عمت نعماؤہ کہ یک جہان بدان مصبغ و رنگین ست بزبان اردو کہ شارح ذو المناقب و المفاخر بدست متبعان
سنت بطور ست بوی خوشرنگ و سادہ تا سرخروئی و جامہ بیعیب ریب و بے عیب دہ از تشبہ نسوانی دور شدہ بمیدان
بغازہ مردانگی چہرہ گلگون مصداق لِیَزْدَادُوْا حُسْنًا وَّجَمَالًا شوند و مبتدعان بدعت مخترعان خرعت قوم فسقہ سوی
زردروئی و خجالت و ندامت از رین تیرہ روئی بدعت سواد الوجہ خرعۃ عَلَیْہَا غَبَرَۃٌ تَرْہَقُہَا قَتَرَۃٌ رنگی بگریزند
[illegible] مطالب سنیہ [illegible] طالبین [illegible]
دیدہ واقعی نیافت ہمرنگ او را در رنگ بیرنگی ہم معانی و ہم مبانی صِبْغَۃُ اللّٰہِ بِصِبْغِہٖ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ صِبْغَۃً
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ الْمُصَبِّغِیْنَ بِصِبْغَۃِ اللّٰہِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاَزْوَاجِہِ الْمُنْصَبِغِیْنَ بِصِبْغِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا
وَّاٰخِرًا وَّبَاطِنًا وَّظَاہِرًا وَّالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْہُدٰی

ایضاً تقریظ دیگر از مولوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	محمد سراج الرحمن صاحب دام فیضہ

طرح طرح کی ثنا اس جمیل اور صانع بیرنگ جلیل کو زیبا ہی جسنے اصناف اصناف کے جمادات و نباتات کو رنگہائی بجہۃ سواد و
بیاض و حمرت و صفرت سے رنگین فرمایا خصوصاً جنس انسان کو نفس واحد سے مختلف اللسان اور رنگارنگ وضاع اور الوان پر
بنا کے مصداق وَمِنْ اٰیٰتِہٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُمْ کے اس احسن الصور مظہر
خاص کو نمونہ مشاہدہ صنعت متقنہ اپنی کا ٹھہرایا اور قسم قسم کے تحفے درود از حد افزود اوس صباغ صبغ توحید و شہود پر ہوں جسنے

اسیران چار سو اور گرفتاران رنگ و بو کو ہدایت گوناگون سے بیرنگی کی طرف رہنمون کیا اور اخوان ایمانی کو منطوق لا فضل لعربی
على عجمي ولا احمر على اسود ولا اسود على احمر الا بالتقوى کے فضل و امتیاز سے مقرون کیا
اسکے بعد مصبغان صبغ اطاعت و انقیاد دین الٰہی اور رنگینان رنگ امتثال اوامر و نواہی پر مخفی و مستتر نرہے کہ اس آوان
سعادت اقتران مین یہ خادم طالب علمان فقیر حقیر محمد سراج الرحمٰن عفا عنہ الرحمٰن مطالعہ رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان
کے سے مشرف ہوا جو بطریق شرح مفید کے اور تعلیق مشتمل بر فوائد غیر عدیدہ کے اوپر رسالہ سند العلما مولانا و استاذنا و استاذ استاذنا رفیع الملۃ
والدنیا والدین کے مؤلف ہوا ہے اور بالاستیعاب من اولہ الی آخرہ اسکو نظر انصاف سے دیکھا تو بے اختیار یہ فقرہ زبان سے
نکلا ھٰذہ نسخۃ لم ینسج احد على منوالها ولا سمحت قريحة بمثالها اور اپنے باب مین اسکو ایسا جامع
پایا کہ آج تک اسکا مثل دیکھنے مین نہ آیا کیونکہ جسقدر احادیث موافق اور روایات مختلف کتب معتبرہ متقدمین مین جا بجا
منقول و ماثور ہین وہ تمام اس شرح پر فرح مین ایک جگہ جمع ہین اور جتنے اقوال مؤتلف اور مخالف صحف معتمدہ متاخرین مین
متفرق و پراگندہ مذکور و مسطور ہین وہ سب اس تعلیق معراج التحقیق و تدقیق مین ایک مقام مین فراہم ہین کوئی اتنی کتاب عزیز الوجود
کہان پاوے جو ایسی شرح بتاوے پھر حضرت مؤلف شکر اللہ سعیہ نے نہین اور کین وہ روایتین مخالف آپس مین مگر انکو توجیہ سے
جو پسند اولوا الالباب ہو موافق کیا اور نہین واقع تھے دو قول مختلف باہم مگر انکو تاویل حسن سے جو مرغوب و مفید طلاب ہو
مطابق کیا علاوہ اسکے تحقیق مبانی اور تنقیح معانی پر شامل اور تدقیقات عالمانہ اور تحقیقات فاضلانہ کو مشتمل ہے اور بطریق
استطراد کے بعض مسائل نفیس و غریب و فروع اور قواعد شریف و عجیب فقہ اور اصول کو حاوی ہے اور بطور تبعیت کے بعضے عبارات
مشکلہ اور تعبیرات متعلقہ کے حل کو جو معرکۃ الآرای علما تھین اور انکے فہم معانی سے طبائع اذکیا کی عاجز تھین جامع ہے
مقام ایجاز و اجمال مین مجمل اور موجز غیر مخل ہے اور موضع اطناب و تفصیل مین مفصل اور مطنب غیر ممل ہے نہین نظر پڑی حضرت
شارح بارک اللہ فی عمرہ و بقائہ کے محل مشکوک و مشتبہ فیہ متن پر مگر اسکو حسن بیان سے ساتھ دلیل و برہان کے حل کیا اور نہین
باقی چھوڑی کوئی جگہ اوسکی مگر اوس سے اعتراض معترض متعصب معاند کا ساتھ سند منقول اور دلیل معقول کے دفع کر دیا خصوصاً
مسئلہ لبس احمر معصفر و غیر معصفر مین جو اختلاف شدید فیما بین ائمہ مجتہدین کے بلکہ درمیان صحابہ اور تابعین کے واقع تھے اور
اقوال شتی متفرقہ ہر مذہب مین اسکے جواز و کراہت اور حرمت مین وارد ہین اونکو کس خوبی اور خوش اسلوبی سے حضرت
مؤلف رضی اللہ عنہ وعن والدیہ وافاض علیہ البرکات من لدیہ نے محل حسن پر حمل کیا ہے فقط ۱۲

المؤلف يدل على علو رتبته في التحقيق وكشف الحق بالتدقيق كيف لا وهو من اوان التميز والشعور استغرق في درس العلوم وتحقيق المقامات المعضلة من كل فهوم واشتغل بعبادة الحي القيوم حتى جعله الله امير المؤمنين ورئيس المسلمين جزاه الله تعالى عنا وعن سائر المسلمين خير الجزاء واعطاه احسن العطاء في الدنيا والدين امين ثم امين هذا ما قرظه العبد المسكين واخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين

تقریظ دیگر از مولوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	عبد الملک صاحب سلمہ اللہ تعالی

حمد نامحدود اوس صانع بیچون و چگون کو سزاوار ہی کہ اطلس نیلگون فلک کو نقاط انجم جہان افروز سے افشان کرکے رنگ شفق سے گلناری کیا اور صحفہ غبرا کو جداول انہار سے مخطط کرکے الوان بوقلمون نباتات سے منقش بنایا اور درود نامعدود اوس سرور انبیا کو زیبا ہی کہ بواسطہ نور ہدایت کے سواد کفر کو بیاض ایمان سے منور کیا اور زرقت قلوب منافقین سے مومنین صادقین کو مطلع فرمایا اما بعد کہتا ہی خادم الطلبا جرائم و عصیان منہمک عبد الملک ساکن محمد آباد عرف ٹونک لا زال محفوظا باہل الصلاح والسداد کہ اس نیاز مند نے رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان کو بتعمق نظر مرۃ بعد اولی مطالعہ کیا الحق متضمن ہی مضامین عالیہ کو اور محتوی مطالب سنیہ کو سواد چشم طالبین کو شمع ہدایت ہی نورانی اور بیاض دیدۂ ضالین کو سرمہ بصارت ہی لاثانی متبعین سنت نبویہ کو بتایید دلائل ساطعہ اوسکے وقت الزام مخالفین کے سرخروئی حاصل اور روسیاہی اہل بدعت ہوائی ہوا دیدہ براہین قاطعہ کے غازۂ خجالت سے زرد روئی مائل فی الواقع رنگارنگی تدقیقات مصنف کی تحقیق الوان میں اوپر کمال و اتقنیت تفسیر اور حدیث کے دلیل واضح ہی اور موافقت توفیقات کی اختلافات احادیث و آثار میں غایت ماہریت فقہ اور اصول کی حجت باہر ہی اللہم انفع به سائر المسلمين الطالبين للصدق والصواب واحفظه عن ايادي القادحين فيه بالجحود والاعتساف

تقریظ دیگر از مولوی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	احمد علی صاحب سلمہ اللہ تعالی

حامدا و مصلیا و مسلما رسالہ تحفۃ الاخوان فی تحقیق الالوان از فاتحہ تا خاتمہ بمطالعہ درآمد فی الواقع مشحون ست بالوان تحقیق سواد ضلالت ابیاض صبح ہدایت ست ناظران او دلالت میکند بر کمال تفقہ مصنف

خویش انچہ توفیق آثار تطبیق اقوال سلف کہ از طبع نقاد مؤلف درین عجالۂ نافعہ سمت ظہور پذیرفتہ در اکثر مطولات کمتر توان دریافت تفریع فروع از اصول بالغ نظران علوم را از پایۂ دقت نظری شاہد حاذق ست فانظروا الی ما قال ولا تنظروا الی من قال فان الرجال یعرفون بالحق لا الحق بالرجال ایزد توانا ہر دور و نزدیک را ازین تحریر بشارت تحمیر متمتع ساختہ موجب نضارت محققان و صفرت وجوہ متبدعان گرداناد نمقہ اضعف العباد احمد علی بن محمد علی تجاوز اللہ عن سیئاتہما معرظا علی ہذہ الرسالۃ

تمت

وجہ مہر کی خاتمے پر

واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

العبد

عبد الرحمن عفی عنہ بن حاجی محمد روشن خان بقلم خود